اضافہ شدہ

گلدستۂ تابش

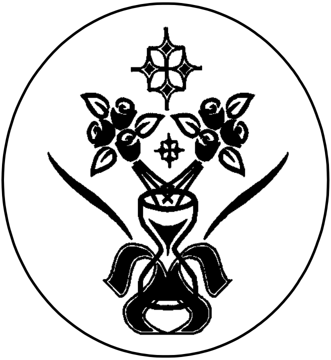


مرتب

تابش ریحان

مکتبہ نعیمیہ
صدر بازار
مئو ناتھ بھنجن

گلدستۂ تابشؔ



مرتب

تابشؔ ریحان

محلّہ پیارے پورہ مئوناتھ بھنجن یوپی ۲۷۵۱۰۱

نام کتاب	گلدستۂ تابشؔ
صفحات	۲۹۲
مرتب	تابشؔ ریحان
موبائل نمبر	۹۹۳۶۷۴۷۵۹۳
طبع دوم	۲۰۱۶ء
تعداد	۱۰۰۰
کتابت	ظفر احمد ضمیری و منظر جمیل عاشقؔ مئو
قیمت	۵۰؍روپئے
ناشر	مکتبہ نعیمیہ مئو

انتساب

اپنے نانا جان جمیل احمد مرحوم

اور خالہ جان نور جہاں خاتون

اور بیٹی عفیفہ ریحان

کے نام

مقدمہ

تابشؔ ریحان نعت کی دنیا کا ایک معروف نام ہے تابشؔ ریحان نے شعروشاعری کی دنیا میں نعت خوانی کی جو پہچان بنائی ہے وہ کم لوگوں کے حصہ میں آئی ہے قدرت کی بخشی ہوئی آواز اور ترنم خدا کا ایک ایسا عطیہ ہے جس پر تابشؔ ریحان کو بجا طور پر فخر ہے تابشؔ ریحان کی پڑھی ہوئی وہ نعتیں جن سے انھیں کافی شہرت ملی ہے ان کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے جن کی اکثر اہل ذوق حضرات کو تلاش رہتی ہے مشہور شعراء کے کلام اور قدیم وجدید مشہور ومعروف نعتیں جو اکثر جلسوں اور مشاعروں میں پڑھی اور سنی جاتی ہیں وہ سب انتہائی محنت وکاوش سے مختلف جگہوں سے حاصل کر کے اکٹھا کی گئی ہیں جو آپ کو اس کتاب میں یکجا طور پر دستیاب ہوں گی اس کتاب کی ایک افادیت یہ بھی ہے کہ اس کی مدد سے شائقین حضرات کو تابشؔ ریحان کا طرز و انداز سیکھنے میں بھی مدد ملے گی اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول عام نصیب فرمائے

ظفر احمد ضمیری

Mob:- 9236547874

حمد باری تعالیٰ

تابش ریحانؔ

وہ میرا خدا میرا خدا ہے　　جو سب سے بڑا سب سے بڑا سب سے بڑا ہے

جو ڈوبنے سے نوح کی کشتی کو بچائے
جو آتش نمرود کو گلزار بنائے
جو یوسف و یعقوب کو دوبارہ ملائے
جو سوئے فلک حضرت عیسیٰ کو اٹھائے

مظلوم کی بروقت مدد جس کی عطا ہے　　وہ میرا خدا میرا خدا ہے

جو رب ہے ہمارا جو سر عرش بریں ہے
مخلوق کی شہ رگ سے زیادہ جو قریں ہے
اس بات پہ پختہ میرا ایمان ویقیں ہے
وہ ذات ہے لافانی فنا اس کو نہیں ہے

جو روز رہے گا جو ہمیشہ سے رہا ہے　　وہ میرا خدا میرا خدا ہے

فرعون کو دریا میں ڈبو کر ہے مٹایا
قارون کو بھی زیر زمیں پل میں دھنسایا
نمرود کو اک چھوٹے سے مچھر سے ہرایا
بوجہل کو دو بچوں سے فی النار کرایا

وہ جس کی پکڑ سے کوئی ظالم نہ بچا ہے　　وہ میرا خدا میرا خدا ہے

مجبور و پریشان زمانے کا ستایا
بیگانہ ہوا جس سے ہر اک اپنا پرایا
جب دست دعا اس کے حضور اپنا اٹھایا
تھا لاکھ گنہگار پہ مانگا جو وہ پایا
ہر زخم کا مرہم ہے جو ہر دکھ کی دوا ہے وہ میرا خدا میرا خدا ہے
معصوم پرندوں کی صداؤں میں ملے گا
ہنستے ہوئے پھولوں کی اداؤں میں ملے گا
مہکی ہوئی پر کیف ہواؤں میں ملے گا
ڈھونڈو گے تو پاکیزہ فضاؤں میں ملے گا
تابشؔ وہ جو ہر ایک نظارے میں چھپا ہے وہ میرا خدا میرا خدا ہے

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

وہ پھول کہ جو گلشنِ طیبہ میں کھلا ہے
وہ ابر کہ جو وادیٔ بطحا سے اٹھا ہے
وہ ذات کہ جو پیکرِ ایثاروفا ہے
وہ رحمتِ عالم کا لقب جس کو ملا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

وہ گنبدِ خضریٰ کی حسیں رشکِ ارم چھاؤں
وہ شہرِ مدینہ میرے سرکار کا وہ گاؤں
کونین کے سردار نے رکھے ہیں جہاں پاؤں
فردوس بھی اس ارضِ مقدس پہ فدا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

یہ ارض و سما یہ درودیوار نہ ہوتے
یہ دشت و جبل یہ گل و گلزار نہ ہوتے
پیدا جو میرے سید ابرار نہ ہوتے
یہ سارا جہاں ان کے ہی صدقے میں بنا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

کس درجہ الم ناک ہے طائف کا وہ منظر
دشمن نے جہاں آپ پہ برسائے ہیں پتھر
اللہ رے کیا خوب ہے یہ شانِ پیمبرؐ
زخموں سے بدن چور ہے اور لب پہ دعا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

یہ شمس و قمر اور یہ پُر نور ستارے
مانا کہ بہت خوب ہیں یہ سارے نظارے
اس ذات کے قدموں کی مگر دھول ہیں سارے
مذمل و طٰہٰ جسے قرآں نے کہا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

دربارِ محمدؐ سے کبھی کوئی سوالی
اپنا ہو یا بیگانہ ہو لوٹا نہیں خالی
ہے جو دو سخا آپ کی دنیا میں مثالی
اللہ رے کیا شانِ عطا شانِ عطا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

جب چاک فلک پر ہوا مہتاب کا سینہ
منھ پھیر کے بھاگا وہیں بوجہل کمینہ
اللہ رے یہ معجزۂ شاہ مدینہ
کفار کا جس پر نہ کوئی داؤ چلا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

امت جو اسیرِ غم و آلام ہے تابشؔ
دنیا کے ہر اک گوشے میں بدنام ہے تابشؔ
سرکار سے دوری کا یہ انجام ہے تابشؔ
سب اپنے ہی اعمال کا پھل ہم کو ملا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

ہرسمت رنگ و نور میں منظر نہا گئے
سرکار آگئے میرے سرکار آگئے
بھٹکے ہوئے تھے راہ سے جو راہ پا گئے
سرکار آگئے...... ....

دیوار ودر مہک اٹھے گلیاں مہک اٹھیں
پیغامِ نوبہار سے کلیاں چٹک اٹھیں
جھونکے نسیم طیبہ کے خوشبو لٹا گئے
سرکار آگئے...... ....

جس دم ہوا ہے روئے منور کا سامنا
شمع و شفق کی اور ستاروں کی بات کیا
منہ اپنا اپنا شمس و قمر بھی چھپا گئے
سرکار آگئے...... ....

انگلی کے اک اشارے سے ٹکڑے ہو ا قمر
دینے لگے نبی کی شہادت شجر حجر
کیا کیا ہی معجزہ میرے آقا دکھا گئے
سرکار آگئے...... ....

ہردل کو صرف انکی محبت سے کام ہے
ہر لب پہ دیکھو صرف انہیں کا ہی نام ہے
بن کر وہ روحِ عشق دلوں میں سما گئے
سرکار آگئے...... ....

ہر اک گناہگار کا چہرہ چمک اٹھا
کندن کی طرح فرطِ خوشی سے دمک اٹھا
محشر میں جب نظر شہہ ابرار آگئے
سرکار آگئے...... ....

پھیلا رہے تھے لوگوں میں جو بدگمانیاں
ناکام انکی ہوگئیں ریشہ دوانیاں
رحمت کا سایہ بن کے زمانے پہ چھاگئے
سرکار آگئے...... ....

تابشؔ اسی پہ چلنے میں ہیں کامیابیاں
تابشؔ وہی ہے منزلِ مقصود کا نشاں
اللہ کے حبیب جو رستہ دکھاگئے
سرکار آگئے...... ....

نعت

تابشؔ ریحان

مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفے   مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ
آپ ابرِ کرم آپ نورِ ہدیٰ   مـــصـــطـــفـــے.................

مـصـطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ
مـصـطـفےٰ...... ....

جس گھڑی بھول جائیں گی بچوں کو ماں   جس گھڑی باپ بھی ہوں گے نامہرباں
جس گھڑی نفسی نفسی کا ہوگا سماں   اس گھڑی ہوگا بس آپ کا آسرا

مـصـطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ
مـصـطـفےٰ...... ....

پھول خوشبو ہوا رنگ و بو گلستاں   چاند سورج ستارے شفق کہکشاں
آپ ہوتے نہ گر کچھ نہ ہوتا یہاں   آپ ہیں وجہ تخلیقِ ارض و سما

مـصـطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ
مـصـطـفےٰ...... ....

جس کورب نے بنایا ہے سب سے حسیں　　جس پہ نازل ہوا ہے کلام مبیں
جس کو دشمن بھی کہتے ہیں صادق امیں　　کون ہے وہ میرے مصطفیٰ کے سوا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

مصطفیٰ...... ....

پاس میرے گناہوں کا انبار ہے　　اس حقیقت سے کب مجھ کو انکار ہے
مطمئن پھر بھی اس پر دلِ زار ہے　　کچھ بھی ہو آپ کا امتی ہوں شہا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

مصطفیٰ...... ....

لائے تشریف جس وقت شاہِ امم　　گر پڑے منہ کے بل پتھروں کے صنم
ہے یہ تاریخ شاہد خدا کی قسم　　بتکدوں میں ہوا ایک محشر بپا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

مصطفیٰ...... ....

بہر تعظیم سر کو جھکائیں شجر　　اک اشارے سے ہو جائے ٹکڑے قمر
سید الانبیاء شاہِ جن وبشر　　اللہ اللہ یہ آپ کا معجزہ

مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

مصطفےٰ...... ....

یا الٰہی مری یہ دعا ہو قبول　　رحمتِ حق کا ہر دم جہاں ہے نزول
جس کو کہتی ہے دنیا دیارِ رسول　　دیکھ لوں میں بھی وہ شہر اک مرتبہ

مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

مصطفےٰ...... ....

گر نہ پڑتے میرے مصطفےٰ کے قدم　　یہ حقیقت ہے تابشؔ خدا کی قسم
ہو نہ پاتا کبھی اس قدر محترم　　عام اک غار ہی ہوتا غارِ حرا

مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

مصطفےٰ...... ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

نگاہیں ہیں مری اور گنبدِ خضریٰ کا منظر ہے
نہ پوچھو آج کتنے اوج پر میرا مقدر ہے

سرہانے ہاتھ ہے ٹوٹی چٹائی جس کا بستر ہے
ہزاروں بادشاہت اس کے قدموں پر نچھاور ہے

نظارہ ہم بھی کرتے کاش اس شہر مقدس کا
جہاں کی دھوپ سایہ سے تو گل سے خار بہتر ہے

شرف حاصل ہو طیبہ کی زیارت کا جسے لوگو!
وہ قسمت کا سکندر ہے وہ قسمت کا سکندر ہے

جو پتھر کھاکے دشمن پر دعا کے پھول برسائے
وہی میرا پیمبرؐ ہے وہی میرا پیمبرؐ ہے

معطر جس کی خوشبو سے ہوئے دونوں جہاں لوگو
وہ بی بی آمنہ کے صحنِ گلشن کا گلِ تر ہے
خدا نے آپ جس کا مرتبہ اونچا کیا سب سے
نہ اس کا کوئی ثانی ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے
جدھر سے کل حبیبِ کبریا گزرے تھے اے تابشؔ
وہ کوچہ وہ گلی وہ رہگذراب تک معطر ہے

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

کیا خوب ہے یہ شانِ رسالت رسولؐ کی
دشمن پہ بھی ہے چشمِ عنایت رسولؐ کی

اک بار جس نے سن لیا گرویدہ ہو گیا
باتوں میں کس قدر ہے لطافت رسولؐ کی

اپنا ہو یا کہ غیر ہو اس سے غرض نہیں
سب کیلئے ہے عام سخاوت رسولؐ کی

کیا کم ہے یہ دلیل نبوت کے واسطے
شق القمر نے دی ہے شہادت رسولؐ کی

ہر اک نبی تھے مقتدی اسریٰ کی رات میں
کتنی بلند تر ہے امامت رسولؐ کی

رو رو کے بخشواتے ہیں خود کو گناہ گار
محشر میں ہے یہ شانِ شفاعت رسولؐ کی

خورشید کی مثال ہو ذرّہ نصیب کا
ہو جائے خواب میں جو زیارت رسولؐ کی

پھر کیوں نہ اس کو نعمت دنیا و دیں ملے
تابشؔ کرے کوئی جو اطاعت رسولؐ کی

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

ہم بھی چلیں اک بار مدینہ ہم بھی چلیں اک بار
گنبدِ خضریٰ ، روضۂ اقدس کا کرلیں دیدار
مدینہ ہم بھی چلیں اک بار
مدینہ ہم بھی چلیں اک بار

دائی حلیمہ ناز کر اپنی خوش بختی پر آج
سر پہ شفاعت کا محشر میں ہوگا جن کے تاج
دیکھ تیرے گھر آئے ہیں وہ نبیوں کے سردار
مدینہ ہم بھی چلیں اک بار

روزِ محشر لوگ پکاریں گے جب نفسی نفسی
شافعِ محشر کی جانب ہی ہوں گی آنکھیں سب کی
ان کی شفاعت سے ہم سب کا ہوگا بیڑا پار
مدینہ ہم بھی چلیں اک بار

رشک کے قابل آخر کیوں نہ اس کا مقدر ہوگا
سارے جہاں میں کیوں نہ مقدر کا وہ سکندر ہوگا
جس نے دیارِ شاہِ امم کا کرلیا ہے دیدار
مدینہ ہم بھی چلیں اک بار

خالقِ عالم قرآں میں خود جن کی ثنا فرمائے
دیکھ کے جن کا روئے منور سورج بھی شرمائے
سرورِ عالم آپ ہی ہیں وہ قدرت کا شہکار
مدینہ ہم بھی چلیں اک بار

کفرو ضلالت کی تاریکی پل میں ہوئی کافور
پھیلا جہاں میں چاروں طرف اے تابشؔ نور ہی نور
شمعِ ہدایت لے کر آئے جب شاہِ ابرار
مدینہ ہم بھی چلیں اک بار

☆☆☆☆☆☆

تابش ریحان

خون کے آنسو

دل روتا ہے خون کے آنسو ایسا منظر سامنے ہے
ہر جانب حالات کا بگڑا بگڑا تیور سامنے ہے

بھائی پر ہی بھائی کی یلغار نہ دیکھی جائے ہے
آنگن آنگن اٹھتی یہ دیوار نہ دیکھی جائے ہے
مہر واخوت کی نفرت سے ہار نہ دیکھی جائے ہے
گلشن گلشن اُگتی یہ تلوار نہ دیکھی جائے ہے

خون میں ڈوبا ڈوبا امن واماں کا پیکر سامنے ہے
دل روتا ہے خون کے آنسو ایسا منظر سامنے ہے

ذات اور پات کے نام پہ ہر سو خون بہائے جاتے ہیں
ایک ہی آدم کے سب بیٹے روز لڑائے جاتے ہیں
خود غرضوں کے ہاتھوں کیا کیا کھیل رچائے جاتے ہیں
معصوموں اور مظلوموں پر بم برسائے جاتے ہیں

انسانوں کی شکل میں شیطانوں کا لشکر سامنے ہے
دل روتا ہے خون کے آنسو ایسا منظر سامنے ہے
سب کو اپنی اپنی پڑی ہے کون کسی کے کام آئے
کون کسی کے آنسو پونچھے کون کسی کے غم کھائے
کیسی ماں اور کیسے بھائی کیسے یار اور ہمسائے
بیگانوں کی بات نہیں اپنوں سے اپنے کترائے
ایسا لگتا ہے جیسے میدانِ محشر سامنے ہے
دل روتا ہے خون کے آنسو ایسا منظر سامنے ہے
مہنگا ہے سب دانہ پانی سستا ہے ایمان بہت
کون ہے سچا کون ہے جھوٹا مشکل ہے پہچان بہت
آج کا انساں فطرت میں انسان سے کم حیوان بہت
شرمائے ہے آئینے سے اب تابش ریحان بہت
دیکھ لو ہر اک آدمی کے اعمال کا دفتر سامنے ہے
دل روتا ہے خون کے آنسو ایسا منظر سامنے ہے

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

غنچہ غنچہ چمن کا چٹکنے لگا اور ہر ایک گل مسکرانے لگا
جب سرِ انجمن عشق میں ڈوب کر کوئی نعتِ نبی گنگنانے لگا

مٹ گئیں کفرو باطل کی تاریکیاں چھٹ گئیں جہل واوہام کی بدلیاں
دیکھتے دیکھتے ہی یہ سارا جہاں نورِ توحید سے جگمگانے لگا

کُھل گیا اپنا نادار ہونا مجھے آگیا اپنی غربت پہ رونا مجھے
قافلہ انکے عشاق کا جس گھڑی انکے در کی زیارت کو جانے لگا

مال و دولت کی مجھکو نہیں جستجو ہے اگر دل میں تو بس یہی آرزو
میری تربت مدینے کے اندر بنا میری مٹی کو یارب ٹھکانے لگا

المدد اے خدا المدد اے خدا بھیج دے کوئی فاروق سا رہنما
تیرے محبوب کے نام لیوا ہیں جو پھر زمانہ انھیں آزمانے لگا

زندہ رہنے سے تابشؔ میں بیزار تھا ہر گھڑی موت کا بس طلبگار تھا
جب سے کردی ہے نام انکے یہ زندگی لطف ہی لطف جینے میں آنے لگا

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

عرش پر فرش پر۔ کیا گلی کیا نگر۔ ہر جگہ جن کی ہے دھوم دھام

ان پہ لاکھوں کروڑوں سلام

بعد اللہ کے۔ جو ہیں سب سے بڑے۔ جنکا پیارا محمدؐ ہے نام

ان پہ لاکھوں کروڑوں سلام

ان کا پسینہ ایسے مہکے جیسے مشک و عنبر

ان کا چہرہ ایسے چمکے جیسے چاند کا پیکر

ان کے دنداں ایسے دمکیں جیسے لعل وگوہر

ان کے جیسا حسیں۔ کوئی ہے ہی نہیں۔ حسن جن پر ہوا ہے تمام

ان پہ لاکھوں کروڑوں سلام

دائی حلیمہ کے دن پلٹے سوئے مقدر جاگے

آج ہوا سے باتیں کرتی لاغر اونٹنی بھاگے

آئی تھی جو پیچھے پیچھے دوڑے آگے آگے

ایک مجبور کا۔سارا بگڑا ہوا۔بن گیا جن کی برکت سے کام

ان پہ لاکھوں کروڑوں سلام

جن کی پیاری پیاری سیرت قرآں کی تفسیر
جن کی آمد مظلوموں کے خوابوں کی تعبیر
جن کی صورت چاند ستارے دیکھ کے ہوں دلگیر

اس چمن زار میں۔یعنی سنسار میں۔لیکے آئے جو رب کا پیام

ان پہ لاکھوں کروڑوں سلام

برسوں سے جو لوگ پڑے تھے گمراہی کے اندر
ان کی خاطر رشد وہدایت کا نذرانہ لے کر
آگئے تابشؔ روئے زمیں پر دونوں جہاں کے سرور

عالم پاک میں۔مل گیا خاک میں۔کفر کا جن کے دم سے نظام

ان پہ لاکھوں کروڑوں سلام

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

آرزو ہے یہ اک زمانے سے
جاؤں طیبہ کسی بہانے سے

کفر و باطل کے چھٹ گئے بادل
سرورِ انبیاء کے آنے سے

طرز پائی گلوں نے کھلنے کی
میرے آقا کے مسکرانے سے

کوئی لوٹا نہیں کبھی خالی
کملی والے کے آستانے سے

اللہ اللہ قمر ہوا ٹکڑے
ایک انگلی کے بس اٹھانے سے

مہکی مہکی فضا ہے چاروں طرف
ہو کے طیبہ صبا کے آنے سے

روح بیدار ہوگئی تابشؔ
نعت آقا کی گنگنانے سے

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

وہی ہے دیارِ مدینہ اسی پر ہم اپنے دل و جاں لٹائے ہوئے ہیں
جہاں ذرے ذرے فلک کے چمکتے ستاروں سے آنکھیں ملائے ہوئے ہیں
یہ پُر نُور شمس و قمر یہ ستارے شفق کہکشاں شمع جگنو شرارے
یہ سارے نظارے خدا کے دلارے تیرے حسن سے مات کھائے ہوئے ہیں
دکھا دے ہمیں بھی دیارِ مدینہ وہ منظر حسیں وہ بہارِ مدینہ
دعا اپنے بندوں کی اے سننے والے کہ ہم آس کب سے لگائے ہوئے ہیں
جنھیں رب نے بے مثل و یکتا بنایا رسولوں میں بھی سب سے اعلیٰ بنایا
مقدر پہ ناز اپنے فرما حلیمہ وہ گھر تیرے تشریف لائے ہوئے ہیں
یہ ہے نعتِ شاہِ مدینہ کی محفل سنبھلنا سنبھلنا ذرا اے مرے دل
یہاں پر مقدس فرشتے بھی آکر ادب سے پروں کو بچھائے ہوئے ہیں
انہیں سب سے اعلیٰ و بر تر کہوں گا مقدر کا ان کو سکندر کہوں گا
جو خوش بخت غارِ حرا سبز گنبد کو آنکھوں میں اپنی بسائے ہوئے ہیں
یہ شہرِ نبی ہے یہاں پہ اے تابشؔ سدا ہوتی رہتی ہے رحمت کی بارش
نہ ہو اپنی قسمت پہ کیوں ناز انکو جو خوش بخت اسمیں نہائے ہوئے ہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

ہر ایک پہ دنیا میں ہے فیضانِ محمدؐ
وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمدؐ

جب ذاتِ خدا خود ہے نگہبانِ محمدؐ
پھر منہ کی نہ کیوں کھائیں حریفانِ محمدؐ

دشمن پہ بھی الطاف و عنایات کی بارش
اللہ رے کیا شان ہے یہ شانِ محمدؐ

افسوس کہیں کے نہ رہے آج جہاں میں
رسوا ہوئے ہم بھول کے فرمانِ محمدؐ

محفوظ رہے گا جو سدا دستِ خزاں سے
بس ایک گلستاں ہے گلستانِ محمدؐ

یہ رتبہ ملا آپ سے نسبت کی بدولت
سردار ہیں دنیا کے غلامانِ محمدؐ

کیونکر نہ مجھے فخر ہو اس بات پہ تابشؔ
دنیا مجھے کہتی ہے ثنا خوانِ محمدؐ

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

شاہِ مدینہ فخرِ دوعالم محبوبِ داور۔ہمارے پیغمبرؐ

بعدِ خدا مخلوقِ خدا میں ہیں سب سے برتر۔ہمارے پیغمبرؐ

اللہ اللہ تیرا مقدر دائی حلیمہؓ جاگ اٹھا۔شکرِ خدا کر شکرِ خدا

لائے ہیں تشریف خدا کے فضل سے تیرے گھر۔ہمارے پیغمبرؐ

چاند کا سینہ شق ہوتا ہے سورج لوٹ کے آتا ہے۔کیا کیا کچھ ہو جاتا ہے

ہلکا سا انگلی کا اشارہ کردیتے ہیں اگر۔ہمارے پیغمبرؐ

جس بدقسمت سے سب اپنے بیگانے منہ موڑ گئے۔ہر اک رشتہ توڑ گئے

اس کو لگاتے ہیں اپنے سینے سے خود بڑھ کر۔ہمارے پیغمبرؐ

پتھر مارنے والوں پر برسائیں دعا کے پھول۔آپکا ہے یہ اصل اصول

دونوں جہاں کے واسطے آئیں ہیں رحمت بنکر۔ہمارے پیغمبرؐ

سدرہ پر یہ پیارے نبی سے کہتے ہیں جبریلِ امیں۔ڈرتا ہوں اے سرورِ دیں

آگے بڑھا جو ایک قدم بھی جل جائیں گے پر۔ہمارے پیغمبرؐ

شمع وشفق کی برق وشرر کی کاہکشاں کی بات ہی کیا۔ان سب کی اوقات ہی کیا

آپکا چہرہ دیکھ کے شرمندہ ہیں شمس وقمر۔ہمارے پیغمبرؐ

کفر وضلالت کی تاریکی پل بھر میں کافور ہوئی۔اور دنیا پُر نور ہوئی

لائے جب تشریف اے تابشؔ عبداللہ کے گھر۔ ہمارے پیغمبرؐ

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

دیکھ شہہ کونین کا در سبحان اللہ سبحان اللہ
جھکتے ہیں افلاک کے سر سبحان اللہ سبحان اللہ

پہونچے جہاں پر شاہِ مدینہ اللہ اللہ دیکھ وہاں
جلتے ہیں جبریلؑ کے پر سبحان اللہ سبحان اللہ

آپؐ کے گیسو و رُخ کے صدقے عالم میں محبوبِ خدا
قائم ہیں یہ شام و سحر سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ اللہ سرورِ دیں کا دیکھ کے روئے رخشندہ
شرمندہ ہیں شمس و قمر سبحان اللہ سبحان اللہ

شاہِ مدینہ فخرِ دوعالمؐ آپ کے دم سے قائم ہیں
ارض و سما یہ بحر و بر سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ اللہ بول اٹھے ہیں بن کے گواہ نبوت کے
مٹھی میں کنکر پتھر سبحان اللہ سبحان اللہ

تابشؔ جدھر جدھر سے آقا کل گزرے تھے اب تک وہ
مہک رہی ہے راہ گزر سبحان اللہ سبحان اللہ

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

سرورِ کون ومکاں کی سروری بھی خوب ہے
اور اُن کے در سے پھیلی روشنی بھی خوب ہے

سہہ لئے الفت میں ان کی ہنس کے سب دردوالم
عاشقانِ مصطفیٰ کی عاشقی بھی خوب ہے

کفر وباطل کے جہاں سے سارے بادل چھٹ گئے
سرورِ عالم کی تشریف آوری بھی خوب ہے

حضرتِ آدم سے لیکر حضرتِ عیسیٰ تلک
سارے نبیوں پر تمہاری برتری بھی خوب ہے

ہر گھڑی بہتے ہیں دھارے رحمت وانوار کے
دوستو! شہرِ مدینہ کی گلی بھی خوب ہے

اللہ اللہ دیکھ کر شمس وقمر ہیں شرمسار
آپ کے روئے حسیں کی روشنی بھی خوب ہے

دیکھ کر تجھ کو فلک پر سب ستارے ماند ہیں
ذرّۂ طیبہ تیری رخشندگی بھی خوب ہے

جھوم کر پڑھ اس طرح اربابِ محفل سب کے سب
کہہ اٹھیں تابشؔ تری نعتِ نبی بھی خوب ہے

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

مرے مصطفیٰ کا مقام اللہ اللہ
خدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ

نہیں آپ جیسا دو عالم میں کوئی
ملا ہے وہ حسنِ تمام اللہ اللہ

اشاروں پہ جاں کو لٹا دینے والے
شہہِ انبیاء کے غلام اللہ اللہ

درِ سرورِ دیں پہ روحُ الامیں بھی
ہیں آتے بصد احترام اللہ اللہ

ترے گیسو و رخ کے صدقے میں قائم
یہ صبحِ منور یہ شام اللہ اللہ

بلاشبہ محشر میں امت کو آقا
پلائیں گے کوثر کا جام اللہ اللہ

جو دشمن کو بھی پل میں مسحور کردے
نبیؐ کا یہ طرزِ کلام اللہ اللہ

دلوں کا اندھیرا ہوا دور جس سے
وہ پیغامِ خیرالانام اللہ اللہ

ہمیں تیرگی سے اجالے میں لایا
اے تابشؔ وہ ماہِ تمام اللہ اللہ

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

کبھی نعت نبی ہوگی کبھی ذکر خدا ہو گا
غلامان محمد کے لبوں پر اور کیا ہو گا

نبی کی سنتیں پامال کر نے والومحشر میں
اگر سرکار نے تم کونہ پہچانا تو کیا ہو گا

گنہگاروں خطاکاروں سیہ کاروں کا محشر میں
سوائے سرور عالم نہ کوئی آسرا ہو گا

خدا نے رحمت عالم بنا کر جن کو بھیجا ہے
ہوا ان سا کوئی پہلے نہ کوئی دوسرا ہو گا

لحد میں ماہ واختر کی طرح چمکے گا اے تابشؔ
جو آنسو سرور عالم کی الفت میں بہا ہوگا

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

عشق سرور میں دل وجان لٹانے والے
اپنا گھر خلد بریں میں ہیں بنانے والے

بکریاں دائی حلیمہؓ کی چَرانے والے
سادگی پر تیری قرباں ہیں زمانے والے

جو تھے بے یارو مدد گار نہ تھا جن کا کوئی
آگئے ہیں انھیں سینے سے لگانے والے

ہم غلامان محمدؐ ہیں کوئی اور نہیں
مٹ گئے ہم کو زمانے سے مٹانے والے

جگمگاتے ہوئے یہ چاند ستارے سورج
سب انھیں سے ہیں چمک مانگ کے لانے والے

جس کو طیبہ کی زیارت کا شرف حاصل ہے
اس کی قسمت پہ کریں رشک زمانے والے

معترف غیر بھی ہیں آپ کی عظمت کے حضورؐ
صرف اپنے ہی نہیں نعت سنانے والے

حشر میں ان کا ہی بس آسرا ہو گا تابشؔ
کام آئیں گے نہ یہ تیرے گھرانے والے

نعت

تابشؔ ریحان

آئے آئے شہِ ذی وقار آئے　　باغِ ہستی میں بن کے بہار آئے

مصطفیٰ سا نہیں پھر بھی آیا کوئی
آنے کو تو کم وبیش جگ میں نبی
ایک لاکھ اور چوبیس ہزار آئے　　آئے آئے شہِ ذی وقار آئے

اپنی آنکھوں سے دیکھوں نبی کا دیار
زندگی میں مری میرے پروردگا
وہ گھڑی آئے اور بار بار آئے　　آئے آئے شہِ ذی وقار آئے

جن کو بخشی تھی توفیق اللہ نے
جا کے وہ خوش نصیب ان کے دربار سے
اپنا بگڑا مقدر سنوار آئے　　آئے آئے شہِ ذی وقار آئے

وہ مقدس زمیں ہے بڑی محترم
رشک باغ ارم ہے خدا کی قسم
دیکھ لے نہ جسے اعتبار آئے　　آئے آئے شہِ ذی وقار آئے

ان کی قسمت کا کیا پوچھنا دوستو

جا کے شہرِ شہنشاہ عالم میں جو

دو گھڑی زندگی کی گذار آئے آئے آئے شہِ ذی وقار آئے

بزم میں جھوم کر نعتِ خیر الوریٰ

اس طرح پڑھ کہ اے تابشؔ خوش نوا

بیقراروں کے دل کو قرار آئے آئے آئے شہِ ذی وقار آئے

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

وہ جو عشق محمد کی شمع اپنے دل میں جلاتے نہیں ہیں
جی تو لیتے ہیں وہ لوگ لیکن لطف جینے کا پاتے نہیں ہیں
فن غلامان خیر الوریٰ کو جی حضور کے آتے نہیں ہیں
دن کو وہ رات کہتے نہیں ہیں رات کو دن بتاتے نہیں ہیں
سارے ادیان منسوخ ہیں اب مصطفیٰ کی شریعت چلے گی
دن نکل آئے تو چاند تارے رہ کے بھی جگمگاتے نہیں ہیں
اللہ اللہ یہ شان کریمی دیکھ کر محو حیرت ہیں سب ہی
ظلم سہتے ہیں لیکن کسی پر ظلم سرکار ڈھاتے نہیں ہیں
آمد آمد ہے خیر الوریٰ کی یعنی محبوب رب العلیٰ کی
عرش اعظم پہ حور و ملائک آج پھولے سماتے نہیں ہیں
شہر طائف میں لال آمنہ کے سر سے پا تک لہو میں ہیں ڈوبے
بد دعا کیلئے پھر بھی دیکھو لب وہ اپنے ہلا تے نہیں ہیں
زندگی ہو جسے اپنی پیاری موت کا خوف ہو اس پہ طاری
ہم غلام شہ دیں ہیں تابشؔ موت سے خوف کھاتے نہیں ہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابش ریحان

کس لئے اے دل تجھے فکرِ غم و آلام ہے
چل مدینہ چل وہاں آرام ہی آرام ہے

آج امت جو شکار گردش ایام ہے
اسوۂ حسنہ سے دوری کا یہ سب انجام ہے

جو نگاہوں کی ہے ٹھنڈک اور مرے دل کا قرار
وہ محمد مصطفیٰ صلی علیٰ کا نام ہے

سارے عالم کیلئے آقائے مدنی کا وجود
خالق کونین کا سب سے بڑا انعام ہے

ڈھونڈنے والا کمی پیارے نبی کی ذات میں
کل بھی تھا ہارا ہوا اور آج بھی ناکام ہے

دشمنوں کے ساتھ بھی تم پیش آؤ پیار سے
سرورِ کونین کا سب کیلئے پیغام ہے

دیکھ کر شہر نبیؐ جنت کی یاد آنے لگی
کتنی پیاری صبح اس کی کیا منور شام ہے

اس جگہ تابش نہیں اپنے پرائے سے غرض
یہ ہے دربار رسالت فیض اس کا عام ہے

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابش ریحان

محبوب کبریا کی ذرا شان دیکھئے
عرش بریں پہ رب کے ہیں مہمان دیکھئے

چشم رسول پاک کا فیضان دیکھئے
کوئی بلال ہے کوئی سلمان دیکھئے

پھیلی جب آفتاب نبوت کی روشنی
جنت کی راہ ہو گئی آسان دیکھئے

اللہ رے یہ شوکت وعظمت یہ مرتبہ
ہیں جبرئیل آپ کے دربان دیکھئے

تعریف کیا بیاں کریں اس سرزمین کی
باغ ارم بھی جس پہ ہے قربان دیکھئے

بوبکر کے ہے زانو پہ پیارے نبی کا سر
رکھا ہوا ہے رحل پہ قرآن دیکھئے

حاصل ہوا ردائے محمد کا سائباں
معراجِ نعت گوئیِ حسان دیکھئے

کفار و مشرکین میں ہلچل سی مچ گئی
لائے عمرؓ نبی پہ جب ایمان دیکھئے

گر دیکھنا ہو سیرت و کردار مصطفیٰ
تابشؔ بس اور کچھ نہیں قرآن دیکھئے

☆☆☆☆☆☆

تابش ریحان

نعت

میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی
حضرت آدم سے عیسیٰ تک سب نے کہی ہے بات یہی
میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی
آئے ہیں جبریلِ امیں کہتے ہیں اے سرور دیں
آپ کو رب نے بلایا ہے چلئے چلئے عرشِ بریں
آپ کا دستہ دیکھ رہے ہیں حور و ملک غلمان سبھی
میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی
رحمت کا وہ خزینہ ہے عرشِ بریں کا زینہ ہے
جس پہ فدا ہے سارا جہاں ہاں وہ شہرِ مدینہ ہے
پھول سے بہتر خار وہاں کے چھاؤں سے اسکی دھوپ بھلی
میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی
لے کے چلے تلوار عمرؓ کاٹنے پیارے نبی کا سر
دل کی دنیا پاک ہوئی مل گئی جب نظروں سے نظر

بول اٹھے قدموں میں گرِ کے آپ ہیں رب کے سچے نبی
میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی
غیروں سے بھی محبت ہے دشمن پہ بھی عنایت ہے
اللہ اللہ میرا نبی سر سے قدم تک رحمت ہے
سب کو لگایا ہے سینے سے اپنا ہو یا غیر کوئی
میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی
تاریکی تھی اندھیرا تھا سہا سہا سویرا تھا
سارے جہاں میں ہر جانب ظلم و ستم کا ڈیرا تھا
آپ آئے جب دنیا میں تو مظلوموں کی بات بنی
میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی
واہ حلیمہ تیرا نصیب گود میں کھیلے رب کا حبیب
تو ہے جہاں میں سب سے امیر کون کہے گا تجھ کو غریب
تیرے مقدر پر دنیا کی ہر دولت قربان ہوئی
میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی

جھوم کے یونہی گائے جا محفل کو گرمائے جا
تابشؔ ان کی شان میں کچھ ایسے شعر سنائے جا
بول اٹھیں یہ اہلِ محفل خوب ہے تیری نعتِ نبی
میرے نبی کی شان بڑی ، میرے نبی کی شان بڑی

احد ہو بدر ہو یا جنگ خیبر ہار جاتے ہیں
جو اکثریت میں ہوتے ہیں وہ اکثر ہار جاتے ہیں
خدا پر ہو بھروسہ دل میں عبدالمطلب جیسا
ابابیلوں سے پھر ہاتھی کے لشکر ہار جاتے ہیں

لحد میں روشنی کے واسطے سامان لایا ہوں
میں اپنے دل کے اندر آیت قرآن لایا ہوں
خدا پوچھے گا محشر میں کہ کیا لایا ہے دنیا سے
میں کہہ دونگا ترے محبوب پر ایمان لایا ہوں

نعت

تابش ریحان

مدحتیں کرتے رہیں خیرالوریٰ کی شان میں
تازگی آتی رہے گی آپ کے ایمان میں

عاصیو اس رحمت اللعالمیں کے ماسوا
کام آئے گا نہ کوئی حشر کے میدان میں

کل سے لے کر آج تک سوکھا نہ پھر دریائے نیل
کتنی طاقت تھی عمر فاروق کے فرمان میں

جس میں سرکارِ دوعالم کی نہ ہو مدح و ثنا
دیکھ لو ایسا کوئی پارہ نہیں قرآن میں

اب نہیں درگور کی جائیں گی زندہ بچیاں
اب نہیں جاگے گی یہ حیوانیت انسان میں

کون تھا دنیا میں سچا عاشقِ خیرالوریٰ
فیصلہ ہو جائے گا یہ حشر کے میدا ن میں

اس پہ لعنت ہو خدا کی اور رسول پاک کی
جو کمی ڈھونڈے ابو بکر و عمر ، عثمان میں
جس گھڑی انگلی اٹھا دی سرورِ کونین نے
آسماں پر چاند ٹکڑے ہو گیا اک آن میں
تابشؔ مجبور کی بھی خوب ہیں مجبوریاں
دل تو ہے طیبہ نگر میں جسم ہندوستان میں

کتابوں میں جو افضل ہے اسے قرآن کہتے ہیں
اتارا ہے اِسے جس نے اُسے رحمٰن کہتے ہیں
بسا لے اپنے سینے میں جو اس کے تیس پارے کو
زمانے بھر میں اُس کو حافظ قرآن کہتے ہیں

تابش ریحان

نعت

کبھی کرتے نہیں ترشول کی تلوار کی بات
مصطفیٰ والے تو کرتے ہیں فقط پیار کی بات
ہم سے منسوب جو کرتے ہیں یہ دہشت گردی
فتنہ پرور ہیں وہی کرتے ہیں بے کار کی بات
ہمہ تن گوش ذرا بیٹھنا ایماں والو
رات بھر ہوگی یہاں سیدِ ابرار کی بات
پر بچھاتے ہیں وہاں آکے ادب سے قدسی
جس جگہ ہوتی ہے کونین کے سردار کی بات
مانتا ہوں کہ ہیں پُر نور بہت شمس و قمر
اور ہی کچھ ہے مگر اس رخِ ضوبار کی بات

کس کی ہمت ہے کہ بولے گا کوئی محشر میں
بس سنی جائے گی اک احمدِ مختار کی بات
روزِ محشر جو نہیں ملتا سہارا اُنکا
کون سنتا بھلا ہم جیسے گنہگار کی بات
فیصلہ کرتی ہے پھر اُسکا عمرؓ کی تلوار
جو نہیں مانتا تابشؔ میرے سرکار کی بات

کیا ہی خوش بخت ہیں جو حافظ قرآن ہوئے
کیا ہی سینے ہیں وہ قرآن کے جو جزدان ہوئے
اس میں اللہ نے رکھی ہے بلا کی تاثیر
اسی قرآں کو عمرؓ سن کے مسلمان ہوئے

نعت

تابش ریحان

جو دل میں عشق نبی کا بسا نہیں سکتا
کبھی بھی لطف وہ جینے کا پا نہیں سکتا
معاف کر دیا ہندہ کو میرے آقا نے
مثال اس کی زمانہ دکھا نہیں سکتا
بروز حشر یہ ماں باپ اور بھائی کیا
سوا نبی کے کوئی کام آ نہیں سکتا
نبی کی ذات پہ انگلی اٹھانے والوں کو
خدا کے قہر سے کوئی بچا نہیں سکتا
جمال گنبد خضریٰ جو دیکھ لے اک بار
پھر اسکو کوئی بھی منظر لبھا نہیں سکتا
پہونچ کے سدرہ پہ جبریل بول اٹھے تھے
اب اس کے آگے قدم میں بڑھا نہیں سکتا
غلام سیدِ ابرار ہیں ہم اے تابش
کبھی بھی ہم کو زمانہ مٹا نہیں سکتا

نعت

تابش ریحان

شہر مدینہ جس کی آنکھوں میں سمایا ہے
پھر کب اور نظارا اسے بھایا ہے
کہیں وہ تو کنکری کلمہ سنائے
اور بلائیں تو درخت چل کے آئے
کیسا کیسا معجزہ نبی نے کر دکھایا ہے
شہر مدینہ جس کی آنکھوں میں سمایا ہے
اللہ اللہ تیرا نصیبہ حلیمہ
جس کے طفیل خدا کو ہم نے پایا
آج وہ گھر تیرے تشریف لایا ہے
شہر مدینہ جس کی آنکھوں میں سمایا ہے
ٹھکرا دیئے تھے جسے اہلِ زمانہ
بھولا تھا جسے ہر اپنا بے گانہ
اس کو بھی نبی نے میرے گلے سے لگایا ہے
شہر مدینہ جس کی آنکھوں میں سمایا ہے

ان کی ہر ایک ادائیں ہیں مثالی
وہ ہیں نرالے ان کی بات نرالی
اُمّی ہو کے سارے سنسار کو پڑھایا ہے
شہر مدینہ جس کی آنکھوں میں سمایا ہے
کیوں نہ کریں ہم اس پہ جان نچھاور
کیوں نہیں مانیں اسے اپنا پیمبرؐ
جس نے ہمیں جینے کا طریقہ بتلایا ہے
شہر مدینہ جس کی آنکھوں میں سمایا ہے
دیکھ کے میرے سرکار کا چہرہ
یعنی کہ شہہ ابرار کا چہرہ
پھول لجایا ہے تو چاند شرمایا ہے
شہر مدینہ جس کی آنکھوں میں سمایا ہے
دیکھ لوں میں بھی دیار وہ تابش
ہوتی ہے جہاں رنگ و نور کی بارش
خواب یہ آنکھوں میں زمانے سے سجایا ہے
شہر مدینہ جس کی آنکھوں میں سمایا ہے

نعت

تابش ریحان

جس کو میرے مصطفےٰ سے پیار ہو گیا
باغِ جنت کا وہ حقدار ہو گیا
دل کی گہرائیوں سے سچی سچی جان کر
زندگی گزاری جس نے ان کی باتیں مان کر
پھر تو سمجھو اس کا بیڑہ پار ہو گیا
جس کو میرے مصطفےٰ سے پیار ہو گیا
لوٹ گئے ڈھونڈ کے مشرکین مکّہ
ایک کمزور سا مکڑی کا جالا
دشمنوں کی راہ کی دیوار ہو گیا
جس کو میرے مصطفےٰ سے پیار ہو گیا
دبلی پتلی دائی حلیمہ کی اونٹنی
دکھلانے لگی پھر بجلی سی تیزی
آمنہ کا لال جب سوار ہو گیا
جس کو میرے مصطفےٰ سے پیار ہو گیا

تڑپے ہے دل اور دکھے ہے یہ سینہ
آپ کے ہجر میں شاہ مدینہ
اب تو میرا جینا دشوار ہو گیا
جس کو میرے مصطفٰے سے پیار ہو گیا

میرے سرکار جب تشریف لائے
کلی کلی کھلی اور پھول مسکرائے
سارا سنسار گلزار ہو گیا
جس کو میرے مصطفٰے سے پیار ہو گیا

انگلی اٹھائے جب شاہِ مدینہ
شق ہوا وہیں ماہتاب کا سینہ
اور شیطان شرمشار ہو گیا
جس کو میرے مصطفٰے سے پیار ہو گیا

انکی بتائی ہوئی راہ بھلا کے
نفس کا خود کو غلام بنا کے
آج امتی ذلیل و خار ہو گیا
جس کو میرے مصطفےٰ سے پیار ہو گیا
نعتِ نبی پڑھے جب جھوم کے تابشؔ
ہونے لگے رحمت و نور کی بارش
ذرہ ذرہ دیکھو ضیا بار ہو گیا
جس کو میرے مصطفےٰ سے پیار ہو گیا

مرے نبی کی الگ سب سے شان ہے کہ نہیں
کہ اُن کے زیرِ قدم آسمان ہے کہ نہیں
نبی کا نام لیا جائے اور درود نہ ہو
بتاؤ منھ میں تمہارے زبان ہے کہ نہیں

علماءِ دیوبند

تابش ریحان

علماءِ دیوبند کو رب نے بخشی اعلیٰ شان ہے
شان میں انکی گستاخی کرنے والا شیطان ہے
علماءِ دیوبند کو رب نے بخشی اعلیٰ شان ہے
وقت کے باطل فرقوں سے ہر دور میں یہ ٹکراتے رہے
ہم ہیں دین کے سچے سپاہی دنیا کو بتلاتے رہے
انکی ہستی کفر و شرک کے رستے کی چٹان ہے
علماءِ دیوبند کو رب نے بخشی اعلیٰ شان ہے
ملک کی آزادی کی خاطر خون بہانے والے یہ
اس ویرانے کو پھر سے گلزار بنانے والے یہ
ان کی ذات سے ہی قائم یہ سارا چمنستان ہے
علماءِ دیوبند کو رب نے بخشی اعلیٰ شان ہے
قبر پرستی کرنے والے ان سے کیا ٹکرائیں گے
ایک حسین احمد مدنی لانے میں یہ مر جائیں گے

جن کا مرہونِ منت یہ سارا ہندوستان ہے
علماءِ دیوبند کو رب نے بخشی اعلیٰ شان ہے
جو ان میں کمیاں ڈھونڈے اور جو ان کی توہین کرے
جو ان پر الزام تراشے جو ان کو گستاخ کہے
احمق ہے دیوانہ ہے وہ جاہل ہے نادان ہے
علماء دیوبند کو رب نے بخشی اعلیٰ شان ہے
قول نبی پر کر کے عمل تم لوگ دکھاؤ تو جانیں
شرک و بدعت چھوڑ کے سنت کو اپناؤ تو جانیں
صرف زباں سے عشق کا دعویٰ کرنا بہت آسان ہے
علماء دیوبند کو رب نے بخشی اعلیٰ شان ہے
پھول ہیں اہلِ حق کے واسطے اور یاروں کے یار ہیں یہ
لیکن دین کے دشمن کی خاطر ننگی تلوار ہیں یہ
جو تھی صحابہ کی تابش ان کی بھی وہی پہچان ہے
علماء دیوبند کو رب نے بخشی اعلیٰ شان ہے

بیداری

تابش ریحان

بزدلوں کی طرح گھٹ گھٹ کے جئے گا کب تک
غیرت اسلاف کی نیلام کرے گا کب تک
خون پانی کی طرح تیرا بہے گا کب تک
روز قسطوں میں بھلا یوں ہی مرے گا کب تک
جاگ حالات کے تیور کو بدل کر رکھ دے
شر پسندوں کے سروں کو تو کچل کر رکھ دے
ساری دنیا میں یہ حکم اپنا چلانے کیلئے
ہمنوا اپنا زمانے کو بنانے کیلئے
سب نے کس لی ہے کمر تجھ کو مٹانے کیلئے
اور تیار ہیں خوں تیرا بہانے کیلئے
خواب غفلت سے تو اب بھی نہ جو بیدار ہوا
پھر سمجھ لے تیرا بچنا بڑا دشوار ہوا
بغض و نفرت کی یہ دیوار اٹھائی کیسی
فرقہ بندی کی شمع تونے جلائی کیسی

نام پہ آج یہ مسلک کے لڑائی کیسی
ایک بھائی سے یہ دوری میرے بھائی کیسی
تجھ کو کمزور بنانے کی حسیں چال ہے سُن
تیرے دشمن کا بچھایا ہوا یہ جال ہے سُن
تیری آنکھوں میں یہ آنسو نہیں اچھے لگتے
تیرے ٹوٹے ہوئے بازو نہیں اچھے لگتے
نیزہ و خنجر و چاقو نہیں اچھے لگتے
دندناتے یہ ہلاکو نہیں اچھے لگتے
ظلم اور جبر کے شعلوں کو بجھا کر رکھ دے
خود ہی مٹ جا یا ستمگر کو مٹا کر رکھ دے
دھول کل قیصر و کسریٰ کو چٹانے والا
مال و زر کو کبھی خاطر میں نہ لانے والا
راہ دریاؤں میں بھی اپنی بنانے والا
اور ساحل پہ سفینوں کو جلانے والا

آج تو غیر کا محتاج بنا پھرتا ہے
ہوش میں آ ارے نادان یہ کیا کرتا ہے
حق کی خاطر تجھے خوں اپنا بہانا ہوگا
ظلم اور جبر کو دنیا سے مٹانا ہوگا
اپنے ایمان کی قوت کو دکھانا ہوگا
پھر تجھے مسجد اقصیٰ کو بچانا ہوگا
باندھ کر سر سے کفن آج تو میدان میں آ
تو ہی اس دور کا ایوبی ہے دنیا کو بتا
جوش سے پُر ہوں جو اشعار سنا اے تابشؔ
آئینۂ ماضی کا پھر آج دکھا اے تابشؔ
اپنی اوقات کا احساس دلا اے تابشؔ
خواب غفلت سے جوانوں کو جگا اے تابشؔ
یہ اگر جاگیں گے حالات بدل جائیں گے
یہ کٹھن دور یہ لمحات بدل جائیں گے

خدا ہی خیر کرے

تابش ریحان

اے مرے پیارے ہندوستان ۔محافظ ہیں تیرے نادان ۔خدا ہی خیر کرے
کیا ہے تونے جنہیں آباد ۔ انہیں نے تجھکو کیا برباد۔ خدا ہی خیر کرے
جو نام پہ مندر و مسجد کے لوگوں کو لڑانے والے ہیں
جو آڑ میں مذہب کی اپنی دوکان چلانے والے ہیں
وہ ظالم سرکش اور مغرور ۔ بنے ہیں تیرے لئے ناسور ۔خدا ہی خیر کرے
وہ پیار محبت مہر و وفا کا درس کسی کو یاد نہیں
اب کوئی یہاں گاندھی نہرو اشفاق اللہ آزاد نہیں
جو کہتے ہیں تجھکو دلدار ۔ وہی ہیں سر تا پا مکّار ۔ خدا ہی خیر کرے
بیکار ہے شکوہ غیروں سے کب اپنوں نے چھوڑا ہے تجھکو
تو ہاتھ لگا ہے جس کے بھی اس نے ہی نچوڑا ہے تجھکو
کہیں یہ کس سے دل کی بات ۔ بڑی مظلوم ہے تیری ذات ۔خدا ہی خیر کرے
اب کیسے ترقی ہو تیری اب کیسے ہو اونچا نام تیرا
یہ سوچ کے دل گھبراتا ہے کیا ہوگا بھلا انجام تیرا
گھوٹالے اور رشوت کا روگ ۔لگا بیٹھے ہیں سارے لوگ ۔خدا ہی خیر کرے

کل انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرایا تھا جس نے
خوں دیکے تجھے اے خاک وطن گلزار بنایا تھا جس نے
یہ دہشت گردی کا الزام ۔ ملا ہے خوب اسے انعام ۔ خدا ہی خیر کرے
کیا خواب یہی کل دیکھا تھا آزادی کے متوالوں نے
خود بھائی کے ہاتھوں بھائی کا پانی کی طرح سے خون بہے
ہر اک دل پر ہے تابشؔ آج ۔ عداوت اور نفرت کا راج ۔ خدا ہی خیر کرے

کتاب اللہ کے جب تیس پارے ہوتے ہیں ازبر
کہیں تب جا کے کوئی حافظِ قرآن ہوتا ہے
کسی حافظ کو ہم نے بھوک سے مرتے نہیں دیکھا
اگر چہ دیکھنے میں بے سر و سامان ہوتا ہے

نعت

تابش ریحان

آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں
آپ ہیں پیارے نبی سب سے بڑے سب سے حسیں
آدم سے تا عیسیٰ زمیں پر آئے یوں تو لاکھو پیمبر
کوئی نہیں پر آپ سا ہمسر
آپ کی ذات پہ نازل ہوا قرآنِ مبیں
آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں
چاہے اپنا ہو یا پرایا سب کو گلے سے اپنے لگایا
رازِ وفا دنیا کو بتایا
بن کے آپ آئے زمانے میں محبت کے امیں
آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں
انسانوں کو جینا سکھایا
بچھڑوں کو آپس میں ملایا
چھوٹے بڑے کا فرق مٹایا
کون ہے جس پہ بھلا آپکا احسان نہیں
آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں
چہرہ جیسے چاند کا پیکر
دنداں جیسے لعل و گوہر

اور پسینہ مشک و عنبر
زلف واللیل اگر ہے ، تو ہے والفجر جبیں
آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں
کہکشاں سورج چاند ستارے
اڑتے بادل بہتے دھارے
آپ کے دم سے سارے نظارے
آپ کے صدقے بنائے گئے یہ چرخ و زمیں
آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں
خوب ہے شانِ فخر رسولاں
میزباں رب ہے آپ ہیں مہماں
عقل ہوئی یہ دیکھ کے حیراں
ہیں کبھی فرش نشیں تو ہیں کبھی عرشِ نشیں
آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں
پیش نظر ہے گنبد خضریٰ
جاگ اٹھا ہے اپنا نصیبہ
تابش دیکھ یہ حال خوشی کا
پاؤں رکھتا ہوں کہیں اور تو پڑتے ہیں کہیں
آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں

نعت

تابش ریحان

پہاڑ گلشن و صحرا نبی نبی بولے
فقط ہمیں نہیں دنیا نبی نبی بولے
رسول پاک کا اخلاق تو ذرا دیکھو
جو گالی دیتی تھی بڑھیا نبی نبی بولے
یہ انتہائے محبت بلال کی دیکھو
سلگتی ریت پہ لیٹا نبی نبی بولے
نصیب کیوں نہ ہو اس کو سکون کی دولت
جو کوئی درد کا مارا نبی نبی بولے
منافقیں کے چہرے اترنے لگتے ہیں
غلام جب کوئی اُنکا نبی نبی بولے
نگاہِ فیض و کرم جس پہ ڈال دیں سرکار
وہ ہو کے اُن کا دیوانہ نبی نبی بولے
ابولہب اور ابو جہل مٹ گئے کب کے
پر آج بھی یہ زمانہ نبی نبی بولے
کچھ ایسے نعت نبی جھوم کر پڑھو تابش
کہ آج سارا علاقہ نبی نبی بولے

نعت

تابش ریحان

جس کے دل میں عشق شہہ ابرار ہوتا ہے
خلد بریں کا بندہ وہ حقدار ہوتا ہے
جب دل انکی الفت سے سرشار ہوتا ہے
روح معطّر چہرہ پُرانوار ہوتا ہے
کافر بھی کلمہ پڑھنے پر ہوتا ہے مجبور
ایسا محمدؐ والوں کا کردار ہوتا ہے
عشق نبی میں ڈوب کے جب میں نعت لکھتا ہوں
نعت کا اک اک مصرعہ خوشبو دار ہوتا ہے
نازک دل ہوتا ہے مومن اہلِ حق کے لئے
لیکن باطل کی خاطر تلوار ہوتا ہے
پیارے نبی کی سنت پر کرتے ہیں عمل جو لوگ
اُن کے قدموں میں سارا سنسار ہوتا ہے
تابشؔ ایسی آنکھوں پر سو جان سے میں قربان
جن کو خواب میں آقا کا دیدار ہوتا ہے

تابشؔ ریحان

نعت

دل میں نبی کی یاد ہو لب پر نبی کا نام
یا رب کچھ ایسی گزرے مری صبح میری شام
عشق رسولِ پاک نے دکھلایا وہ کمال
تپتی زمیں پہ لیٹ کے کہتے رہے بلال
تم چاہے جو بھی کر دو ستم ڈھا کے میرا حال
دامن رسول پاک کا ہے چھوڑنا محال
حضرت بلال آپکی ہمت کو ہے سلام
دل میں نبی کی یاد ہو لب پر نبی کا نام
اسریٰ کی رات مسجد اقصیٰ میں با خدا
ہے سارے انبیاء کا رسولوں کا جمگھٹا
اللہ رے یہ شوکت و عظمت یہ مرتبہ
آقا کو جبرئیل نے آگے بڑھا دیا
ہیں مقتدی سب انبیاء اور مصطفیٰ امام
دل میں نبی کی یاد ہو لب پر نبی کا نام

سنت رسول پاک کی اپنایئے جناب
باتوں کو انکی مان کے دکھلایئے جناب
جب بھی کسی سے ملئے کہیں جایئے جناب
ہر گز جھجکئے اور نہ شرمایئے جناب
پہلے سلام کیجئے پھر بعد میں کلام
دل میں نبی کی یاد ہو لب پر نبی کا نام
درگور کی نہ جائیں گی اب زندہ بچیاں
روئے زمیں پہ ہوں گی نہ اب بت پرستیاں
کمزور پہ ستم نہیں ڈھائیگا اب جہاں
تشریف لانے والے ہیں ہمدردِ بیکساں
ہے ملنے والا خاک میں باطل کا ہر نظام
دل میں نبی کی یاد ہو لب پر نبی کا نام

جو بھوک سے نڈھال ہیں اُن کو کھلایئے
گرتے ہوؤں کو دے کے سہارا اٹھایئے
ہر اک سے پیش پیار محبت سے آیئے
دشمن کو بھی گلے سے لگا کر دکھایئے
ہر امتی کے واسطے آقا کا ہے پیام
دل میں نبی کی یاد ہو لب پر نبی کا نام
اللہ کے وہ پیارے نبی کے حبیب ہیں
گمراہیوں سے دور ہیں حق سے قریب ہیں
راضی خدا ہے جن سے یہ وہ خوش نصیب ہیں
دل کے مگر امیر ہیں مانا غریب ہیں
تابشؔ کرو ہر ایک صحابی کا احترام
دل میں نبی کی یاد ہو لب پر نبی کا نام

نعت

تابش ریحان

ہر ذرہ منور ہے مدینے کی گلی میں
اللہ کا دلبر ہے مدینے کی گلی میں

ہے سب کیلئے عام چلو پیاس بجھائیں
عرفان کا ساغر ہے مدینے کی گلی میں

ہم آگئے آنکھوں میں لئے شوق زیارت
کیا حسن مقدر ہے مدینے کی گلی میں

کہتی ہے صبا چوم کے غنچوں کے دہن کو
شاداب گل تر ہے مدینے کی گلی میں

ہوتی ہے یہاں شام وسحر نور کی بارش
فردوس کا منظر ہے مدینے کی گلی میں

قسمت کا دھنی کتنا ہے وہ پوچھو نہ تابشؔ
جس شخص کا بھی گھر ہے مدینے کی گلی میں

☆☆☆☆☆☆

نعت

تابشؔ ریحان

آمنہ کے لال، آمنہ کے لال۔ آپ بیمثال

سب کی آنکھوں کا تارا ہمارا نبی سارے جگ کا دلارا ہمارا نبی
اور بھی ہیں زمانے میں پیارے مگر سارے پیاروں سے پیارا ہمارا نبی
سارے سنسار کے واسطے آیا وہ نہیں صرف تمھارا ہمارا نبی
غم کے ماروں کا وہ مونس وچارہ گر بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی
کفر اور شرک کی ظلمتیں مٹ گئیں روشنی کا منارا ہمارا نبی
چاند ٹکڑے ہو کنکری کلمہ پڑھے گر کرے اک اشارہ ہمارا نبی

آمنہ کے لال، آمنہ کے لال۔ آپ بیمثال

آگئے وہ شہِ ذی وقار آگئے باغ عالم میں بن کے بہار آگئے
جن کا ثانی کوئی دو جہاں میں نہیں وہ خدا کا حسیں شاہکار آگئے
غم کے ماروں کو مل گیا چین وسکوں بیقراروں کے دل کے قرار آگئے
اب نہ ہوں گی کہیں نفرتیں دشمنی بانٹنے وہ زمانے میں پیار آگئے
جن کو دشمن بھی کہتے ہیں صادق امیں جن پہ ہر دل کو ہے اعتبار آگئے
جن کی آمد کی نبیوں نے دی تھی خبر جن کا صدیوں سے تھا انتظار آگئے

آمنہ کے لال، آمنہ کے لال۔ آپ بیمثال

جس گھڑی آمنہ بی کے لخت جگر بہر تبلیغ دیں گئے طائف نگر
اور جب ان کو پہنچایا رب کا پیام دشمنی پر اتر آئے وہ کم نظر
اسقدر بد نصیبوں کے پتھر چلے جسم اطہر ہوا خون سے تر بتر
سر سے پا تک لہو میں ہیں ڈوبے ہوئے سید الانبیاء شاہِ جن وبشر
پھر بھی کرتے ہیں ان کے لئے یہ دعا بخش دے ان کو اے مالک بحر و بر
مجھ پہ ظلم وستم نہ یہ ڈھاتے کبھی میرے بارے میں ہوتی جوان کو خبر

آمنہ کے لال، آمنہ کے لال۔ آپ بیمثال

اک گنہگار کو اور کیا چاہئے حشر میں ان کا بس آسرا چاہئے
سیدھے جائے گا ہر امتی خلد میں بس نبی کا میرے نقش پا چاہئے
بعد اللہ کے سارے مخلوق میں سب سے افضل انھیں ماننا چاہئے
ہوں گی ہوں گی ضرور دعائیں قبول شرط ہے واسطہ آپ کا چاہئے
مال ودولت کی مجھ کو نہیں آرزو دل میں بس عشق خیرالوریٰ چاہئے
میں ہوں بیمار شاہ عرب والعجم مجھ کو طیبہ کی خاک شفا چاہئے

آمنہ کے لال، آمنہ کے لال۔ آپ بیمثال

کبھی دل کو کسی کے دکھایا نہیں　　کبھی ظلم کسی پہ بھی ڈھایا نہیں
ہر طرح کے ستم سہے گالی سنی　　پر کسی پہ کبھی ہاتھ اٹھایا نہیں
کبھی یٰسین اور کبھی طٰہٰ کہا　　نام لے کے خدا نے بلایا نہیں
دردِ عشقِ نبی سے ہے جو بے خبر　　زندگی کا مزہ اس نے پایا نہیں
ان سا رتبہ کسی کو نہ بخشا گیا　　ان سا کوئی زمانے میں آیا نہیں
ان سا کیسے بھلا اور آئے کوئی　　دوسرا جب خدا نے بنایا نہیں

آمنہ کے لال، آمنہ کے لال۔ آپ بیمثال

ان کا مہکے ہے ایسا پسینہ جناب　　جیسے مشکِ ختن، جیسے بیلا گلاب
ان کے چہرے کی دیکھ کے تابندگی　　شرم سے پانی پانی ہوا ماہتاب
ان کے جیسا زمانے میں کوئی نہیں　　وہ تو ٹھہرے خدا کا حسیں انتخاب
ان کو رب نے بنایا ہے اپنا حبیب　　اور عطا کی ہے قرآن جیسی کتاب
ان کے اوصاف تابشؔ بیاں کر سکے　　کہاں ایسی بھلا اس حقیر میں تاب
ان کی کس کس خوبی کا ذکر کروں　　الغرض میرے سرکار ہیں لاجواب

آمنہ کے لال، آمنہ کے لال۔ آپ بیمثال

نعت

عطاؔ مفتاحی

لطف وکرم کے آقا دریا بہا رہے ہیں
دشمن کو بھی گلے سے اپنے لگا رہے ہیں

مہتاب ہو رہا ہے ٹکڑے ادھر فلک پر
آقا ادھر زمیں پر انگلی اٹھا رہے ہیں

کیا خوب رنگ لائی محنت میرے نبی کی
دوزخ میں جانیوالے جنت میں جا رہے ہیں

سنت کو اپنے ہاتھوں پامال کرنیوالے
سینے پہ مصطفےٰ کے خنجر چلا رہے ہیں

ان کا تو دور کا بھی رشتہ نہیں نبی سے
اللہ کے جو بندوں کے دل دکھا رہے ہیں

روئے زمیں سے ان کا نام ونشاں مٹادو
جو ذاتِ مصطفیٰ پر انگلی اٹھا رہے ہیں

پہلے وہ اپنے ایماں کی خیریت منائیں
جو کفر کے ہر اک پہ فتوے لگا رہے ہیں

محشر میں عاصیوں کو مولا سے بخشوانے
وہ دیکھو کملی والے تشریف لا رہے ہیں

تیرا کمال کیا ہے بس نعت کا ہے صدقہ
تابشؔ جو لوگ تجھ کو سر پہ بٹھا رہے ہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

عطا مفتاحی

آیا جہاں میں دورِ ہدایت ماہِ ربیع الاوّل میں
یعنی ہوئی تکمیل رسالت ماہِ ربیع الاوّل میں

خوشخبری سارے نبیوں نے جنکی آمد کی دی تھی
آئے لیکر صبح سعادت ماہِ ربیع الاوّل میں

ظلم کا سورج آگ اگلتا دوزخ بن گئی تھی دنیا
آقا لائے بارشِ رحمت ماہِ ربیع الاوّل میں

سوکھ چلے انصاف کے چشمے پھر سے جہاں میں بہنے لگے
ہوگئی جب سرکار کی بعثت ماہِ ربیع الاوّل میں

ویرانوں میں آئیں بہاریں سوکھے تھنوں میں دودھ اترا
آئی جہاں میں ایسی برکت ماہِ ربیع الاوّل میں

گرتے ہوؤں کو اونچا اٹھایا کمزوروں کو ہمت دی

مظلوموں کو مل گئی راحت ماہِ ربیع الاوّل میں

نبیوں کے سردار خدا کے پیارے نبی کی آمد سے

انسانوں کی بڑھ گئی عزت ماہِ ربیع الاوّل میں

آپ معلم بن کر آئے حکمت گھر گھر پھیلائی

دور ہوئی دنیا سے جہالت ماہِ ربیع الاوّل میں

سارے جہاں کا ذرّہ ذرّہ محوِ سرور و مستی تھا

آئے عطؔا جب شاہِ رسالت ماہِ ربیع الاوّل میں

☆☆☆☆☆☆

نعت

عطاؔ مفتاحی

آؤ آؤ یاد کریں   دل کا گھر آباد کریں

فخرِ دوعالم کی باتیں۔ ہادیٔ اعظم کی باتیں۔ زخم کے مرہم کی باتیں
آؤ آؤ......   ......   دل کا گھر......   ......

جان سے پیارے ہیں آقا۔ رب کے دلارے ہیں آقا۔ خوب ہمارے ہیں آقا
آؤ آؤ......   ......   دل کا گھر......   ......

لطف ومحبت کے پیکر۔ سارے زمانے کے رہبر۔ سب سے افضل اور بہتر
آؤ آؤ......   ......   دل کا گھر......   ......

چلتے پھرتے قرآں ہیں۔ بزمِ رسالت کی جاں ہیں۔ عرشِ بریں کے مہماں ہیں
آؤ آؤ......   ......   دل کا گھر......   ......

امن کا پرچم لہرایا۔ نور جہاں میں پھیلایا۔ سب پہ کرم ہی برسایا
آؤ آؤ......   ......   دل کا گھر......   ......

پھول کھلائے الفت کے۔ جام پلائے وحدت کے۔ در کھلوائے جنت کے
آؤ آؤ......   ......   دل کا گھر......   ......

لطف کی بارش برسائیں۔ پیار کی رت میں نہلائیں۔ بزمِ محبت گرمائیں
آؤ آؤ...... ...... دل کا گھر...... ......
جب بھی کبھی کچھ کہتے ہیں۔نور کے چشمے بہتے ہیں۔سب کے دلوں میں رہتے ہیں
آؤ آؤ...... ...... دل کا گھر...... ......
آپ شفیعِ محشر ہیں۔ساقیٔ حوضِ کوثر ہیں۔ رب کے خاص پیمبر ہیں
آؤ آؤ...... ...... دل کا گھر...... ......
داناؤں کے دانا ہیں۔ بیناؤں کے بینا ہیں۔آقاؤں کے آقا ہیں
آؤ آؤ...... ...... دل کا گھر...... ......
ایسے پیارے مسیحا ہیں۔دردِ دل کا مداوا ہیں۔لطف کا بہتا دریا ہیں
آؤ آؤ...... ...... دل کا گھر...... ......
رحمت بنکر آئے ہیں۔ راحت بنکر آئے ہیں۔ نعمت بنکر آئے ہیں
آؤ آؤ...... ...... دل کا گھر...... ......
ان پہ عطاؔ کی جاں قرباں۔تن من دھن ہر پل ہر آں۔ بیوی، بچے، باپ اور ماں
آؤ آؤ...... ...... دل کا گھر...... ......

نعت

عطؔا مفتاحی

کوئی اور نہیں کوئی اور نہیں کوئی اور نہیں کوئی اور نہیں
وہی شاہِ عرب وہی شاہِ عجم۔وہی ختمِ رسل وہی سرورِ دیں
کوئی اور نہیں......   ......   کوئی اور نہیں......   ......

وہی بزم نبوت کے سلطاں   وہی عرش پہ رب کے ہیں مہماں
وہی فضل وشرافت کی ہیں جاں   کہیں دونوں جہاں میں ان ساحسیں
کوئی اور نہیں......   ......   کوئی اور نہیں......   ......

وہی شفقت و رحمت کے بادل   وہی جنکی شریعت ہے اکمل
وہی فکر میں امت کی بیکل   وہی ہادیٔ بر حق نور مبیں
کوئی اور نہیں......   ......   کوئی اور نہیں......   ......

وہی جو دو سخاوت کے دریا   وہی دانش و حکمت کے چشمہ
وہی لطف و محبت کی برکھا   وہی نازِ بہارِ خلدِ بریں
کوئی اور نہیں......   ......   کوئی اور نہیں......   ......

وہی جس کے غلاموں کے در پر   جھکے قیصر و کسریٰ کے بھی سر
وہی شا ہ و گدا کے چارہ گر   وہی فخرِ سلاطیں فرش نشیں

کوئی اورنہیں...... ...... کوئی اورنہیں...... ......

میرے آقا تبسم فرمائیں تو ارم کے سبھی در کھل جائیں
بیمار حیاتِ نو پائیں وہی نورِ حرم وہی رونقِ دیں

کوئی اورنہیں...... ...... کوئی اورنہیں...... ......

سرِ حشر جو نفسی نفسی کا بڑا جاں فرسا منظر ہوگا
تو شفاعت رب سے مانگے گا وہی سجدے میں رکھے اپنی جبیں

کوئی اورنہیں...... ...... کوئی اورنہیں...... ......

بو بکر میں ان کی سچائی ہے عمر میں انہیں کی دانائی
عثماں میں حیا و داتائی وہی جن کا علی میں نورِ یقیں

کوئی اورنہیں...... ...... کوئی اورنہیں...... ......

ہو انہیں پہ عطاؔ کی جاں قرباں رہے ذکر میں ان کے محو زباں
وہی نورِ ہدیٰ نورِ عرفاں رہیں دل میں مرے ہر لحہ مکیں

کوئی اورنہیں...... ...... کوئی اورنہیں...... ......

☆☆☆☆☆☆

نظم

عطاؔ مفتاحی

دستارِ فضیلت کا منظر سبحان اللہ سبحان اللہ
ہے دیکھئے کتنا جاں پرور سبحان اللہ سبحان اللہ

حفاظ کا درجہ کیا کہئے ہے ان کا جو رتبہ کیا کہئے
مولا کے یہاں روزِ محشر سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ ننھے محافظ قرآن کے جاں باز سپاہی ایماں کے
محبوب خدا و پیغمبر سبحان اللہ سبحان اللہ

قرآن کی آیت پڑھتے ہیں اللہ سے باتیں کرتے ہیں
ہر لیل و نہار وشام و سحر سبحان اللہ سبحان اللہ

زینوں پہ ترقی کے یہ سب فردوس میں چڑھتے جائیں گے
قرآن کی آیت پڑھ پڑھ کر سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ سات جہنم والوں کو فردوسِ بریں لے جائیں گے

ہے رب کی عنایت خاص ان پر سبحان اللہ سبحان اللہ

ماں باپ کے سر پر حافظ کے جو تاج قیامت میں ہوگا

چمکے گا وہ سورج سے بڑھ کر سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ پھول کھلے جس گلشن میں وہ رشکِ گلستاں ہو جائے

آنگن میں ہوں اس کے شمس و قمر سبحان اللہ سبحان اللہ

جو بوجھ پہاڑوں سے نہ اٹھا قاصر ہوئے جس سے ارض وسما

بچوں نے اٹھایا ہے ہنس کر سبحان اللہ سبحان اللہ

صدقے میں انہیں کے اے مولیٰ بخشش کا سوالی ہے یہ عطاؔ

ہو جائے کرم کی اس پہ نظر سبحان اللہ سبحان اللہ

☆☆☆☆☆☆

نعت

عطؔا مفتاحی

ساقئ کوثر قاسمِ زمزم صلی اللہ علیہ وسلم
بعد خدا کے افضل و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ مسیحا دردِ نہاں کے آپ پیمبر سارے جہاں کے
آپ طبیبِ ہر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ امام و شاہِ رسولاں آپ شبِ معراج کے مہماں
آپ خدا کے راز کے محرم صلی اللہ علیہ وسلم

سارے صحابہ انجمِ تاباں سارے رسل ہیں ماہِ درخشاں
آپ ہیں لیکن نیر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اپنوں کی تو بات نہ پوچھو دشمن بھی محروم نہیں ہے

سب پہ ہمیشہ رحمت پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

جسکی مدد کو حق نے فرشتے بدر کے دن گھمسان میں بھیجے

لہرائے جس نے دین کے پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

امی ایسے جن سا عالم کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا

جن کا معلم خالقِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نعت نبیؐ فخر رسل میں کیوں نہ عطاؔ بھی رطبِ لساں ہو

درد کا درماں زخم کا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆☆

نعت

عطاؔ مفتاحی

من میں بسا لو یاد نبی کی من میں بسا لو یاد نبی کی من...... ....

چین ملے گا دل کو غموں سے دل ہوگا آزاد نبی کی من...... ....

آقا ہمارے کون و مکاں کی رحمت بن کر آئے ہیں

سارے جہاں کے مظلوموں کی راحت بن کر آئے ہیں

حشر کے دن بھی آپ کریں گے امت کی امداد نبی کی من...... ....

روزِ جزا جب سارے پیمبر نفسی نفسی بولیں گے

جوش میں ہوگا قہرِ خدا خود نبیوں کے دل ڈولیں گے

پیش کریں گے تب آقا ہی بخشش کی امداد نبی کی من...... ....

جن کے قدم کی خاک بلا شک سورج چاند ستارے ہیں

خلق میں افضل سب سے اچھے آقا سب سے پیارے ہیں

جن کی ثنا خوانی سے بھرا ہے قرآنی ارشاد نبی کی من...... ....

ظلم و ستم دنیا سے مٹا کر امن کا پرچم لہرایا
بزمِ محبت سونی پڑی تھی آپ نے اس کو گرمایا
لطف وکرم کی بستی ہوئی ہے آپ سے ہی آباد نبی کی من...... ....
خون کے پیاسوں کو بھی جس نے دی ہیں دعائیں جینے کی
آج ضرورت سبکو ہے ان کا جامِ محبت پینے کی
انکی ہدایت چھوڑ کے ساری دنیا ہے برباد نبی کی من...... ....
آپ کی سنت کو جو مسلماں سچے دل سے اپنائیں
دنیا والوں کی آنکھوں کے آج بھی تارے بن جائیں
قدموں پر آ آ کے گریں یہ نمرود و شداد نبی کی من...... ....
راہ نبی میں اپنا سب کچھ تم بھی عطاؔ قربان کرو
ڈوب کے بحرِ ذکر نبی میں بخشش کا سامان کرو
ان پہ لٹا دو اپنی متاعِ جان و مال اولاد نبی کی من...... ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

عطؔا مفتاحی

دو نوں جہاں میں کون ہے سرکار کے سوا
رب کا دلارا احمدِ مختار کے سوا

پہونچے مرے حضور تو گلزار ہوگئی
وہ سرزمیں جہاں نہ تھا کچھ خار کے سوا

بخشا مرے نبی کے قدم نے انہیں وقار
کیا تھے حرا و ثور فقط غار کے سوا

آنکھیں اگر ہوں جاکے دیارِ نبی میں دیکھ
کچھ بھی نظر نہ آئے گا انوار کے سوا

دیکھا نہیں حضور کے دشمن نے بھی کبھی
ان کی کسی ادا میں فقط پیار کے سوا

محشر میں کون ہوگا شفاعت کا تاجدار
نبیوں کے شاہ سیدِ ابرار کے سوا

نعتِ نبی نجات کو پہونچی ہے اے عطؔا
کیا ہے تمہارے پاس اِن اشعار کے سوا

☆☆☆☆☆☆

نعت

عطاؔ مفتاحی

شہر مدینہ تیری کہانی اچھی لگتی ہے
ہر شئے تیری نئی پرانی اچھی لگتی ہے

تیری ہوا میں خلد کی خوشبو تیری فضا پُر نور
شام و سحر دلکش نورانی اچھی لگتی ہے

مومن جیسے میٹھے باغ کھجوروں کے
ان باغوں کی ہنستی جوانی اچھی لگتی ہے

اپنے جی سے آقا کوئی بات نہیں کہتے
رب کی بات نبی کی زبانی اچھی لگتی ہے

حج کو جانے والے رب کے مہماں ہوتے ہیں
کتنی پیاری یہ مہمانی اچھی لگتی ہے

چھوڑ کے سب گھر بار صحابہ آئے طیبہ میں
دین کی خاطر یہ قربانی اچھی لگتی ہے

جس غلطی پر بندہ روئے دھوئے ندامت سے
میرے خدا کو وہ نادانی اچھی لگتی ہے

حشر کے دن اے کاش عطا سے آقا فرما دیں
نعت میں تیری رطب لسانی اچھی لگتی ہے

نعت

عطاؔ مفتاحی

ہانک سواری تیز مسافر ہانک سواری تیز
مشتاقِ دیدار ہیں آنکھیں شوق سے دل لبریز
شہرِ مدینہ دل کی دھڑکن اور آنکھوں کا نور
جسکی فضا کا ذرہ ذرہ برکت سے معمور
جسکا مبارک ہر منظر ہے پیارے ایماں خیز
نور بداماں صبح وہاں کی پاکیزہ ہر شام
پیارے نبی فرماتے ہیں اس کے گوشے میں آرام
گنبدِ خضریٰ کا منظر ہے کتنا حیات انگیز
مرقدِ انور کا جو حصہ جسم مقدس کے ہے قریں
نور کا مخزن وہ حصہ ہے رشکِ عرشِ بریں
یہ ایسا گلزار ہے جس کا ہر گل جلوہ ریز
سجتی ہے دن رات یہاں پر جلوؤں کی بارات
شام و سحر ہوتی ہے جہاں پر رحمت کی برسات
چشمِ عقیدت ہو جاتی ہے خود ہی سجدہ ریز

عشق کا مرکز قبلۂ ایماں عرفاں کا گلزار
ہر کوچے میں اس کے کھلا ہے رحمت کا بازار
گل تو گل ہے خار ہے اس کا پیارا دل آویز
جلوہ گہہ محبوب خدا کا کیسے بتاؤں حال
سانسیں روکے آتے ہیں یاں غوث قطب ابدال
چاہے جنیدو شبلی ہوں یا رومی اور تبریز
میں ہوں پیاسا لطف و کرم کا دریا ان کے پاس
جرم سراپا ہوں میں پھر بھی رحمت کی ہے آس
اپنے پاس غلامی کی ہے بس اک دستاویز
دیر نہ کر وہ دیکھ نظر اب آنے لگے آثار
مسجد نبوی کے دیکھیں گے کچھ پل میں مینار
ہمت سے لے کام مسافر بس اک دو مہمیز
دل بھی عطا بیمار بہت ہے روح بھی ہے بیمار
طیبہ کی پاکیزہ ہوائیں دیں گی مجھ کو قرار
میری دوا ہے طیبہ کا ماحول شفا آمیز
☆☆☆☆☆☆

نعت

عطاؔ مفتاحی

یہ آسمان یہ زمیں یہ مہرو ماہِ دلنشیں　　نسیمِ صبح عنبریں بہارِ حسن آفریں
گلاب ہو کہ یاسمیں کسی نے دیکھا ہے کہیں　　عرب کے چاند سا حسیں
نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

یہ کاروانِ انبیاء یہ پاک نوری قافلہ　　یہ انس و جن کے مقتدا مقرّبانِ کبریا
یہ لوگ ہیں عظیم تر ہوں مثلِ مصطفیٰ مگر　　حبیبِ ربِّ عالمیں
نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

ستارے ان کی راہ میں زمانہ ان کی چاہ میں　　نبی کی خانقاہ میں ہے دو جہاں پناہ میں
مقام آپ کا وہ ہے جہاں کبھی پہنچ سکے　　خیال و وہم اور یقیں
نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

وہ جا رہے ہیں عرش پر بلندیوں کا ہے سفر　　کہ سدرہ بھی ہے رہ گزر ہیں آپ سب کے منتظر
ازل سے آج تک بھلا کوئی بھی اس طرح ہوا　　خدا کے ساتھ ہم نشیں
نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

یہ بولے جبرئیل اگر بڑھا جو آگے بال بھر ہے جلوہ اتنا پر اثر جلیں گے میرے بال و پر

مقامِ قرب کو چلے اکیلے ہی نبی میرے یہ کہتے رہ گئے امیں

نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

مرے حضور سر بسر نشانِ عظمتِ بشر وہ بیکسوں کے چارہ گر وہ خلق میں بزرگ تر

غضب میں ہوگا جب خدا تو اک حضور کے سوا کوئی شفیعِ مذنبیں

نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

شریر اک عدوئے جاں بنا نبی کا میہماں تو کھا کے سب کی روٹیاں نجس بنا گیا مکاں

حضور نے وہ گندگی خود اپنے ہاتھوں صاف کی جبیں پہ اک شکن کہیں

نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

مرے نبی کا ہر قدم دلیلِ جادۂ ارم نفس نفس کرم کرم خدائے پاک کی قسم

وہ موجِ نور گفتگو کرے جو چاکِ دل رفو بھلا جواب ہے کہیں

نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

وہ رحمتِ تمام ہیں صلائے لطفِ عام ہیں بلند جو مقام ہیں وہ سب انہیں کے نام ہیں
ادا ادا میں روشنی کسی کو شان یہ ملی ملائک مقرّ بیں

نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

متاعِ زندگی عطاؔ نبی کی نعت اور ثنا بروزِ حشر آسرا فقط اسی پہ ہے میرا
اسی کے صدقے میں خدا نوازدے عجب ہے کیا عمل تو پاس کچھ نہیں

نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

☆☆☆☆☆☆

دعا

عطاؔ مفتاحی

میری زندگی کے مالک یہ سفر قبول کر لے
میرا کارواں چلا ہے تیرے گھر قبول کر لے

میرے پاس جیسا دل تھا وہی لے کے آ گیا ہوں
تو یہ دل قبول کر لے یہ جگر قبول کر لے

میرے پاس میرے عیبوں کے سوا تو کچھ نہیں ہے
بھلا کس زباں سے کہہ دوں کہ ہنر قبول کر لے

تو مری جبیں کے سجدوں سے ہے بے نیاز لیکن
تیرا آستاں سلامت میرا سر قبول کر لے

میں یہ جانتا ہوں سکے ہیں میرے تمام کھوٹے
یہ کرم مزید ہوگا تو اگر قبول کر لے

تیرے پاس ہے خدائی میرے پاس ہے گدائی
مجھے مانگنا نہ آیا تو مگر قبول کر لے

ہے ترے نبی کا فرماں تجھے معذرت ہے پیاری
جو جھکی ہوئی ہے یارب وہ نظر قبول کر لے

اے مرے کریم آقا تیرا فضل مانگنے کو
یہ عطاؔ جہاں سے آیا وہ نگر قبول کر لے

نعت

عطاؔ مفتاحی

دل ہوا اس طرح یاد مصطفیٰ سے وابستہ
جیسے پھول خوشبو سے دن ضیا سے وابستہ

اس طرح صحابہؓ تھے مصطفیٰ سے وابستہ
عکس جیسے رہتا ہے آئینہ سے وابستہ

ہے نجات آقا کے نقشِ پا سے وابستہ
جس طرح شفا یارو ہے دوا سے وابستہ

اس نبیؐ رحمت کی شان کوئی کیا سمجھے
انبیاء بھی ہیں جسکی اقتدا سے وابستہ

زندگی رہے اپنی ان کے حکم کے تابع
ناؤ جیسے رہتی ہے ناخدا سے وابستہ

شاہِ دیں کی چھوکھٹ سے بھیک مل گئی جس کو
دو جہاں کی دولت ہے اس گدا سے وابستہ

نعت کا صلہ مجھکو اس قدر ملے یارب
حشر میں کرم تیرا ہو عطاؔ سے وابستہ

☆☆☆☆☆☆

نعت

عطاؔ مفتاحی

گلشن پیمبری کے آپ ہی گلاب ہیں　　گر ہوں کے واسطے وہ نور کی کتاب ہیں

سب میں لاجواب ہیں سب میں لاجواب ہیں

سید البشر مرے حضور بے مثال ہیں　　انبیاء کے پیشوا ہیں آمنہ کے لال ہیں

خاتم الرسل حبیب رب ذوالجلال ہیں　　حسن کائنات کے حسین انتخاب ہیں

سب میں لاجواب ہیں سب میں لاجواب ہیں

عرش پر خدا کے ساتھ آپ ہی کا نام ہے　　فرش پر بھی آپ ہی کے ذکر کو دوام ہے

آپ ہی کے واسطے بلند ہر مقام ہے　　عظمتوں کے چرخ پر حضور آفتاب ہیں

سب میں لاجواب ہیں سب میں لاجواب ہیں

حکمتوں کے قافلے کے رہنما حضور ہیں　　امن کے چراغوں کی حسیں ضیاء حضور ہیں

دوجہاں پہ رحمتوں کی اک ردا حضور ہیں　　حشر میں حضور ہی کرم کے اک سحاب ہیں

سب میں لاجواب ہیں سب میں لاجواب ہیں

دوستوں کی بات کیا وہ دشمنوں پہ مہرباں　　مدح خواں عظیم خُلق کا خدائے دو جہاں
آپ سا کوئی نہیں مکاں ہو یا کہ لامکاں　　سچ تو یہ ہے شاہ طیبہ اپنا خود جواب ہیں

سب میں لاجواب ہیں سب میں لاجواب ہیں

وحشتوں کو الفتوں سے آپ نے بدل دیا　　نفرتوں کو چاہتوں سے آپ نے بدل دیا
معصیت کو طاعتوں سے آپ نے بدل دیا　　زندگی کے واسطے پیام انقلاب ہیں

سب میں لاجواب ہیں سب میں لاجواب ہیں

نظم

عطاؔ مفتاحی

دیوانے ہیں شاہ طیبہ کے باطل کو مٹا کر دم لیں گے
ہم ختم نبوت کی شمعیں ہر گھر میں جلا کر دم لیں گے

محبوب خدا کے بعد بھلا ہو کوئی نبی لاحول ولا
دجال صفت ہر جھوٹے کو فی النار کرا کر دم لیں گے

بد کار مِراقی دیوانہ ہر عیب کا مجموعہ کانا
ہم سارے زمانے کو اس کا ہر عیب بتا کر دم لیں گے

سرکار مدینہ کا باغی یہ ختم نبوت کا دشمن
اس کاشتہ انگلش پودے کی ہم خاک اڑا کر دم لیں گے

اللہ کے بھیجے تب آئے ابلیس کا بھیجا اب آیا
اس چور نقب زن کی ہم بھی درگت ہی بنا کر دم لیں گے

اس چور کو جا کر بتلا دو لندن میں چھپا جو بیٹھا ہے
ناپاک ترے منصوبے کو مٹی میں ملا کر دم لیں گے
انگریزی نبی کے پوتے کی لندن سے خلافت چلتی ہے
ہم اس کی خلافت دریائے ٹیمز میں بہا کر دم لیں گے
ہم زندہ رہیں اور دین مٹے ایسا تو عطاؔ ہو سکتا نہیں
یا جان گنوا دیں گے یا پھر فتنے کو مٹا کر دم لیں گے

☆☆☆☆☆☆

نظم

عطاؔ مفتاحی

یہ پنجاب کا مدعی توبہ توبہ
یقیناً ہے اِک مفتری توبہ توبہ

بلا خوف تردید کہتا ہوں مرزا
ہے شیطان کا ایلچی توبہ توبہ

نبوت ہوئی ختم جب مصطفیٰ پر
تو پھر کیسا کوئی نبی توبہ توبہ

ہر اک پیش گوئی میں جھوٹا ہی نکلا
ہوئی حدِ بے عزتی توبہ توبہ

یہ بولا کہ لڑکا تیرے گھر میں ہوگا
مگر اس کو لڑکی ہوئی توبہ توبہ

تو بولا کہ مطلب تھا آئندہ ہوگا
مگر بیوی ہی مرگئی توبہ توبہ

خبر اس نے دی جسکے مرنے کی لوگو!
اسے مل گئی زندگی توبہ توبہ

کبھی اپنے منھ سے خدا بن گیا یہ
کبھی بن گیا کرشن جی توبہ توبہ

ذرا دیکھ جھوٹے نبی کا قصیدہ
نبی اور پھر شاعری توبہ توبہ

عطاؔ جب بھی مرزا کا لے نام کوئی
کہو دور چھی ، دور چھی توبہ توبہ

☆☆☆☆☆☆

مناجات

عطؔا مفتاحی

کہاں ہم اور کہاں تیرا مقدس آستاں مولا
یہ سب تیرا کرم تیرا کرم ہے مہرباں مولا

گنہگاروں کو بس ہے آسرا تیری ہی رحمت کا
اگر تو بھی جو ٹھکرا دے تو پھر جائیں کہاں مولا

بھکاری بن کے پہنچی ساری دنیا تیری چوکھٹ پر
کرم کہتا ہے سب کی آج بھر دے جھولیاں مولا

خزانہ اور کرم دونوں ہی لامحدود ہے تیرا
برسنے دے ذرا اپنے کرم کا آسماں مولا

بڑی امید ہے دامن پسارے ہم بھی آئے ہیں
معافی اور بخشش کی طلب ہے مہرباں مولا

اکیلا تو ہی داتا اور تنہا تو ہی مالک ہے
فقیرانہ کھڑے ہیں در پہ شاہانِ جہاں مولا

بدل دے جرم سارا نیکیوں میں اپنی رحمت سے
گناہوں کا سروں پر لائے ہیں بار گراں مولا
ہماری ہر خطا فرد عمل سے صاف فرما دے
نہ رہنے دے کسی بھی داغ کا نام ونشاں مولا
عطاؔ بھی سر جھکائے مانگنے والوں کی صف میں ہے
تیرے در سے نہ خالی جائے تیرا میہماں مولا

☆☆☆☆☆☆

نظم

عطاؔ مفتاحی

ماشاء اللہ کیا بہتر حفظ کی پگڑی ہے سر پر

حفظ کی دولت کی پگڑی۔یعنی شفاعت کی پگڑی۔حشر میں عزت کی پگڑی

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

حفظ کی دولت سینے میں۔جیسے نور نگینے میں۔ جیسے جان ہو جینے میں

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

حفظ تو رب کی نعمت ہے۔بیش بہا اک دولت ہے۔خاص الخاص کرامت ہے

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

یہ ہے سعادت کی پگڑی۔سب کی امامت کی پگڑی۔قوم کی خدمت کی پگڑی

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

راہبری کی پگڑی ہے۔خلد روی کی پگڑی ہے۔ دیدہ وری کی پگڑی ہے

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

صدق وصفا کی یہ پگڑی۔ نورِ ہدیٰ کی یہ پگڑی۔ عہدو فا کی یہ پگڑی

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

بوجھ وہ جس سے عاجز تھے۔ارض وسما بھی سب مل کے۔ہنس کے اٹھایا بچوں نے

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

حکم یہ ہوگا پڑھتا جا۔ خلد کا زینہ چڑھتا جا۔ اونچا درجہ ہے تیرا

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

ان کے ماں اور باپ کو جو۔تاج ملے گا اے لوگو!۔مات کرے گا سورج کو

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

کیسے نصیبہ والے ہیں۔قرآں کے رکھوالے ہیں۔دین کے یہ متوالے ہیں

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

سات جہنم والوں کو۔خلد بریں پہنچائیں گے۔ایسی یہ عزت پائیں گے

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

ان کے ہی صدقے میں مولا۔بخش عطا کی ساری خطا۔اسکو سہارا ہے تیرا

ماشاء اللہ .... حفظ کی ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

عطا مفتاحی

عہدوں میں کرسیوں میں نہ کچھ مال و زر میں ہے
عزت تو راہِ سنتِ خیر البشر میں ہے
چودہ سو سال پہلے چلے جن میں مصطفیٰ
اک روشنی سی آج بھی ان رہ گزر میں ہے
سوکھے تھنوں میں آئے نہ کیوں دودھ کا ابال
اللہ کا حبیب حلیمہ کے گھر میں ہے
سنت کی پیروی کا جسے ڈھنگ آ گیا
رب کے یہاں تو بس وہی اہل ہنر میں ہے
خط پاتے ہی ابل پڑا دریائے نیل بھی
تاثیر کس غضب کی خطاب عمر میں ہے
خاک در رسول تو ہے غازۂ حیات
یہ شان دلبری کہاں لعل و گہر میں ہے
نعت نبی پاک کی برکت سے ہی عطا
محبوب تو بھی اہل نظر کی نظر میں ہے

نعت

عطامفتاحی

بٹتا ہے ایمان نبی کی نگری میں
بنتا ہے انسان نبی کی نگری میں
میرے نبی کی مان لو جنت دے دونگا
رب کا ہے اعلان نبی کی نگری میں
خوش ہو جاؤ دنیا بھر کے مظلوموں
جنت ہے آسان نبی کی نگری میں
جسکی غلامی غوث و قطب بھی کرتے ہیں
ایسا ہے سلطان نبی کی نگری میں
شمس و قمر کی بستی میں کیا پاؤ گے
ملتا ہے رحمٰن نبی کی نگری میں
دیکھو صبح و شام اترتے رحمت کو
میرا ہے ارمان نبی کی نگری میں
اک پل میں وہ عرش پہ جاکے آئے ہیں
عقل بھی ہے حیران نبی کی نگری میں

نعت

عطامفتاحی

مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال
آپکو بخشا ہے رب نے اس قدر فضل و کمال
سب سے اونچا مرتبہ ہے آپکا بے قیل و قال
مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال
آپ سے مخلوق میں افضل کہیں کوئی نہیں ، آپ ہیں سب سے حسیں
آپ ہی کی ذات ہے محبوبِ رب ذوالجلال
مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال
مصطفٰے ہیں خالقِ عالم کا حسن انتخاب ، شاہ کارِ لاجواب
آپ ہی پر ختم ہے کونین کا حسن و جمال
مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال
حسن عالم لوٹتا ہے مصطفٰے کے پاؤں میں ، گیسوؤں کی چھاؤں میں
رب تعالٰی نے سنوارا ایسے اُن کا خدّ و خال
مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال

آپ ہی نور نگاہِ مرسلین و انبیاء ، آپ سب کے مقتدا
آپکی عظمت کا سورج تاابد ہے لازوال
مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال

آپ کی ہر ہر ادا قرآن کی تفسیر ہے ، پیکر تنویر ہے
سارے عالم کے لئے ہے اک نمونہ چال ڈھال
مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال

خالقِ ارضِ وسما خود آپ کا ہے مدح خواں ،آپ پر قرباں ہے جاں
حق ادا تعریف کا کرلے بشر کی کیا مجال
مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال

مصطفٰے کی عظمتوں کی کچھ نہیں ہے انتہا ، ہر بلندی ابتدا
اے عطاؔ ان پر فدا ماں باپ بچے جان و مال
مصطفٰے ہیں بے مثال مصطفٰے ہیں بے مثال

عطا مفتاحی

نعت

جب ظلم و جفا کے شعلوں سے الفت کا چمن تاراج ہوا
انصاف کا سورج ڈوب گیا دنیا میں ستم کا راج ہوا
ہر سمت چمن میں اُگنے لگے پھولوں کی جگہ جب خار نبی جی آگئے
انسان ہی جب انسانوں کا دنیا میں خدا کہلانے لگا
جب کنکر پتھر چوپایہ معبود کا درجہ پانے لگا
انسان کی وحشت خیزی سے ابلیس بھی جب شرمانے لگا
انسان درندہ بن کر جب انسانوں کو ہی کھانے لگا
تب آیا خدا کو آدم کی اولاد پہ آخر پیار نبی جی آ گئے
توحید کا ڈنکا بجنے لگا بت خانوں پہ وحشت چھانے لگی
کھوئی ہوئی رونق دنیا کی پھر لوٹ کے واپس آنے لگی
کسریٰ کا محل تھرّانے لگا قیصر کی بھی عظمت جانے لگی
انصاف کے سوکھے باغوں میں پھر خوشبو لہرانے لگی
تب جھوم کے بولے دنیا کے سب مظلوم و لاچار نبی جی آگئے
وہ بزم رسالت کی زینت کونین میں سب سے افضل ہیں

مخلوق میں اُن سا کوئی نہیں صورت میں بھی سب سے اجمل ہیں
وہ جانِ دوعالم نور ہدیٰ جو اشرف و اعظم و اکمل ہیں
راتوں کو جو امت کے غم میں معبود کے در پر بیکل ہیں
آپ آئے تو ذرے ذرے سے خوشیوں کی اٹھی چہکار نبی جی آ گئے
جب سارے پیمبر محشر کے دن نفسی نفسی بولیں گے
آدم ہوں کہ موسیٰ عیسیٰ ہوں جب سب کے کلیجے ڈولیں گے
جب اپنے پسینے میں ہی خود کو سارے لوگ ڈبو لیں گے
جب ساری امیدیں ٹوٹیں گی سب خون کے آنسوں رو لیں گے
تب شافع محشر آئیں گے سب بولیں گے اک بار نبی جی آ گئے
اللہ نے اپنے پیارے کو جب عرش بریں کی دعوت دی
جبریلِ امیں ہمراہ ہوئے نبیوں کی امامت آپ نے کی
بس، بول گئے جبریل ، چلے سدرہ سے اکیلے میرے نبی
مہمان مقدس کی خاطر جنت سے بھی بڑھ کر بزم سجی
دیکھا جو فرشتوں نے بولے سب نبیوں کے سردار نبی جی آ گئے

سرکار نے دنیا میں آکر انصاف کا ڈنکا بجوایا
صدیوں کے ستائے لوگوں کا سر اونچا کیا حق دلوایا
ہر موڑ پہ سارے عالم میں توحید کا جھنڈا لہرایا
آقا کی بدولت ہی تو عطا انسان یہ انساں کہلایا
محبوب خدا سرتاج رسل امت کے بڑے غم خوار نبی جی آ گئے

علم و تہذیب و تمدن کا قرینہ اک طرف
ساری دنیا اک طرف شہر مدینہ اک طرف
مشک و عنبر مونگرا چمپا کلی جوہی گلاب
ساری خوشبو اک طرف اُنکا پسینہ اک طرف
تیس پارے قلب کے جزدان میں موجود ہیں
سارے سینے اک طرف انکا سینہ اک طرف

عطا مفتاحی

نظم

یہ کربلا کا واقعہ جگر خراش حادثہ
یہ دردناک سانحہ عظیم ایک ابتلا
حسینؑ کا تو گھر لٹا حسینؑ کا تو سر کٹا
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے
حسینؑ حق کے نام پر لٹا کے اپنا سارا گھر
ہوئے بلند اس قدر جہاں میں ہو گئے امر
حسینؑ کا جو سر کٹا تو دشمن خدا ہنسا
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے
وہ اہل حق کی جستجو وہ سر بلند و سرخرو
رہِ وفا کی آبرو انہیں کا ذکر چار سو
انہوں نے گھر لٹا دیا تو حق کا سر اٹھا دیا
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے
وہ حق کے میر کارواں رضا و صبر کے نشاں
سراپا عزم ایک جواں بہشتیوں کے پاسباں

نواسۂ رسول کا بتائیں کیا پیام تھا؟
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے
جہانِ کارزار میں مقامِ گیرودار میں
بلاؤں کے حصار میں ہے موت انتظار میں
کبھی نماز کی قضا؟ یہ حال تھا حسین کا
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے
حسین تو حسین ہیں نبی کے دل کا چین ہیں
خدا کے ایک دین ہیں ہمارے نور عین ہیں
حسین پر ستم ہوا تو رب کا بھی کرم ہوا
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے
حسین کی ادا الگ ہمارا راستہ الگ
حسین کی ندا الگ ہمارا قہقہہ الگ
حسین نے تو کی وفا بتائیں ہم نے کیا کیا
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے
حسینیوں کا نام ہے یزیدیوں کا کام ہے

حسین کا غلام ہے جو آج بے لگام ہے
پیام حق حسین کا کبھی بھی ہم نے کچھ سنا
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے
حسین تو شہید ہے ہماری کیسی عید ہے
وہاں تو اک یزید ہے یہاں ہر اک مزید ہے
صلہ حسین کو دیا یہ کیسا ہم نے اے عطا
ہمیں بتائیں کیا ملا ہمارا کیسا جشن ہے

ورد یہ صبح و شام اچھا ہے
بس محمد کا نام اچھا ہے
ساری دنیا کے بادشاہوں سے
مصطفےٰ کا غلام اچھا ہے

عطامفتاحی

منقبت

عائشہ عائشہ عائشہ ۔ عائشہ عائشہ عائشہ
سبکی ماں عائشہ عائشہ
ساری امت کی محبوب ماں کون ہے
میرے سرکار کی جانِ جاں کون ہے
علم کا ایک بحرِ رواں کون ہے
انتخاب خدائے جہاں کون ہے
کس کے بستر پر آتی تھی وحی خدا
عائشہ عائشہ عائشہ ۔ عائشہ عائشہ عائشہ
آشنائے مزاج نبوت وہ ہیں
پیکر دانش و علم و حکمت وہ ہیں
محرمِ راز قرآن و سنت وہ ہیں
عارف نکتہ ہائے شریعت وہ ہیں
عالمہ فاضلہ طیبہ طاہرہ
عائشہ عائشہ عائشہ ۔ عائشہ عائشہ عائشہ

ہر مسلمان کی مادر محترم
نازش حسن و اخلاق وجود و کرم
رب کے محبوب کی وہ چہیتی حرم
مدح خواں جنکے ہیں عرش و لوح و قلم
جنکے عفت کی شاہد کتاب خدا
عائشہ عائشہ ۔ عائشہ عائشہ عائشہ
ہر مسلمان پر جنکا احسان ہے
جنکی عظمت کا قرآں میں اعلان ہے
جنکی پاکیزگی کی بڑی شان ہے
جن سے الفت ہی ایماں کی پہچان ہے
بس منافق ہی رہتا ہے ان سے خفا
عائشہ عائشہ ۔ عائشہ عائشہ عائشہ
جنکے آگے اکابر کے بھی سر جھکیں
جنکی فقہی بصیرت کو سب مان لیں
جنکی تکریم سارے فرشتے کریں

پیار سے جنکو آقا حمیرہ کہیں
جنکے حجرے میں ہیں آج بھی مصطفےٰ
عائشہ عائشہ عائشہ ۔ عائشہ عائشہ عائشہ
میرے آقا کے آنگن کی وہ چاندنی
اہل ایماں کی آنکھوں کی وہ روشنی
گلشنِ معرفت کی وہی تازگی
جان رشد و ہدیٰ فخر پاکیزگی
جنکی عظمت پہ قربان جان عطا
عائشہ عائشہ عائشہ ۔ عائشہ عائشہ عائشہ

ایک ادنیٰ سے اشارے پر قمر ٹکڑے ہوا
اللہ اللہ معجزہ یہ سید ابرار کا
اے فرشتو آؤ میرے ہونٹ بڑھ کر چوم لو
پڑھ رہا ہوں میں قصیدہ احمد مختار کا

نظم

عطامفتاحی

آ مسلماں مصلیٰ پہ آ
آ مسلماں مصلیٰ پہ آ
اپنے رب سے تعلق بڑھا
کامیابی کی جانب بلاتا ہے رب
اور سنتا نہیں تو یہ ہے کیا غضب
تیری عزت کا جو بھی ہے اصلی سبب
اُسکو اپنا بنائے گا آخر تو کب
دیکھ مسجد سے آئی صدا
آ مسلماں مصلیٰ پہ آ
آج تیری زمانے میں قیمت نہیں
کوئی عزت نہیں کوئی وقعت نہیں
کوئی دنیا کے گوشے میں راحت نہیں
پھر بھی تجھکو نمازوں کی فرصت نہیں
کتنا غافل رہے گا بتا

کامیابی کا ساماں اسی میں تو ہے
نصرت و فتح کی جاں اسی میں تو ہے
تیری عزت مسلماں اسی میں تو ہے
سر بلندی اے ناداں اسی میں تو ہے
رب کی چوکھٹ پہ سر کو جھکا
آ مسلماں مصلّٰی پہ آ

رب کا در چھوڑ کر بے نشاں ہو گیا
ساری دنیا میں تو بے اماں ہو گیا
جب سے تو بے نماز و اذاں ہو گیا
ترا گلشن اسیر خزاں ہو گیا
اب بھی سجدوں کو اپنا بنا
آ مسلماں مصلّٰی پہ آ

یہ ہے معراج کا ایک تحفہ حسیں
ہے یہی دین کا اک ستوں بالیقیں
قرۃ العین اسکو کہیں شاہِ دیں

اور اس کے لئے تجھکو فرصت نہیں
اپنا سویا مقدر جگا
آ مسلماں مصلیٰ پہ آ

ترے اسلاف نے کارزاروں میں بھی
دشت پرخار اور کوہساروں میں بھی
آندھیوں کے اڑائے غباروں میں بھی
اسکو ہردم کیا ہے ادا
آ مسلماں مصلیٰ پہ آ

جب تلک تو نمازوں کا پابند تھا
کامراں باوقار و ہنرمند تھا
سرخ رو سربلند اور خورسند تھا
تجھ پہ ذلت کا ہر ایک در بند تھا
پھر پلٹ کر خدا کو منا
آ مسلماں مصلیٰ پہ آ

عطا مفتاحی

سہرا

خدا کرے زندگی کے گلشن میں ایسی تازہ بہار آئے
ہر ایک ڈالی پہ غنچے چٹکیں ہر ایک گل پر نکھار آئے
خدا کی رحمت ہمیشہ دونوں کو شادماں کامیاب رکھے
کبھی نہ دونوں کے راستے میں کسی مصیبت کا خار آئے
محبتوں کے چراغ دونوں دلوں میں جلتے رہیں ہمیشہ
دلوں کے شیشوں پہ زندگی بھر کبھی نہ کوئی غبار آئے
کتاب و سنت کی روشنی میں گلاب بنکر حیات گزرے
سفر کریں جب یہ زندگی کا تو سامنے لالہ زار آئے
نبیؐ رحمت کی ہر ادا کو لگائیں سینے سے دونوں مِل کر
رسول اکرم کی سنتوں سے ہی اِن کے دل کو قرار آئے
خدا کی توفیق رہنمائی کرے ہمیشہ قدم قدم پر
قدم اٹھائیں یہ ایسا جس پر خدا کی رحمت کو پیار آئے
غموں کا بادل نہ زندگی بھر کبھی بھی انکے چمن سے گزرے
نشات و فرحت کا موقع اِنکی حیات میں بار بار آئے

خدائے قدوس دو جہاں میں ہمیشہ دونوں پہ مہرباں ہو
مسرتوں کے چمن میں اِنکے ہمیشہ فصلِ بہار آئے
کسی بھی طوفاں سے اتفاقاً اگر عطا اِن کا سامنا ہو
سفینہ اِن کا بخیر و خوبی بلا کی موجوں کے پار آئے

دو جہاں سے نرالے ہمارے نبی
ہیں بڑے بھولے بھالے ہمارے نبی
حشر کی دھوپ میں کام آئیں گے جو
ہیں وہی کملی والے ہمارے نبی

دکھ درد اپنے دل کے کسی سے کہے گا کون
آپس میں کٹ مریں گے تو آخر بچے گا کون
ہو گے نہ تم تو لائیں گے بھائی کہاں سے ہم
ہوں گے نہ ہم تو پھر تمہیں بھائی کہے گا کون

نظم

کوثرؔ معروفی

مسجدوں میں اذان مندروں میں بھجن
یہ ہمارا وطن ہے ہمارا وطن...... ......

اسمیں نانک نے پیغامِ وحدت دیا
اسمیں چشتی نے درسِ اخوت دیا
جو نہ چھوٹے وہ رنگِ محبت دیا
ایک ساتھ اس کے بہتے ہیں گنگ و جمن
یہ ہمارا وطن...... ....

سارے سنسار میں اسکا ثانی نہیں
سب جہاں سے ہے یہ خوبصورت حسیں
یہ کبیر اور رسکھان کی سرزمیں
گایا کرتی تھی میراؔ یہیں پر بھجن
یہ ہمارا وطن...... ....

اسکی صبحِ بنارس کا کیا پوچھنا
اسکی شامِ اودھ پر ہے دنیا فدا
اسکی دلّی کی رونق ہے سب سے سوا
حسن ہی حسن بنگال سے تادکن
یہ ہمارا وطن...... ....
اس کے گلشن کی رعنائیاں مرحبا
اس کے ساگر کی گہرائیاں مرحبا
اس کے پربت کی اونچائیاں مرحبا
ہے نگوں سامنے اس کے چرخِ کہن
یہ ہمارا وطن...... ....
گھر یہاں پر کسی کے اجڑتے نہیں
مل کے رہتے ہیں آپس میں لڑتے نہیں
ہندو مسلم یہاں پر جھگڑتے نہیں
شیخ سے مل رہا ہے گلے برہمن
یہ ہمارا وطن...... ....

ارضِ ہندوستاں کے اے شیدائیو!
اے سکھو اے مسلمانو عیسائیو!
ایسا آپس میں مل کر رہو بھائیو
تم کو دنیا کہے رام اور لکچھمن
یہ ہمارا وطن...... ....
اس کے مستانہ موسم ہیں ساغر بہ کف
باغِ فردوس جیسی ہوا ہر طرف
اس کا لالہ بدخشاں ہے اک اک خذف
اس کا اک ایک ذرّہ ہے دُرِّ عدن
یہ ہمارا وطن...... ....
اپنے اخلاق سے اپنے کردار سے
اپنی تخئیل اور اپنے افکار سے
موہ لے سب کے دل اپنی گفتار سے
لوگ کوثؔر کہیں تجھ کو شیریں دہن
یہ ہمارا وطن...... ....

نعت

فریدیؔ

وہ زلفِ معنبر صل علیٰ وہ روئے معظم کیا کہنا
وہ آنکھ کہ جس پر صدقے ہیں صد کوثر و زمزم کیا کہنا

احسان و کرم کا مجموعہ ، اخلاقِ مجسم کیا کہنا
رحمت ہے سراپا رحمت ہے پیغمبرِ خاتم کیا کہنا

خاموش دعاؤں میں شب کی وہ گریۂ پیہم کیا کہنا
وہ پھول سے چہرے کے اوپر کیفیت شبنم کیا کہنا

بھٹکی ہوئی دنیا میں پھر سے توحید کی عظمت قائم کی
یہ ہمتِ عالی کیا کہنا، یہ کوششِ محکم کیا کہنا

آیا ہے تصور میں میرے سرکار کے روضے کا منظر
اک وجد سا ہے اک کیف سا ہے جذبات کا عالم کیا کہنا

اس چہرۂ انور سے ظاہر، صناع ازل کا جلوہ ہے
اس چہرے کے آگے نورِ قمر ہوجاتا ہے مدھم کیا کہنا

ہیں قصرِ خلافت کے بیشک ارکان فریدی یہ چاروں
صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ غنیؓ اور حیدرؓ اعظم کیا کہنا

نعت

نامعلوم

دمِ نزع تھا لب پہ حضرت کے جاری
لو اب الوداع ، ا لوداع ہے ہماری
کفن اب پہننے کی ہے میری باری
لو اب الوداع...... ....

بخار ایسا آیا تھا حضرت کو آخر
کہ جبریل آئے عیادت کی خاطر
لگے آپ فرمانے محبوبِ باری
لو اب الوداع...... ....

مزاج ان سے جبریل نے جب کہ پوچھا
تو رو کر یہی منہ سے حضرت کے نکلا
جدا ہوتی ہے ہم سے امت ہماری
لو اب الوداع...... ....

تھے اصحاب کی آنکھوں سے آنسو بہتے

کہ حضرت جو ہیں ان رفیقوں سے کہتے

کہ آخر ہے صحبت ہماری تمہاری

لو اب الوداع...... ....

حسین و حسن کو بہت پیار کرکے

لگے آپ فرمانے یوں آنسو بھر کے

کہ کرنا بہت ان کی تعظیم داری

لو اب الوداع...... ....

ملک الموت جس وقت لینے کو آئے

حسین وحسن فاطمہ کو بلائے

کہا بھر نظر دیکھ لو بیٹی پیاری

لو اب الوداع...... ....

کہا فاطمہ نے یہ رو رو کے بابا

کہاں پھر ملو گے جدا ہوکے بابا

کہا حشر میں ہوگی ملنے کی باری

لو اب الوداع...... ....

جو ہے پل صراط ایسا باریک رستہ

میں امت کے ہمراہ اس پر ملوں گا

بچاؤں گا گرنے سے امت کو ساری

لو اب الوداع...... ....

میں محشر میں پیشِ خدا ہوکے حاضر

بہت روؤں گا اپنی امت کی خاطر

کہوں گا گنہگار کو بخش باری

لو اب الوداع...... ....

وہاں بھی نہ پانا تو آواز دینا
مجھے پاس میزان کے ڈھونڈ لینا
رہوں گا میں امت کا پلہ ہو بھاری
لو اب الوداع ....
کہا حوضِ کوثر پہ بھی گر نہ پانا
جہنم کے در پہ رہوں گا میں آنا
کہ دوزخ میں جائے نہ امت ہماری
لو اب الوداع ....
کہا گر وہاں پر بھی نہ مجھ کو پانا
تو جنت کے در پر رہوں گا میں آنا
کہ امت میری جائے جنت میں ساری
لو اب الوداع ....

☆☆☆☆☆

نظم

سعیداللہ شادؔ

دہشت گردی سے کیا کام
اپنا مذہب ہے اسلام

مذہب سب سے اچھا ہے خالص ہے اور سچا ہے
پڑھ لیتا ہے جو اس کو گن گاتا ہے صبح وشام
اپنا مذہب ہے اسلام

دیکھو کس کی چال ہے یہ امریکن دلاّل ہے یہ
خود دہشت پھیلاتا ہے ہم پر رکھتا ہے الزام
اپنا مذہب ہے اسلام

داڑھی والوں کے اوپر رکھتے ہیں ہر آن نظر
عزت ان کی تھا نے میں کردیتے ہیں یہ نیلام
اپنا مذہب ہے اسلام

ٹیڑھا ترچھا ہر دم وار دین کے قلعوں پر یلغار
انکا مقصد بس اتنا دنیا میں ہم ہوں بدنام
اپنا مذہب ہے اسلام

تیروں نہ تلواروں سے　　اپنے حسیں کرداروں سے
دین کا پرچم لہرا کر　　دنیا میں پھر کر لو نام
اپنا مذہب ہے اسلام
یہ اپنی کمزوری ہے　　اپنوں سے بھی دوری ہے
توڑ کے یکتا کی رسی　　ہم رسوا ہیں ہر ہر گام
اپنا مذہب ہے اسلام
درسِ محبت دیتا ہے　　ظلم سے نفرت کرتا ہے
شآد جہانِ ہستی کو　　امن کا دیتا ہے پیغام
اپنا مذہب ہے اسلام

☆☆☆☆☆☆

حمد　　اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ　　اعظمی

گل سے پوچھا یہ میں نے کہ اے خوبرو　　تجھ میں آئی کہاں سے نزاکت کی خو
یاد میں کس کی ہنستا مہکتا ہے تو　　ہنس کے بولا کہ اے طالب رنگ وبو

اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

عرض کی میں نے سنبل سے اے مشک بو　　صبح کو کر کے شبنم سے تازہ وضو
جھوم کر کون سا ذکر کرتا ہے تو　　سن کے کہنے لگا دم بہ دم ذکرِ ہو

اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

جب کہا میں نے بلبل سے اے خوش گلو　　کیوں چمن میں چہکتا ہے تو چارسو
دیکھ کر گل کسے یاد کرتا ہے تو　　وجد میں کہہ اٹھا وحدہٗ وحدہٗ

اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

جب پپیہے سے پوچھا کہ اے نیم جاں　　یاد میں کس کی کہتا ہے تو پی کہاں
کون ہے پی تیرا کیا ہے نام ونشاں　　بول اٹھا بس وہی جس پہ شیدا ہے تو

اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

اعظمی گر چہ بے حد گنہگار ہے　　مجرم و بدعمل ہے سیہ کار ہے
حق تعالیٰ مگر ایسا غفار ہے　　اسکی رحمت کا نعرہ ہے لا تقنطو

اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

☆☆☆☆☆☆

نظم

امیر حمزہ

حاجیوں جاؤ فی امان اللہ

ہو مبارک یہ حج بیت اللہ

یہ حسیں رہ گزر مبارک ہو تم کو حج کا سفر مبارک ہو
اپنے آقا کا در مبارک ہو یعنی طیبہ نگر مبارک ہو

حاجیو...... ......ہو مبارک...... ......

شاہِ طیبہ بلا رہے ہیں تمہیں بہر عقبیٰ بلا رہے ہیں تمہیں
سوئے خضریٰ بلا رہے ہیں تمہیں جاؤ آقا بلا رہے ہیں تمہیں

حاجیو...... ......ہو مبارک...... ......

غم نہیں یہ خوشی کے آنسو ہیں اپنی بے چارگی کے آنسو ہیں
یہ جنوں پر وری کے آنسو ہیں دردِ ہجرِ نبی کے آنسو ہیں

حاجیو...... ......ہو مبارک...... ......

لے کے وحدت کا نور جاتے ہو　　اپنے پیاروں سے دور جاتے ہو

شاہِ دیں کے حضور جاتے ہو　　پانے دل کا سرور جاتے ہو

حاجیو...... ...... ہو مبارک ....

بے سہاروں کو آسرا مل جائے　　کچھ اجالوں کا سلسلہ مل جائے

اس کا محبوب راستہ مل جائے　　جاؤ جاؤ تمہیں خدا مل جائے

حاجیو...... ...... ہو مبارک ....

غم زدوں کا سلام لے جاؤ　　عا صیوں کا سلام لے جاؤ

بیکسوں کا سلام لے جاؤ　　مفلسوں کا سلام لے جاؤ

حاجیو...... ...... ہو مبارک ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

اقبالؔ

وہاں کی فقیری ہے رشک امیری
وہیں پر بسر ہو مری زندگانی

اے اللہ میرے مقدر میں لکھ دے
وہ طیبہ کی گلیاں وہ زم زم کا پانی

وہ گلیاں وہ محبوبِ داور کی گلیاں
وہ گلیاں وہ ساقئ کوثر کی گلیاں

وہ گلیاں جہاں نور ہی نور ہر سو
ابھی تک ہے جن میں محمدؐ کی خوشبو

ابھی تک کرم کے گھٹاؤں کا منظر
ابھی تک وہی رت ہے صدیوں پرانی

جو ظالم سے ہر ظلم ان سے چھڑایا
کہ آدم کے بیٹوں کو جینا سکھایا

وہ محتاج جن کے نہیں تھے ٹھکانے
گلے سے لگایا انہیں مصطفےٰ نے

جہاں پر غریبوں کو عزت ملی ہے
یتیموں نے پائی جہاں شادمانی

وہاں چار سو رحمتوں کے اجالے
وہاں جا کے آتے ہیں تقدیر والے

وہاں کا سویرا کرم کی ضمانت
وہاں ایک پل میں بدلتی ہے قسمت

وہ ایسی زمیں آسماں جس کو چومے　　بڑی ہی مقدس ہے جس کی کہانی
ہے لمبا فسانہ ہے لمبی کہانی　　مجھے خود ہی کہنا ہے اپنی زبانی
کہاں تک جدائی کے صدمے اٹھاؤں　　کہاں تک میں حالات اپنے بتاؤں
اے بادِ صبا ساتھ اپنے اڑا کر　　وہیں مجھ کو لے چل بڑی مہربانی
خداوندہ مجھ پر یہ احسان کردے　　کبھی مجھ کو کعبے کا مہمان کردے
درِ مصطفیٰ پر میں پلکیں بچھاؤں　　کبھی بھی وہاں سے میں واپس نہ آؤں
اسی دھن میں اقبالؔ آیا بڑھاپا　　اسی آرزو میں کٹی ہے جوانی

نعت

بہزآد

آئی نسیمِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھ فدائے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قلب نثارِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوشبوئے کونین سے بہتر پھولوں سے برتر کلیوں سے بڑھ کر

خوشبوئے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم ونظر کا ذکر ہی کیا ہے ذکر ہی کیا ہے فکر ہی کیا ہے

کہتا ہے دل چل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روح ہے لرزاں دل ہے پریشاں آنکھ ہے تر چہرہ افسردہ

لائی صبا پھر بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سب کا رخ سوئے کعبہ سوئے محمد روئے کعبہ

کعبہ کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو مہکی و اللہ دل کی دنیا لہکی

کھُل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنج والم کب ہیں میرے شایاں کیوں نہ رہوں بہزؔاد میں شاداں

بن کے گدائے کوئے محمد صل اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆☆

نعت

نا معلوم

شب و روز ان کے تصور میں رہنا عقیدت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
ہمارے لئے ہر ستم ان کا سہنا یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہی سارے نبیوں کے سردار اعلیٰ کہ کونین میں جس سے ہے بول بالا
مگر ہے بچھونے میں ٹوٹی چٹائی قناعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہ پتھر کے ٹکروں سے کلمہ پڑھانا اشارے سے سورج کو واپس بلانا
درختوں کو اپنے قدم پر جھکانا نبوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہے دین ان کی جو پل رہا ہے زمانہ جو فاقہ کشوں کو کھلاتے تھے کھانا
مگر باندھے خود پیٹ پر اپنے پتھر قناعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہ امی جو جاہل کو عالم بنادے یتیموں کو جو سر پرستی سکھادے
لٹانا غریبی میں مال و جواہر سخاوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہ کونین کا میزباں کملی والا بشر ایسا ہر اک ملک سے نرالا
کریم ایسا جو بخشوائے خدا سے شفاعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

☆☆☆☆☆☆

نعت

خالدؔ

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو

انکا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

عشقِ نبی کونین کی دولت عشقِ نبی بخشش کی ضمانت

اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں ہے بھی کوئی سوغات نہ پوچھو

رشکِ جناں طیبہ کی گلیاں ہر ذرہ فردوس بداماں

چاروں طرف انوار کا عالم رحمت کی برسات نہ پوچھو

ظاہر میں تسکینِ دل وجاں باطن میں معراجِ دل وجاں

نامِ نبیؐ پھر نامِ نبیؐ ہے نامِ نبیؐ کی بات نہ پوچھو

تاجِ شفاعت سر پر پہنے حشر کا دولہا آ پہنچا ہے

آنکھیں کھولو غور سے دیکھو کس کی ہے بارات نہ پوچھو

میں کیا اور کیا میری حقیقت سب کچھ ہے سرکار کی نسبت

میں تو برا ہوں لیکن میری لاج ہے کس کے ہاتھ نہ پوچھو

خالدؔ میں صرف اتنا کہوں گا جاگ اٹھا اشکوں کا مقدر

یادِ نبیؐ میں روتے روتے کیسے کٹی ہے رات نہ پوچھو

☆☆☆☆☆☆

نظم

گمانؔ انصاری

ہم موحّد ہیں زمانے سے نہیں ڈر سکتے
ظلم کے آ ہنی شانے سے نہیں ڈر سکتے
یعنی باطل کے ڈرانے سے نہیں ڈر سکتے
کسی بوجہل سے بیعت نہیں کرنے والے
ہم اصولوں کی تجارت نہیں کرنے والے

ہم مسلمانوں کو ناموس رسالت ہے عزیز
جان سے بھی کہیں اسلام کی عظمت ہے عزیز
اور اسلاف کی پاکیزہ روایت ہے عزیز
ایسی نعمت تیرے شوقین نہ جانے دیں گے
جان دے دیں گے مگر دین نہ جانے دیں گے

کار فرما ہے زمانے میں یہودی سازش
یہ نئی بات نہیں ہے یہ پرانی رنجش
ان کو پیغامِ مساوات سے ہوتی ہے خلش

یہ ہوا دے کے چراغوں کو بجھا دیتے ہیں
یعنی کمزور کو مٹی میں ملادیتے ہیں

ہم خدا والے ہیں خودداری ہے شیوہ اپنا
ساعت اپنی ہے گھڑی اپنی ہے لمحہ اپنا
اپنے کاندھوں پہ اٹھا تے ہیں جنازہ اپنا

ہم پہ اسباب کے در بند نہیں ہو سکتے
ہم کسی طور نظر بند نہیں ہو سکتے

علماء چاہیں تو حالات بدل سکتے ہیں
اک اشارے پہ یہ دن رات بدل سکتے ہیں
قومِ بے مایہ کے جذبات بدل سکتے ہیں

یہ الگ بات سیاست سے پرے بیٹھے ہیں
انگلیاں نبضِ دوعالم پہ دھرے بیٹھے ہیں

اپنی تاریخ کو دہراؤ تو یاد آئیگا
جوشِ ایمانی بہر طور نمو پائیگا
کفر تو مکڑی کا جالا ہے سمٹ جائیگا
حق پرستی کا چلن عام بھی ہو سکتا ہے
طائرِ کفر تہِ دام بھی ہو سکتا ہے
کبھی غالب کبھی مغلوب ہوئی ہیں قومیں
تفرقہ بندی سے معتوب ہوئی ہیں قومیں
اپنے کردار سے محجوب ہوئی ہیں قومیں
ہم کو اب جینے کا انداز بدلنا ہوگا
نغمے بدلے ہیں تو پھر ساز بدلنا ہوگا
جستجو اپنی غلط اپنا ارادہ ہے فضول
دھوپ کے دشت میں سائے کی تمنا ہے فضول
دین جس میں نہ ہو شامل تو وہ دنیا ہے فضول

زندگی پیاری ہے ہم موت سے ڈر جاتے ہیں
روز ناکردہ گناہوں کی سزا پاتے ہیں
لال قلعہ نہ کوئی تاج محل دیتا ہے
مر ثیہ، نظم، رباعی، نہ غزل دیتا ہے
ایک شاعر ہے کہ پیغامِ عمل دیتا ہے
متحد ہوکے زمانے کو ہلا سکتے ہیں
اپنے قدموں پہ ہمالہ کو جھکا سکتے ہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

روشن

دیکھتا ہوں میں جدھر گنبدِ خضریٰ والے
ہے تیرا فیض ادھر گنبدِ خضریٰ والے

آرزو ہے کہ مدینے کی حسیں گلیوں میں
عمر ہو میری بسر گنبدِ خضریٰ والے

آپ کے نقشِ کفِ پا کی چمک کے آگے
ماند ہیں شمس و قمر گنبدِ خضریٰ والے

آپ کے ذکر مبارک سے تسلی ہو مجھے
دل میں ہو آپ کا گھر گنبدِ خضریٰ والے

نعت کہنا نہیں آسان مگر کہتا ہوں
ہے یہی میرا ہنر گنبدِ خضریٰ والے

آپ کی یاد سے آباد نہیں ہے جو دل
وہ ہے ویران سا گھر گنبدِ خضریٰ والے

حشر میں روشنِ عاصی کا بھرم رکھ لیجئے
اے شہہِ جن و بشر گنبدِ خضریٰ والے

☆☆☆☆☆☆

نعت

عزیزؔ بلگرامی

اہل ستم کے پتھر کھا کر گل بر سانے والا وہ
اور دعائے خیر کی خاطر ہاتھ اٹھانے والا وہ
اس سے نسبتِ خاص کا ہر دم ڈھونگ رچانے والے ہم
اور عمل کے میداں میں ہم سب کو بلانے والا وہ
ذکر و عبادت ہی کو پورا دین سمجھنے والے ہم
باطل سے ٹکرا جانے کو دین بتانے والا وہ
رحم و کرم کی بھیک پہ اپنی عمر گنوانے والے ہم
دنیا کی ہر لالچ کو ٹھوکر سے اڑانے والا وہ
بازاروں میں فن پاروں کو بیچ کے کھانے والے ہم
فنکاروں کو فن کی عظمت یاد دلانے والا وہ
اپنے قلم کی قوت کو تو اس پہ لٹانے والا عزیزؔ
لفظوں کے ہر پیکر کی تاثیر بڑھانے والا وہ

☆☆☆☆☆☆

نعت

احمد ذکی

ہوا اللہ کا جس پر کرم آہستہ آہستہ
چلا وہ کارواں سوئے حرم آہستہ آہستہ
فضائیں گونج اٹھیں نعرۂ اللہ اکبر سے
بڑھایا حاجیوں نے جب قدم آہستہ آہستہ
درِ اقدس پہ جانے کی خبر جب نامہ بر لایا
ہوئے کافور سب رنج والم آہستہ آہستہ
مدینے کا سفر اے حاجیو تم کو مبارک ہو
مدینے میں ذرا رکھو قدم آہستہ آہستہ
نظر آجائے جب آرام گاہِ سرورِ عالم
پئے تعظیم کرنا سر کو خم آہستہ آہستہ

زیارت روضۂ انور کی جس کو ہوگئی حاصل

زمانے میں ہوا وہ محترم آہستہ آہستہ

درِ آقا پہ اپنا حالِ دل دل کھول کر کہنا

سنانا حالتِ اہلِ عجم آہستہ آہستہ

دعائے خیر میں احمد ذکی کو یاد رکھئے گا

یہی ہے التجا باچشمِ نم آہستہ آہستہ

☆☆☆☆☆☆

نعت

اچانکؔ مئوی

مدینے کی زیارت زائرِ بطحا مبارک ہو
نظر سے دیکھنا سرکار کا روضہ مبارک ہو

غلافِ خانۂ کعبہ نظر سے چومنے والو!
رسول اللہ کی مسجد کا ہر سجدہ مبارک ہو

دعائے خیر میں اے حاجیو حصہ مرا رکھنا
خدا کی رحمتیں تم پر سفر حج کا مبارک ہو

محبت سے وہاں کی دھول کو سرمہ بنا لینا
تمہیں زم زم کے پانی سے وضو کرنا مبارک ہو

خدائے پاک کے محبوب کا گھر دیکھنے والو!
زہے قسمت طوافِ خانۂ کعبہ مبارک ہو

جہاں تانتا بندھا رہتا ہے رحمت کی گھٹاؤں کا
تمہیں اس سرزمیں کا ایک اک ذرّہ مبارک ہو

ابھی تم جارہے ہو جاتے جاتے یہ دعا کرلو
اچانکؔ کو کبھی سعئ صفا مروہ مبارک ہو

☆☆☆☆☆☆

نعت

اقبالؔ فیضی

ہے شمس و قمر میں کس کی ضیا
جبریلِ امیں بتلائیں گے
ہے کون شہہ لولاک لما
جبریلِ امیں...... ....

دھرتی کی یہ پھیلی انگنائی
یہ سبزہ و گل یہ رعنائی
یہ ساون یہ ساون کی گھٹا
یہ مہکی مہکی پروائی
کس کی تخلیق کا ہے صدقہ
جبریلِ امیں...... ....

تاحدِّ نظر دلکش منظر
یہ باغ ندی یہ کھیت شجر
خوش رنگ پرندوں کے نغمے
یہ شام کا سونا سیمِ سحر
ہیں کس کے لئے ہیں کس کے بھلا
جبریلِ امیں...... ....

اک ہے کہ پڑھائے جاتا ہے
اک پڑھنے سے کتراتا ہے
اک بھینچ کے سینہ سینے سے
پھر پڑھنے پر اکساتا ہے
پھر کس نے پڑھایا کون پڑھا
جبریلِ امیں...... ....

کعبہ کے حرم سے اقصیٰ تک
یہ کون آیا جھپکی نہ پلک
رفتارِ سفر اللہ اللہ
حیران زمیں حیران فلک
لمحوں میں سفر یہ کیسے ہوا
جبریلِ امیں...... ....

نبیوں کی جماعت کا منظر ہے قدرتِ رب کا اک منظر
کس کا کیسا اعزاز ہوا ہے تاج امامت کس کے سر
مہمانِ خصوصی کون بنا جبریلِ امیں...... ....
جل جائیں گے میرے پر آقا میں ایک قدم جو آگے بڑھا
یہ سدرہ ہے میری سرحد اب میں مجبورِ محض ٹھہرا
یہ کس نے کہا اور کس سے کہا جبریلِ امیں...... ....
یہ طائف ہے یا ظلم نگر یہ کون ہے جو ہے خون میں تر
یہ کس سے فرشتہ کہتا ہے میں پیس دوں بستی کہہ دو اگر
یہ کس کے اٹھے ہیں دستِ دعا جبریلِ امیں...... ....
وہ سیدِ اولادِ آدمؑ نبیوں کا ہے قائم جس سے بھرم
کیا ہوگی تم سے نعتِ نبیؐ بہتر ہو جو فیضیؔ رکھ دو قلم
اُس فخرِ خلائق کا رتبہ جبریلِ امیں...... ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

اقبالؔ عظیم

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

غلامانِ محمدؐ اس طرح آئیں گے محشر میں
سرِ شوریدہ شوریدہ دلِ گرویدہ گرویدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

☆☆☆☆☆☆

ظفر احمد ضمیری

امامِ اعظم ابوحنیفہؒ

ہمارے قائد ہمارے رہبر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ
بہت ادب سے سلام تم پر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

نبیؐ اکرم پہ تو فدا ہے ادا نبی کی تیری ادا ہے
جو تیری تقلید سے جدا ہے وہ اپنی مرضی کا خود خدا ہے
ہوا ہے گمراہ خود وہ خود سر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ
ہمارے قائد ہمارے رہبر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

کیا نہ سنت کا پاس دیکھو کیا ہے خود ہی قیاس دیکھو
جو ایسا الزام دے رہے تھے اڑے ہیں ان کے حواس دیکھو
بھٹک رہے ہیں وہ آج در در امامِ اعظم ابو حنیفہ
ہمارے قائد ہمارے رہبر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

ہٹا کے ظلمت کی دھول تو نے کھلائے سنت کے پھول تو نے
قیاس کو ٹھوکریں لگا کر لیا ہے قولِ رسولؐ تو نے
حدیث و قراں ہے تیرا محور امامِ اعظم ابو حنیفہؒ
ہمارے قائد ہمارے رہبر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

جو نیند غفلت کی سو چکے ہیں جو ضد کی وادی میں کھو چکے ہیں
قبول کیسے کریں گے حق کو وہ جن کے دل سخت ہو چکے ہیں
کبھی نہ پگھلیں گے ایسے پتھر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ
ہمارے قائد ہمارے رہبر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

بسی ہیں خوشبو میں راہیں ہر سو ہوئی ہیں گلگوں فضائیں ہر سو
ظفرؔ بہ فیضِ ابو حنیفہ مہک اٹھیں درسگاہیں ہر سو
ہے باغِ احمد کا وہ گلِ تر امامِ اعظم ابو حنیفہ
ہمارے قائد ہمارے رہبر امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

☆☆☆☆☆☆

نعت

جمشید جوہرؔ

آج اشکوں سے دامن بھگو لینے دو
انکی یاد آگئی مجھ کو رو لینے دو
انکی مدح سرائی کروں بعد میں
پہلے اشکوں سے دل اپنا دھو لینے دو
لوگ دیوانہ کہتے ہیں کہتے رہیں
کیا ہوا ان کا دیوانہ ہو لینے دو
عائشہ سے عمر نے کہا میری ماں
انکے قدموں میں مجھ کو بھی سو لینے دو
حاجیو! بس ذرا تم ٹھہرنا یہاں
مجھکو طیبہ کی کچھ دھول تو لینے دو
انکے دیوانے کہتے تھے پیارے نبی
اپنی الفت میں جسم و جاں کھو لینے دو
میری نعتوں میں جوہر اثر دیکھنا
مجھکو طیبہ کی گلیوں سے ہو لینے دو

☆☆☆☆☆☆

نظم

بادلؔ مئوی

دیتا ہے قرآن گواہی سب کا پالن ہار الٰہی
قرآں کے ہر لفظ کو آؤ دل میں اتارا جائے
سچے دل سے ہاتھ اٹھا کر رب کو پکارا جائے

مسجد سے گھبراتے کیوں ہو سجدوں سے کتراتے کیوں ہو
بات آتی ہے جب مومن کی خود مومن کہلاتے کیوں ہو
آؤ مل جل کر اپنا ایمان سنوارا جائے

ماضی کے کردار میں ڈھلئے فاروقی تلوار میں ڈھلئے
ہر سو ہیں نفرت کے طوفاں رحمانی پتوار میں ڈھلئے
اپنا سفینہ آج ندی اس پار اتارا جائے

دنیا داری چھوڑو یارو رب سے رشتہ جوڑو یارو
مت جاؤ تم جانبِ دوزخ سوئے جناں رخ موڑو یارو
کر کے وضو اب ذکرِ خدا میں وقت گزارا جائے

میں تو ہوں مسرور ملے گی اک جنت پُر نور ملے گی
ہو جا تو پا بندِ تہجد بادلؔ تجھ کو حور ملے گی
لیکن جب تک دم میں دم ہے نفس کو مارا جائے
سچے دل سے ہاتھ اٹھا کر رب کو پکارا جائے

منقبت

اقبالؔ فیضی

خدا تیرا تیری خدائی حلیمہؓ
کہ تو ہے محمدؐ کی دائی حلیمہؓ

ہوا میں تری اونٹنی اڑ رہی ہے
سواری یہ کیسی بٹھائی حلیمہؓ

چراغوں کے احسان سے جان چھوٹی
عجب روشنی گھر میں لائی حلیمہؓ

ملا تجھکو رحمت کے بادل کا سایہ
خوشا تیری تقدیر مائی حلیمہؓ

جہاں بھر کے سارے خزانوں سے بہتر
تری اک گھڑی کی کمائی حلیمہؓ

محمدؐ سے منسوب ہے ذکر تیرا
مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہؓ

تری گود کھیلے ہیں نبیوں کے سرور
سعادت بڑی تو نے پائی حلیمہؓ

یتیمی کو چھاتی سے اپنے لگا کر
اک امت کی مائی ہے مائی حلیمہؓ

تجھے میرے رب نے جو نعمت عطا کی
وہ نعمت کسی نے نہ پائی حلیمہؓ

خزاؤں نے پہنے بہاروں کے جامے
محمدؐ کو جب لے کے آئی حلیمہؓ

جنھیں تو نے پڑھنا نہ لکھنا سکھایا
یہ دنیا انھیں کی پڑھائی حلیمہؓ

زمانے کے رہبر نے تیری ہی خاطر
محبت کی چادر بچھائی حلیمہؓ

☆☆☆☆☆☆

ظفرؔ

حمد

تیرے جلوے بکھرے ہیں کو بکو تیری شان جلّ جلالہٗ
ہے ہر ایک ذرّہ میں تو ہی تو تیری شان جلّ جلالہٗ

وہ بشر ہو جن ہو یا حور ہو، یا ملائکہ کا ہجوم ہو
ہے زبانِ خلق پہ تو ہی تو تیری شان جلّ جلالہٗ

تو ہی بلبلوں کی نواؤں میں تو ہی قمریوں کی صداؤں میں
تیرا نامِ پاک ہے چار سو تیری شان جلّ جلالہٗ

تجھے ہم نے دیکھا چمن چمن تجھے ہم نے پایا دمن دمن
ہے ہر ایک سو تیرا رنگ و بو تیری شان جلّ جلالہٗ

مجھے تجھ سے نسبتِ خاص ہے میرا تکیہ تیرے کرم پہ ہے
تیرے نام سے میری آبرو تیری شان جلّ جلالہٗ

مجھے ناز ہے تیرے فضل پر ہے امید رحمتِ خاص سے
کہ رحیم تو ہے رؤف تو تیری شان جلّ جلالہٗ

ہے کہاں یہ تاب بیاں کروں، تیرے وصفِ ذات کو اے خدا
ہے کجا یہ خاک کجا ہے تو تیری شان جلّ جلالہٗ

ہے دعا یہ عرصۂ حشر میں ہو ظفرؔ پہ چشمِ کرم تیری
میرا سجدہ ہو تیرے روبرو تیری شان جلّ جلالہٗ

نظم

انصار جونپوری

کہو امریکہ مردہ باد کہو امریکہ مردہ باد
شیرِ عرب صدام تجھے دنیا رکھے گی یاد

اہل عرب کی عزت ہے تو اہلِ عجم کی شان ہے تو
زندہ رہ کر آندھی تھا مر کر بھی اک طوفان ہے تو
دار تلک ہاتھوں میں اپنے لیکے گیا قرآن ہے تو
ایسی شہادت پر تجھ کو صدام مبارک باد
کہو امریکہ ....

کلمۂ طیب لب پر تھا ماتھے پہ شکن کا نام نہ تھا
کچھ ڈر کا کچھ لرزش کا کچھ بھی الجھن کا نام نہ تھا
چہرے پہ صدام کے خوفِ دارورسن کا نام نہ تھا
تیری جواں مردی کے آگے کانپ اٹھے جلّاد
کہو امریکہ...... ....

حق کے مقابل میں باطل ہوگا بیدم انشاء اللہ
اک دن بش مغرور کے گھر ہوگا ماتم انشاء اللہ
امریکہ کی طاقت کا ٹوٹے گا بھرم انشاء اللہ
انشاء اللہ دشمن کا ہوگا مدفن بغداد
کہو امریکہ...... ....

تن کے گورے من کے کالے کالی ان کی فطرت ہے
بھائی کو بھائی سے لڑانا ان کی پرانی عادت ہے
مذہب ان کا دہشت گردی جھوٹ ہے قتل و غارت ہے
یہ ظالم تھے ظالم ان کے آباؤ اجداد
کہو امریکہ...... ....

لاکھو انسانوں کا ناحق خون انھیں دو کے سر ہے
پھانسی کا حقدار یقیناً بش ہے ٹونی بلیئر ہے
ان دونوں کے ظلم کا چرچا بستی بستی گھر گھر ہے
حیرت ہے یہ دونوں مجرم اب تک ہیں آزاد
کہو امریکہ...... ....

اٹھتے ہوئے طوفانِ الم کے رخ کو تو نے موڑ دیا
ہنس کے شہادت پائی تو نے بش کو سسکتا چھوڑ دیا
دستِ ہلالی سے اپنے زنجیر صلیبی توڑ دیا
مرد آہن تو تھا سراپا عزم ترا فولاد
کہو امریکہ...... ....
جنگ صلیبی چھیڑنے والو کیا انجام کو بھول گئے
خوف سے جب تم کانپ رہے تھے ان ایام کو بھول گئے
اتنی جلدی کیسے صلاح الدین کے نام کو بھول گئے
ہوش میں آؤ ورنہ پھر ہو جاؤ گے برباد
کہو امریکہ...... ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

فراہیمؔ

پابندیٔ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ
سرکار پہ جاں اپنی فدا کرتے ہیں ہم لوگ

سرکارِ مدینہ کی محبت سے نوازا
تونے ہمیں اصحاب کی الفت سے نوازا

اللہ تیرا شکر ادا کرتے ہیں ہم لوگ
پابندی آدابِ ....

صدیقؓ سے فاروقؓ سے عثمانؓ و علیؓ سے
پایا ہے محبت کا سبق ہم نے سبھی سے

پیغام محبت کا دیا کرتے ہیں ہم لوگ
پابندی آدابِ ....

کردار صحابہ کا زمانے کو بتائیں
اصحاب کی تعریف میں اشعار سنائیں

یہ فرض تو سب کا ہے ادا کرتے ہیں ہم لوگ
پابندی آدابِ ....

اصحاب کی توہین نہیں ہم کو گوارا
اصحاب گرامی پہ تبرّے کے علاوہ

ہر ظلم کو برداشت کیا کرتے ہیں ہم لوگ
پابندی آدابِ ....

بھولیں گے ہمیں پھول نہ زہرا کے چمن کے
ہم چاہنے والے ہیں حسین اور حسن کے

ذکر ان کا شب و روز کیا کرتے ہیں ہم لوگ
پابندی آدابِ ....

ایمان کی دولت نہ لٹیرا کوئی لوٹے
اصحاب کا دامن کبھی ہاتھوں سے نہ چھوٹے

ہر وقت یہی دل سے دعا کرتے ہیں ہم لوگ
پابندی آدابِ ....

کچھ بھی دلِ بے تاب پہ رہتا نہیں قابو
آنکھوں میں فراہیم چھلک آتے ہیں آنسو

جب ذکرِ شہہ کرب و بلا کرتے ہیں ہم لوگ
پابندی آدابِ ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

نامعلوم

فخر کون و مکاں رحمتِ دو جہاں سید الا نبیاء شافع المذنبیں
میرے آقا کا کوئی جواب نہیں میرے مولا کا کوئی جواب نہیں

آمدِ مصطفیٰ خاتم الانبیاء مرحبا مرحبا آفریں آفریں
میرے آقا کا کوئی جواب نہیں میرے مولا کا کوئی جواب نہیں میرے

میرے آقا لاجواب میرے مولا لاجواب
جانِ ایماں لاجواب روحِ قرآں لاجواب

لاجواب لاجواب لاجواب لاجواب
میرے آقا کا کوئی جواب نہیں میرے مولا کا کوئی جواب نہیں میرے

قتل کرنے چلے جب نبی کو عمر راستے میں کسی نے کہا روک کر
کیوں ہے اتنا خفا جارہا ہے کدھر، جاکے اپنی بہن کی بھی لے کچھ خبر

ہوگئی ہیں فدا رب کے محبوب پر، دل تو دل ہے زباں سے یہی کہہ رہیں
میرے آقا کا کوئی جواب نہیں میرے مولا کا کوئی جواب نہیں میرے

جب سمیہ نے کلمہ نبی کا پڑھا پھر بوجہل لعین کا برچھا لگا

خون اسلام میں سب سے پہلا بہااور سمیہ نے دل سے یہی دی صدا

میرا دل میری جاں تجھ پہ قربان ہے تو سلامت رہے اے رسولِ امیں

میرے آقا کا کوئی جواب نہیں میرے مولا کا کوئی جواب نہیں میرے

شب معراج حق کا بلا و املا حرم کعبہ سے اقصیٰ تلک طے کیا

آسمانوں سے تا سدرۃ المنتہٰی پھر وہاں سے سوئے عرش اعظم چلا

دیکھی جب رفعتِ احمدِ مجتبٰی تو پکار اٹھے یہ جبرئیلِ امیں

میرے آقا کا کوئی جواب نہیں میرے مولا کا کوئی جواب نہیں میرے

☆☆☆☆☆☆

منقبت

شاہ نفیس

اصحاب محمدؐ حق کے ولی　　بوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
یارانِ نبی میں سب سے جلی　　بوبکرؓ و عمرؓ...... ....
وہ شمعِ حرم کے پروانے　　وہ ختمِ رسل کے دیوانے
بوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ　　بوبکرؓ و عمرؓ...... ....
اسلام نے جن کو عزت دی　　اسلام کو قوت جن سے ملی
ایماں کی روایت جن سے چلی　　بوبکرؓ و عمرؓ...... ....
ترتیب خلافت بھی ہے یہی　　ترتیبِ فضیلت بھی ہے یہی
لگتی ہے یہی ترتیب بھلی　　بوبکرؓ و عمرؓ...... ....
اس نظم کی خوشبو پھیلے گی　　یہ خوشبو ہر سو پھیلے گی
گونجے گا یہ نغمہ گلی گلی　　بوبکرؓ و عمرؓ...... ....
یہ لوح و قلم کی زینت ہے　　یہ کتبہ حرم کی زینت ہے
لکھ شاہ نفیس اب اس کو جلی
بوبکرؓ و عمرؓ...... ....

☆☆☆☆☆☆

تنویر

منقبت

یہ جذبۂ ایثار کسی نے بھی نہ پایا　　　صدیق نے اسلام پہ کیا کیا نہ لٹایا

بس نامِ نبی نامِ خدا رہ گیا گھر میں

کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

صدیق کا ثانی کوئی کس طرح دکھائے　　　کون ایسا ہے جو بارِ نبوت کو اٹھائے

دنیا پہ کھلا راز یہ ہجرت کے سفر میں

کعبہ ہے مرے ....

ہے کون جو بیگانۂ فیضانِ عمرؓ ہے　　　اے کم نظرو! یہ بھی تو احسانِ عمرؓ ہے

ہوتی ہے اذان آج جو اللہ کے گھر میں

کعبہ ہے مرے ....

افلاک نے دیکھے ہیں وہ جاں بخش نظارے　　　سوکھے ہوئے دریا میں مچلنے لگے دھارے

تاثیر قیامت کی تھی تحریر عمرؓ میں

کعبہ ہے مرے ....

جب حضرتِ عثمانؓ کی یاد آتی ہے مجھکو
تنہائی کے لمحات میں تڑپاتی ہے مجھکو

اک درد سا اٹھتا ہے مرے قلب و جگر میں

کعبہ ہے مرے ....

کہتا ہے انہیں سارا جہاں جامع قرآن
سمجھو تو سہی مرتبۂ حضرتِ عثمانؓ

وہ کتنے گراں قدر تھے حیدر کی نظر میں

کعبہ ہے مرے ....

ہیں بابِ علیؓ شہرِ علومِ شہہ دیں کے
محبوبِ نظر گنبدِ خضریٰ کے مکیں کے

توقیر علیؓ تھی دلِ صدیقؓ و عمرؓ میں

کعبہ ہے مرے ....

اے شمع حرا تیری تجلی کی بدولت
محسوس میں کرتا ہوں کہ ہے اوج پہ قسمت

تنویرؔ ہی تنویر ہے تنویرؔ کے گھر میں

کعبہ ہے مرے ....

☆☆☆☆☆☆

قمؔر

نعت

یارب گزر کچھ ایسے اب اپنی حیات ہو   مکہ میں دن کٹے تو مدینہ میں رات ہو

ہم بھی ہیں ذوقِ دید مدینہ میں بیقرار   اس سمت بھی کبھی نگہِ التفات ہو

اس انجمن سے بڑھ کے کوئی انجمن نہیں   جس میں خدا کا ذکر محمدؐ کی بات ہو

دل میں نبی کی یاد کا سورج ہے جلوہ گر   اب کیا ہمارے سامنے دن ہو کہ رات ہو

وہ باغ کیا کسی کے اجاڑے اجڑ سکے   جس کے سنوارنے میں محمدؐ کا ہاتھ ہو

تحفہ تو بھیجتا ہوں درودو سلام کا   شاہِ عرب قبول کریں گے تو بات ہو

یہ سوچ کر ہی نعتِ نبی لکھ رہے ہیں ہم

شاید قمؔر اسی میں متاعِ نجات ہو

☆☆☆☆☆☆

نظم

کوثر معروفی

اہلِ کفر ہیں لرزہ بر اندام مدارس سے
پھیل رہا ہے دنیا میں اسلام مدارس سے۔ خدا کا نام مدارس سے

غارِ حرا کی ایک مکمل کہئے تو تصویر ہیں یہ
سورۂ اقراء کے معنیٰ ہیں اور اس کی تفسیر ہیں یہ
نشر خدا کا ہوتا ہے پیغام مدارس سے...... پھیل رہا ہے

احادیث اور قرآں کی ہوتی ہے تعلیم یہاں
مچل رہی ہے موجِ کوثر چھلکتی ہے تسنیم یہاں
آؤ بھر لو تم بھی اپنے جام مدارس سے...... پھیل رہا ہے

کسی کا ہونے دیا نہیں جاتا ہے دل دو نیم یہاں
نہ کوئی تفریق یہاں پر نہ کوئی تقسیم یہاں
فیض یاب ہوتے ہیں خاص و عام مدارس سے ...... پھیل رہا ہے

لڑی گئی ہے انہیں مدارس سے جنگِ آزادی بھی

کئے ہیں پیدا انہیں مدارس نے مصلح اور ہادی بھی

وطن میں اپنے بھی ہے استحکام مدارس سے......پھیل رہا ہے

حلم کے منبع خلق کے قلزم مہر و محبت کے دھارے

زخم کے مرہم درد کے درماں امن و اماں کے گھوارے

اٹھ نہیں سکتا کبھی کوئی کہرام مدارس سے......پھیل رہا ہے

رہیں گے یہ سر بلند نیچا دکھا نہیں سکتی ان کو

دنیا کی کوئی بھی طاقت مٹا نہیں سکتی ان کو

کوثر قدرت کو لینا ہے کام مدارس سے......پھیل رہا ہے

☆☆☆☆☆☆

نعت

اقبال فیضی

بجائے اس کے کہ کم ہوئی ہو کچھ اور زیادہ بڑھی ہے خوشبو
جدھر سے گزرے نبیؐ ہمارے زمانہ بیتا بسی ہے خوشبو

یہ مشک و عنبر گلاب و جوہی انہیں سے خوشبو کی بھیک مانگیں
وہی ہیں سب خوشبوؤں کے منبع انہیں سے سب کو ملی ہے خوشبو

یتیمؐ نے آمنہ کے جس دن زمیں کے اوپر قدم رکھے ہیں
اسی مبارک گھڑی سے اب تک تمام دھرتی بنی ہے خوشبو

ہزار ہا انبیاء کی آمد انہیں کی آمد کا تکملہ ہے
ہر اک نبوت کے پیرہن سے انہیں کی تو آرہی ہے خوشبو

کسی کے کچھ خاص خاص پہلو مہکتے ہوں گے مجھے یقیں ہے

مرے رسولؐ کریم کا تو ہر ایک انداز ہی ہے خوشبو

کسی میں صدق و صفا کی نکہت کوئی سراپا گلِ عدالت

کوئی ہے عطرِ حیا کسی میں شجاعتوں کی رچی ہے خوشبو

ہے فرض اصحابِ مصطفیٰؐ کے مقام کا احترام ہم پر

یہ پھول وہ ہیں نبی نے جن میں خود اپنے ہاتھوں بھری ہے خوشبو

یہ ان کی رحمت نہیں تو کیا ہے یہ ان کی نسبت نہیں تو کیا ہے

تمہارے اشعار سے بھی فیضیؔ انہیں کی تو آ رہی ہے خوشبو

☆☆☆☆☆☆

نعت

قاری صدیق صاحبؒ

نہ صہبا کی طلب ہے اور نہ ساغر یاد آتے ہیں
مجھے ہر حال میں ساقئی کوثر یاد آتے ہیں

ابو بکرؓو عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ یاد آتے ہیں
چراغ و مسجد و محراب و منبر یاد آتے ہیں

کوئی سنگِ عداوت پھینکتا ہے جب مری جانب
نبی کی ذات اور طائف کے پتھر یاد آتے ہیں

شبِ ہجرت جب آجاتی ہے آغوشِ تصور میں
قسم اللہ کی صدیقِ اکبر یاد آتے ہیں

فضائے قیصرو کسریٰ میں ہلچل ہونے لگتی ہے
کبھی فاروقِ اعظم کے جو تیور یاد آتے ہیں

نبی نے جب سے فرمایا ہے ذوالنورین عثماں کو
ہمیں اس روز سے عثماں برابر یاد آتے ہیں

ہماری بزدلی تبدیل ہوجاتی ہے جرأت سے
جو خیبر یاد آتا ہے جو حیدر یاد آتے ہیں

خدا کی راہ میں جب بھی ہمیں کوئی ستاتا ہے
بلال و یاسرو سلمان و بوذر یاد آتے ہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

اقبال فیضی

خیمہ زن وادیِ جاں میں ہے محبت تیری
میرا پیرا ہن ہستی ہے عقیدت تیری
میرا سرمایۂ ایمان ہے دعوت تیری
میری بس ایک ہی خواہش ہے زیارت تیری
تذکرہ تیرا مری شان مری خوش بختی
اے میرے شہر نبی ، شہر نبی ، شہر نبی

نازشِ نوعِ بشر فخرِ جہاں ہے تجھ میں
قلبِ مومن کا سکوں راحتِ جاں ہے تجھ میں
ساری دنیا میں اذاں روحِ اذاں ہے تجھ میں
وجہِ تخلیق دو عالم کا مکاں ہے تجھ میں
گنجِ رحمت کی ترے پاس ہے تنہا کنجی
اے میرے شہر نبی ، شہر نبی ، شہر نبی

رب کا محبوب نبیؐ جب تیرا مہمان ہوا
تو کہ بس خاک کا اک ڈھیر تھا ذیشان ہوا
اہل ایمان کے ایمان کی پہچان ہوا
ساری دنیا کیلئے رشد کا سامان ہوا
تیرے حصے میں جہاں بھر کی عقیدت آئی
اے میرے شہر نبی ، شہر نبی ، شہر نبی

جس کے جلوؤں سے منور ہیں فضائیں تیری
جس کی خوشبو سے معطر ہیں ہوائیں تیری
جس کی صورت ہوئیں مقبول دعائیں تیری
جس کی آمد سے ہوئیں دور بلائیں تیری
تیری زینت تیری رونق وہ رسولِ عربیؐ
اے میرے شہر نبی ، شہر نبی ، شہر نبی

ا

تو نے صدیق و عمر جیسے جیالے پائے تو نے عثمانؓ و علی جیسے اجالے پائے
تیری تقدیر نرالی تھی نرالے پائے چاند کے ساتھ کئی چاند کے ہالے پائے
حشر تک اب تیری حرمت میں نہیں ہوگی کمی
اے میرے شہر نبی ، شہر نبی ، شہر نبی
تجھ پہ انعام کئے میرے خدا نے کیا کیا تیری مٹی میں ہیں پوشیدہ خزانے کیا کیا
عام ہیں تیری نوازش کے فسانے کیا کیا تو نے بخشا ہے زمانے کو نہ جانے کیا کیا
تیرے در سے کبھی مایوس نہ لوٹا کوئی
اے میرے شہر نبی ، شہر نبی ، شہر نبی
کوئی ملحد ہو کہ کافر کہ مسلمان ترا ہے ہر اک گردنِ انسان پہ احسان ترا
عام تھا عام رہا عام ہے فیضان ترا پڑ گیا جس پہ کبھی سایۂ عرفان ترا
بن گیا حسن مقدر سے وہی شخص ولی
اے میرے شہر نبی ، شہر نبی ، شہر نبی
مجھ سے مردے کو جلانے وہ مسیحا آتا میری تقدیر کی معراج کا لمحہ آتا
کاش اک روز کبھی تیرا بلاوا آتا سر کے بل میں تیری آواز پہ دوڑا آتا
قلب و جاں تجھ پہ لٹا دیتا میں تیرا فیضی
اے میرے شہر نبی ، شہر نبی ، شہر نبی
☆☆☆☆☆☆

نامعلوم

حمد

لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ

لا الٰہ اللہ محمد رسول اللہ

کوئی بتائے دریاؤں کو ایسی روانی کس نے دی
کس نے چمکتا دن بخشا ہے رات سہانی کس نے دی
ننھے منے پودوں کو گلشن میں جوانی کس نے دی
وہ یکتا قدرت بھی یکتا ، یکتا ہے میرا اللہ
لا الٰہ اللہ ....

سوچو ذرا فرعون کے گھر میں موسیٰ کو پالا کس نے
غور کرو مچھلی کے شکم میں یونس کو رکھا کس نے
پہلے آگ میں ڈالا اور پھر آگ کو پھول کیا کس نے
کس کے نام کے گن گاتے ہیں ابراھیم خلیل اللہ
لا الٰہ اللہ ....

جن کو آنا تھا وہ آگئے صرف قیامت باقی ہے
سورج کے شعلے کہتے ہیں حشر کی شدت باقی ہے
موت جسے کہتی ہے دنیا وہ بھی حقیقت باقی ہے
یارو اپنے دل سے نکالو اب تو خیالِ غیر اللہ
لا الــــہ الــــلــــہ ....

سورۂ رحمٰن پڑھ کے کرلو اپنے دل کو نورانی
روشن روشن قلب و جگر ہوں جگمگ جگمگ پیشانی
دل میں خدا کا نام بسا لو بات کرو تم قرآنی
چمکا لو کردار کو اپنے لوگ کہیں ماشا اللہ
لا الــــہ الــــلــــہ...... ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

کوثرؔ معروفی

خوشا اے ماہِ ربیع الاول حضور تشریف لا رہے ہیں
برستے ہیں رحمتوں کے بادل حضور تشریف لا رہے ہیں

بچھے ہیں سبزوں کے ہر سو مخمل حضور تشریف لا رہے ہیں
ہرے بھرے ہو رہے ہیں جنگل حضور تشریف لا رہے ہیں

مزاجِ اقدس پہ بار گزرے کہیں نہ اٹکھیلیاں یہ تیری
صبا نہایت تمیز سے چل حضور تشریف لا رہے ہیں

جہاں کو پیغامِ حق سناتے حلیمہؓ کی بکریاں چراتے
وہ دوشِ اقدس پہ ڈالے کمبل حضور تشریف لا رہے ہیں

زمانہ نورِ محمدی سے چمکنے والا ہے اللہ اللہ
اندھیرے سب ہو رہے ہیں اوجھل حضور تشریف لا رہے ہیں

اے بادلو! آفتاب کی تم تمازتوں سے بچائے رکھنا
ہواؤں ہو جاؤ تم بھی شیتل حضور تشریف لا رہے ہیں

زبان دانوں سے آج کہہ دے عرب کے یہ جا کے کوئی کوثرؔ
لبوں کو رکھے رہیں مقفل حضور تشریف لا رہے ہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

اقبال فیضی

ہاں ہاں جا کے دیکھ لے ہمدم میرے نبی کی بستی میں
رحمت کی بارش ہے پیہم میرے نبی کی بستی میں

دنیا کے کونے کونے سے کھنچ کھنچ کر آتے ہیں لوگ
بھیڑ لگی رہتی ہے ہر دم میرے نبی کی بستی میں

ہر کوچہ مہکا رہتا ہے صلِ علیٰ کی خوشبو سے
ہر موسم پھولوں کا موسم میرے نبی کی بستی میں

اپنے اندر ایک سمندر جیسی وسعت رکھتا ہے
ایک ننھا سا قطرۂ شبنم میرے نبی کی بستی میں

حلم، وفا ،احسان ،مروت ، صبر، قناعت ، عدل کرم
ان سب دریاؤں کا سنگم میرے نبی کی بستی میں

جب سے نبی نے پاؤں رکھے ہیں بدلا ہے نہ بدلے گا

فضل و عطاءِ رب کا موسم میرے نبی کی بستی میں

ہجر کی تلواروں سے زخمی لہو لہو بینائی کو

ملتا ہے دیدار کا مرہم میرے نبی کی بستی میں

کیسا رتبہ ہوگا فیضؔی سورج چاند ستا روں کا

ذرہ ذرہ جب ہے مکرم میرے نبی کی بستی میں

☆☆☆☆☆☆

نعت

ماجدؔ دیوبندی

تاجِ شفاعت جس کو ملا ہے کون ہے وہ سرتاج۔ نبی جی تم ہی تو ہو
ہم مظلوموں کی رکھنی ہے حشر میں جس کو لاج۔ نبی جی......

جس نے سکھائے ہیں دنیا کو اخلاق و آداب
طٰہٰ اور یٰسین ہیں جس کی چاہت کے مہتاب
کل بھی تھا اور آج بھی ہے ہر دل پر جسکا راج۔ نبی جی......

حور وملائک بھی لیتے ہیں جس کا ادب سے نام
جس پر قرباں آبِ زم زم اور کوثر کا جام
جس کو عقیدت کا ملتا ہے دونوں جہاں میں خراج۔ نبی جی......

جس کے گھر آنگن کا ہر اک ذرہ ہے قندیل
جس کے دروازے پر آکر مہکے ہیں جبرئیلؑ
جس کو خدا نے پاس بلایا جس کو ہوئی معراج۔ نبی جی......

جس نے غلاموں اور شاہوں کو آ کر کر دیا ایک
جس کا پیکر خیر کا پیکر جس کا جذبہ نیک
جس کی شریعت نے بدلے ہیں سارے رسم و رواج۔ نبی جی......

آؤ کریں صدیق و عمر، عثمان و علی کی باتیں
جن کے لبوں پر رہتی تھیں ہر وقت نبی کی باتیں
جس نے خلافت کا رکھا ہے ان کے سروں پر تاج۔ نبی جی......

جس کی کملی کے سائے میں پائیں سب نے پناہیں
ماجدؔ جس کے قدموں میں ہیں خلد بریں کی راہیں
رحم و کرم ہے جس کی عادت پھول ہے جسکا مزاج۔ نبی جی......

☆☆☆☆☆☆

نعت

نامعلوم

کیوں نہ قسمت پہ ہو ناز ہم کو ہم تو سب کچھ ہی پائے ہوئے ہیں
ہم غریبوں کے جو ہیں سہارا وہ مدینے میں آئے ہوئے ہیں

آج آمد ہے خیر الوریٰ کی آج کا دن ہے کتنا سہانا
آج گھر آمنہ کا فرشتے رحمتوں سے سجائے ہوئے ہیں

نام نبیوں کے بیشک بڑے ہیں عظمتوں کے نگینے جڑے ہیں
مقتدی بن کے پیچھے کھڑے ہیں وہ جو پہلے سے آئے ہوئے ہیں

جھک رہا ہے فلک بھی زمیں بھی ایسی چوکھٹ نہ دیکھی کہیں بھی
جس جگہ جبرئیلؑ امیں بھی اپنی گردن جھکائے ہوئے ہیں

جن کی خاطر یہ عالم بنایا اپنے گھر جن کو رب نے بلایا
اے حلیمہ یہ تیرا مقدر وہ ترے گھر میں آئے ہوئے ہیں

عقل والے زمیں پر ہیں ششدر چاند ٹکڑے ہوا ہے فلک پر
ساری دنیا ہے محوِ نظارا آپؐ انگلی اٹھائے ہوئے ہیں

میں مدینے کی گلیوں کے قرباں جن سے گزرے ہیں شاہِ مدینہ
اس طرح سے مہکتے ہیں رستے عطر جیسے لگائے ہوئے ہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

فضا ابن فیضی

ضمیر صاحب امم میرے نبیٔ محترم
خمیرِ مایۂ حرم میرے نبیٔ محترم

امیرِ مسندِ حکم میرے نبیٔ محترم
میرے رسولِ محتشم میرے نبیٔ محترم

تو جس کو تحفۂ دعا عطا کیا خلیل نے
تو جس کے پیچھے خود پڑھی نماز جبرئیل نے

تو قبلۂ عرب عجم میرے نبی محترم
میرے رسولِ...... ....

کشود تیری ذات سے رموز لا الہٰ کی
صنم کدے کی خاک اڑی جدھر جدھر نگاہ کی

شکست کھا گئے صنم میرے نبیٔ محترم
میرے رسولِ...... ....

تیرے حضور تہ کیا ملک نے زانوئے ادب
بجا کہ امی عرب تیرا نشاں تیرا لقب

ورق ورق تیرا قلم میرے نبیٔ محترم
میرے رسولِ...... ....

تو بادشاہِ انبیاء عجب تھی تیری زندگی
کھجور کی چٹائیوں پہ زندگی گزار دی

نہ بانکپن نہ چم وخم میرے نبیٔ محترم
میرے رسولِ...... ....

خدا نے تیرے ہاتھ میں کتاب لازوال دی　　وہ جس نے تیرہ زار میں نئی سحر اجال دی

شفق شفق حرا حرم میرے نبی محترم　　میرے رسولِ...... ....

تو مشکبو نفس نفس تو چاندنی پلک پلک　　تو میرے فن کی آبرو تو میرے فکر کی مہک

تو میرا حرفِ محترم میرے نبی محترم　　میرے رسولِ...... ....

چمن چمن درود اور ثنا بکھیرتا رہوں　　میں عندلیب حرف ہوں نوا بکھیرتا رہوں

جواں رہے میرا قلم میرے نبی محترم　　میرے رسولِ...... ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

نامعلوم

زہے مقدر حضور حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر سے کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لبیک کی صدائیں زفرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہورہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا

یہ راہِ حق ہے سنبھل کے چلنا یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پہ تو کہنا آقا سلام لیجئے غلام آیا

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے سے چھوڑ آیا ہوں میں
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

خدا تیرا حافظ و مہرباں اوراہِ بطحا کے جانے والو!
نوید صد انبساط بن کر پیامِ دار السلام آیا

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

☆☆☆☆☆☆

قاری طیبؒ

نعت

نبیِ اکرم شفیعِ اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں کوئی نا خدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

عجیب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بشکلِ رہبر چھپے ہیں رہزن اٹھو ذرا انتقام لے لو

قدم قدم پر ہے خوفِ رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیرالانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزارِ اقدس پہ جاکے اک دن
سناؤں میں ان کو حال اپنا کہوں بس آقا سلام لے لو

☆☆☆☆☆☆

نعت

ادیب رائپوری

عشق کے رنگ میں رنگ جائیں جب افکار تو کھلتے ہیں غلاموں پہ وہ اسرار کہ رہتے ہیں وہ توصیف وثناءِ شہہ ابرار میں ہر لحظہ گہر بار...... ....
ورنہ وہ سیدِ عالی نسبی ہاں وہی امی لقبی ہاشمی و مطلبی و عربی و قرشی و مدنی اور کہاں ہم سے گنہگار۔
عشق کے رنگ میں رنگ جاؤ مرے یار...... مدنی رنگ میں...... قرشی رنگ میں
آرزو یہ ہے کہ ہو قلب معطر و مطہر و منور و مصفیٰ و مجلّٰی درِّ اعلیٰ جو نظر آئے کہیں جلوۂ روئے شہہِ ابرار...... ....
جن کے قدموں کی چمک چاند ستاروں میں نظر آئے جدھر سے وہ گزر جائیں وہی راہ چمک جائے دمک جائے مہک جائے بنے رونقِ گلزار
سونگھ لوں خوشبوئے گیسوئے محمدؐ وہ سیہ زلف نہیں جس کے مقابل یہ بنفشہ یہ سیوطی یہ چمبیلی یہ گل ولالہ و چمپا کا نکھار...... ....
جس کی نکہت پہ ہیں قربان گل و برگ وسمن نافۂ آہوئے ختن بادِ چمن بوئے چمن نازِ چمن نورِ چمن رنگِ چمن سارا چمن زار۔

آپ کے ذکر میں ہیں نغمہ سرا سارے ہدی خوانِ عرب نغمہ نگارانِ عجم
شوکتِ الفاظ وادب عظمتِ قرطاس وقلم بادِ صبا موجِ نسیم...... ....
دہنِ بلبلِ شیریں لحنِ قمری وطوطی شبِ مہتاب ستارے ملک وحور وجناں
جنکی نواؤں میں درودوں کا حصار۔
اک شہنشاہ نے بخشے جو سمرقند وبخارا کسی محبوب کے رخسار کے تل پر مگر اے
سیدِ عالی تیرے ناموس تری عظمت پر...... ....
اے رسولِ مدنی ایک نہیں لاکھوں ہیں قربان گہِ عشق کے ہر کوچہ وبازار
میں سر اپنا ہتھیلی پہ لئے پھرتے ہیں کرنے کو نثار۔
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی اسی آیۂ توصیف کی توصیف میں تفسیر میں
تشریح میں توضیح میں تضمین میں ہر عہد کی شامل ہے زباں...... ....
لبِ حسان ورواحہ ولبِ فاطمہ زہرا وعلی عابدِ بیمار بصیری دہنِ رومی وجامی
ولبِ سعدی ورضا سب سرشار۔
یہ مہاجر کی ہے صف اور یہ سندھی کی بلوچی کی جدا پڑھ کے دکھاؤ تو کسی
شہر کی مسجد میں کبھی ایسی نماز...... ....

حرمِ پاک میں عرفات کے میدان میں کیوں شانے ملاتے ہو وہاں کرتے نہیں رنگ کا اور نسل کا اپنی شمار۔

عشق کے رنگ میں رنگ جائیں مہاجر ہوں کہ پختون بلوچی ہوں کہ پنجابی و سندھی کسی خطے کی قبیلے کی زباں...... ....

جامۂ عشقِ محمدؐ جو پہن لیتا ہے ہر خار کو وہ پھول بنا لیتا ہے دنیا کو جھکا لیتا ہے کرتا ہے زمانے کو محبت کا شکار۔

اے ادیب اب یونہی الفاظ کے انبار سے ہم کھیلتے رہ جائیں مگر حقِ ثنا گوئی ادا پھر بھی نہ کر پائیں یہ جذبات و زبان و قلم و فکر و خیال۔

انکی مدحت تو ملائک کا وظیفہ ہے صحابہ کا طریقہ ہے عبادت کا سلیقہ ہے یہ خالق کا پسندیدہ ہے قرآن کا ہے اس میں شعار۔

☆☆☆☆☆☆

نعت

کوثرؔ معروفی

پیڑوں کو جو کسی نے چلایا تو آپؐ نے
کلمہ جو پتھروں کو پڑھایا تو آپؐ نے

دنیا میں عام کر کے مساوات کا چلن
چھوٹے بڑے کا فرق مٹایا تو آپؐ نے

دشتِ عرب تھا ایک جہنم بنا ہوا
رشکِ ارم اسے جو بنایا تو آپؐ نے

انصاف وہ کیا کہ مخالف بھی کہہ اٹھے
دیکھا نہیں جو اپنا پرایا تو آپؐ نے

دنیا میں یوں تو آئے سوا لاکھ انبیاء
رحمت لقب کسی نے جو پایا تو آپؐ نے

☆☆☆☆☆☆

نعت

جمیلؔ

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے دل ذوقِ تماشا بھول گیا

پھر روح کو اذنِ رقص ملا خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
قدموں کا تقاضا یاد رہا نظروں کا تقاضا بھول گیا

احساس کے پردے لہرائے ایماں کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ سر اپنا اٹھا نا بھول گیا

جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہارِ عقیدت کی دھن میں اظہارِ تمنا بھول گیا

پہونچا جو حرم کی چوکھٹ پر اک ابرِ کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

ہر وقت برستی ہے رحمت کعبے میں جمیلؔ اللہ اللہ
عاصی ہوں میں کتنا بھول گیا خاطی ہوں میں کتنا بھول گیا

☆☆☆☆☆☆

نعت

نامعلوم

جو یادِ مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے
حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمدؐ ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

سجا لے دل کی دنیا داغہائے عشقِ احمدؐ سے
یہ ایسے پھول ہیں کھل کر جو مرجھایا نہیں کرتے

جگہ پائی ہے قسمت سے جنھوں نے کوئے طیبہ میں
وہ ذرے چاند تاروں سے بھی شرمایا نہیں کرتے

یہ ہے دربار آقا کا یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

ارے او ناسمجھ قربان ہوجا انکے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

حبیبِ کبریا کی شانِ رحمت تو ذرا دیکھو
ستم سہتے ہیں لیکن وہ ستم ڈھایا نہیں کرتے

☆☆☆☆☆☆

نعت

ارشادِ کبریا ہے یہ اعلانِ مصطفیٰ
وتعز، من تشاء و تزل من تشاء

سردار تھا فرشتوں کا جنت میں عزازیل
حکمِ خدا نہ مانا تو یوں ہوگیا ذلیل

لعنت کا طوق حق نے گلے میں پہنا دیا
وتعز من تشاء ....

شداد نے جب جنت بنوائی زمیں پر
خوش تھا کہ اب جھکے گی خدائی میرے در پر

خود ہی نہ دیکھ پایا وہ دنیا سے چل بسا
وتعز من تشاء ....

موسیٰ کے مقابل میں وہ جب آ گیا قارون
پائی سزا غرور کی مارا گیا ملعون

حکمِ خدا سے دھرتی پھٹی اور دھنس گیا
وتعز من تشاء ....

وہ ظلم ہوا حضرتِ عیسیٰ پہ الاماں
ہنستا تھا دور ہی سے کھڑا دیکھ کے شیطاں

تب رب نے انھیں عرش پہ زندہ اٹھالیا
وتعز من تشاء ....

نمرود نے خلیل کو جب آگ میں پھینکا
ہوتا ہے کیا یہ دیکھئے پھر مرضئ خدا

جلتے ہوئے انگاروں کو گلزار کر دیا   و تعز من تشاء ....

بوجہل نے حضور سے حجت یہ آ کے کی   دو ٹکڑے کر دو چاند تو مانوں گا میں نبی

ٹکڑے ہوا جو چاند تو کھسیا کے رہ گیا   و تعز من تشاء ....

فرعون غرق ہو گیا رب کے عذاب سے   موسیٰ کی قوم پار ہوئی موجِ آب سے

پیدا ہوا عصائے کلیمی سے راستہ   و تعز من تشاء ....

دینِ خدا کا جب کیا اعلان نبیؐ نے   پتھر کسی نے مارا تو گالی دی کسی نے

سہہ سہہ کے پھر بھی آپ یہ کرتے رہے دعا   و تعز من تشاء ....

ہاتھی تمام جھک گئے کعبہ کو دیکھ کر   کتنے ذلیل لوگ تھے مانے نہ وہ مگر

روئی کی طرح دھن اٹھی سب قوم ابرہہ   و تعز من تشاء ....

☆☆☆☆☆☆

نعت

نظمی میاں

شانِ رسالت ہم سے نہ پوچھو پوچھو پوچھو قرآں سے
رب کی عنایت ہم سے نہ پوچھو پوچھو پوچھو قرآں سے
نورِ محمد پہلے بنا پھر آدم کی تخلیق ہوئی
یہ اولیت ہم سے نہ پوچھو پوچھو پوچھو قرآں سے
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی سے تاقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی
شانِ رفعت ہم سے نہ پوچھو پوچھو پوچھو قرآں سے
واللیل وو الشّمس سے ظاہر زلف ورُخِ زیبا ان کا
حسنِ نہایت ہم سے نہ پوچھو پوچھو پوچھو قرآں سے
رب کے حکم سے مکہ چھوڑا طیبہ نگر آباد کیا
واقعہ ہجرت ہم سے نہ پوچھو پوچھو پوچھو قرآں سے
نفسی نفسی سب کے لب پر اَنَا لَھَا سرکار ہیں
شانِ شفاعت ہم سے نہ پوچھو پوچھو پوچھو قرآں سے
آؤ نظمیؔ ہر دم بس اللہ ورسول کا ذکر کریں
ذکر کی برکت ہم سے نہ پوچھو پوچھو پوچھو قرآں سے

☆☆☆☆☆☆

نعت

منشی عبداللہ منظرؔ

دیکھئے عظمتِ مصطفیٰ دیکھئے
عرشِ اعظم بھی ہے زیرِ پا دیکھئے

کوئی چھیڑے ہے ذکرِ شہہ انبیاء
ہر زباں پر ہے صلِّ علیٰ دیکھئے

صاف قرآں کے پاروں میں تحریر ہے
سیرتِ احمدِ مجتبیٰ دیکھئے

ہو کے طیبہ سے آئی ہے بادِ صبا
مہکی مہکی ہے ساری فضا دیکھئے

ہر طرف نور ہی نور کا ہے سماں
جانبِ روضۂ مصطفیٰ دیکھئے

ایک ادنیٰ اشارے پہ سرکار کے
چاکِ سینہ ہوا چاند کا دیکھئے

خود ثنا خواں ہے منظرؔ خدائے جہاں
شاہِ کونین کا مرتبہ دیکھئے

☆☆☆☆☆☆

نامعلوم

نعت

نہیں کوئی میرے نبی جیسا ہے یقیں یہ میرا
ہیں بڑے خوبصورت حبیبِ خدا

اک دن میں نے چاند سے پوچھا تو ہے کتنا حسیں ۔کوئی تجھ سا نہیں
تیری نوری کرنوں سے ضوبار ہے فرش زمیں ۔کوئی تجھ سا نہیں
تو چاند یہ بولا ناداں تجھے خبر نہیں جس حسن کا طالب تو ہے وہ ادھر نہیں
جا شہر مدینہ چلا جا، جا جا، جا کے دیکھ ذرا۔ ہیں بڑے خوبصورت حبیبِ خدا

اک دن میں نے پھول سے پوچھا تو ہے سرخ گلاب ۔نہیں تیرا جواب
تیری بھینی بھینی خوشبو سے ہے مست شباب ۔نہیں تیرا جواب
تو پھول یہ بولا ناداں تجھے خبر نہیں جس حسن کا طالب تو ہے وہ ادھر نہیں
جا شہر مدینہ چلا جا، جا جا، جا کے دیکھ ذرا۔ ہیں بڑے خوبصورت حبیبِ خدا

اک شاعر یہ سوچ رہا تھا ہاتھ میں لے کے قلم ۔کیا کروں رقم
وصف نبی میں جتنا لکھوں اتنا ہی ہے کم ۔کیا کروں رقم
تو دل یہ بولا ناداں تجھے خبر نہیں جس حسن کا طالب تو ہے وہ ادھر نہیں
جا شہر مدینہ چلا جا، جا جا، جا کے دیکھ ذرا۔ ہیں بڑے خوبصورت حبیبِ خدا

☆☆☆☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

نامعلوم

وہ حسن ازل وہ ذات علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا جلوۂ حق کیا نور خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ کلمۂ حق ہے دل کی جِلا آنکھوں کیلئے ہے نور وضیاء
ہے دل کا سکوں یہ ذکر خداسبحان اللہ سبحان اللہ

یہ رات اندھیری ظلمت سی یہ دن کا اجالا رحمت سا
ہے نعمت رب اور فضل خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ چاند کی ٹھنڈی چاندنی ہے یہ چرخ پہ تارے جھلمل سے
یہ مہر درخشاں رب کی عطاسبحان اللہ سبحان اللہ

یہ چرخ معلق سطح زمیں یہ بستی وصحرا دشت وجبل
سب اس کی نشانی اس کا پتہ سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ خالق کل وہ رازق کل وہ مالک کل وہ حاکم کل

ہر شے کو فنا ہے اس کو بقا سبحان اللہ سبحان اللہ

دریا کی روانی ہے اس سے دنیا کی جوانی ہے اس سے

یہ آگ یہ پانی اور ہوا سبحان اللہ سبحان اللہ

چڑیوں کے حسیں سب شور میں تو کوئل کی بھی میٹھی کوک میں تو

بادل کی گرج میں تیری صدا سبحان اللہ سبحان اللہ

☆☆☆☆☆☆

شعر

ناخدا اور نہ سفینے کی طرف جاتا ہے

عشق پیدل ہی مدینے کی طرف جاتا ہے

نعت

اقبال فیضی

غیر اللہ سے دل کو ہٹانا سب کے بس کی بات نہیں
مرضیٔ رب کو ہی اپنانا سب کے بس کی بات نہیں

پتھر کی بارش ہوتی ہو جسم لہو میں ڈوبا ہو
دستِ دعا ایسے میں اٹھانا سب کے بس کی بات نہیں

کافر کی مٹھی میں کیا ہے اندازہ تو ممکن ہے
نیز اس سے کلمہ پڑھوانا سب کے بس کی بات نہیں

اپنے ہاتھوں اپنی بیٹی جو زندہ درگور کرے
اس وحشت کو راہ پہ لانا سب کے بس کی بات نہیں

سدرہ کی منزل پہ پہنچ کر کہنے لگے جبریل امیں
اس سرحد سے آگے جانا سب کے بس کی بات نہیں

آئی ندا محبوب مرے آتجھ کو خاص اجازت ہے
ورنہ میری خلوت میں آنا سب کے بس کی بات نہیں

بستر کی گرمی ہو زندہ ہلتی رہے در کی زنجیر
عرش پہ جانا واپس آنا سب کے بس کی بات نہیں

پیٹھ کے نیچے انگارے ہوں سر پہ تپتا سورج ہو
پھر توحید کا نغمہ گانا سب کے بس کی بات نہیں

نعت

نامعلوم

رحمت اللعالمیں جز مصطفیٰ کوئی نہیں
ذات پیغمبر سے بہتر آئینہ کوئی نہیں

عافیت چاہو تو آؤ دامن اسلام میں
یہ وہ دریا ہے کہ جس میں ڈوبتا کوئی نہیں

چپہ چپہ چھان کر جبریل کو کہنا پڑا
دوجہاں میں ہمسرِ خیر الوریٰ کوئی نہیں

کوئی کیا جانے شبِ معراج کیا باتیں ہوئیں
بس نبی تھے اور خدا تھا تیسرا کوئی نہیں

توڑ کر بت بت پرستوں سے یہ کہتے تھے خلیل
ہیں خدا کیسے تمھارے بولتا کوئی نہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

مجیبؔ

لے کے سرکار کو گھر اپنے حلیمہ آئیں — آن کی آن میں رحمت کی گھٹائیں چھائیں
نقش توحید کی ہر اک کو ادائیں بھائیں — آج جیسے کہ اتر آیا ہو دھرتی پہ گگن

ہو درود آپ پہ اے دائی حلیمہ کے للن

اونٹنی دودھ سے لبریز حلیمہ کی ہوئی — دل بھی حساس نظر تیز حلیمہ کی ہوئی
بات ہر ایک دل آویز حلیمہ کی ہوئی — جھک کے چھوتی ہے میرے دل کی لگی انکے چرن

ہو درود آپ پہ اے دائی حلیمہ کے للن

بزم در بزم ہے ذکر شہ بالا کی دھوم — دونوں عالم پہ ہے یہ فیض نبی معصوما
آج جا کر کے ہوئی ہے مجھے منزل معلوم — شادماں روح میری ہے تو میرا دل ہے مگن

ہو درود آپ پہ اے دائی حلیمہ کے للن

میری دنیا میں سکوں جیسے مجیبؔ آ پہنچا — قافلہ منزل مقصد کے قریب آ پہنچا
کس بلندی پہ میرا آج نصیب آ پہنچا — راہ سرکار میں لٹ جائے میرا تن من دھن

ہو درود آپ پہ اے دائی حلیمہ کے للن

☆☆☆☆☆☆

نعت

نامعلوم

ناؤں بڑھارے ناؤں رے ماجھی ناؤں بڑھا رے ناؤں
ساگر کے اس پار ہے میرے پیارے نبی کا گاؤں
دھیرے دھیرے ہولے ہولے ناؤں تو بھی بڑھاتا جا
پگ پگ نعتِ نبی کے نغمے ماجھی تو بھی گاتا جا
رحمت کے ساگر میں جاکر لگے اپنی ناؤں
مدت سے ارمان ہے دل میں شہر مدینہ جانا ہے
دیکھ کے روضہ پیارے نبی کا شیشۂ دل چمکانا ہے
میرے نبی کے روضے پر ہے رحمت حق کی چھاؤں
سب سے افضل سب سے اعلیٰ وہ محبوب رحمٰن
ان کے جیسا کوئی نہیں ہے جن وملک و انسان
ان کا ہمسر ان کا ثانی اور کہاں سے لاؤں
سر پہ گنہ کی دھوپ کڑی ہے اور سفر ہے دور
ایسے میں ماجھی ہر گز نہ تم ہو نا مجبور
شہر نبی میں جا کے ملے گی ٹھنڈی کھجوروں کی چھاؤں

☆☆☆☆☆☆

نعت

نامعلوم

آمنہ کے گھر ما ہے حورن کا میلا سگرو اٹریا جگر مگر ہووے
بنکے کھلو نا مورے نبیؐ کا امبر پہ چندوا اِدھر اُدھر ہووے
ڈولت ہے کھیتون ما بادِ بہاری
جھومت ہے پیڑون کی ہر ڈاری ڈاری
کہرام بر پا ہے آتشکدن ما بتون کا گڑوا ڈگر مگر ہووے
ایسن نبی کوئی آوا نہ آئی
ای مرتبہ کوئی پا وا نہ پائی
برسے سَوَنُوَا رب کے کرم کا ان کی نجریا جدھر جدھر ہووے
باجت ہے کلمے کی ہر سو بنسریا
دونوں جگت ماہے پھیلی اجریا
کردیں دَیا جو شاہِ مدینہ خوشین ما سب کا گزر بسر ہووے

☆☆☆☆☆☆

حمد

مشتاق شبنم

پھول خوشبو ہوا روشنی زندگی سب خدا کے خزانوں میں ہے
چاند سورج زمیں آسماں چاندنی سب خدا کے خزانوں میں ہے

ایک حرفِ دعا ہم بھی اپنے لبوں پر سجائے ہوئے مانگ لیں
ساری آسائشیں راحتیں سرخوشی سب خدا کے خزانوں میں ہے

ناگہاں موت بھی غم کے بے انتہا سلسلے بھی ہیں پھیلے ہوئے
اس کے باوصف کچھ مستیاں بے خودی سب خدا کے خزانوں میں ہے

یہ الگ بات ہے سب کو اپنے خزانوں سے دیتا نہیں
بندگی سرخوشی زندگی آگہی سب خدا کے خزانوں میں ہے

بے کراں بحر کی وسعتیں مچھلیاں اس کے اندر کی ہر ایک شے
اور تاروں کی پھیلی ہوئی روشنی سب خدا کے خزانوں میں ہے

اک سرود ازل اک نوائے ابد ساز کی دلکشی، نغمگی
بلبلوں کی چہک اور پپیہوں کی پی سب خدا کے خزانوں میں ہے
بارشیں ، کہکشاں، سرخ پھیلی شفق اور پھولوں کی رنگینیاں
کوہ ودشت ودمن اور بہتی ندی سب خدا کے خزانوں میں ہے
شہد کی مکھیاں، خوش نما تتلیاں اور پیڑوں کے یہ سلسلے
لذتیں، خواہشیں، لڑکیاں، آدمی سب خدا کے خزانوں میں ہے

دو شعر

ایک ادنیٰ سے اشارے پر قمر ٹکڑے ہوا
اللہ اللہ معجزہ یہ سید ابرار کا
اے فرشتو! آؤ میرے ہونٹ بڑھ کر چوم لو
پڑھ رہا ہوں میں قصیدہ احمد مختار کا

نظم

عمران پرتاپ گڑھی

مت جوڑو آتنک واد کا نام مدرسوں سے

سازش تھی یہ ہمیں لڑاکر راج کریں گے ہر دم
جھکا دیا لیکن انگریزوں کے غرور کا پرچم
ہوئے ہیں منصوبے ان کے ناکام مدرسوں سے

چاہے شیخ الہند ہوں یا فضل حق خیرآبادی
جنگِ آزادی میں سب نے اپنی جان لڑادی
ملا ہمیں آزادی کا انعام مدرسوں سے

پڑی ضرورت دیش کو جب جب کیا کمال انہیں نے
دیش کوایک سے اک بڑھ کر کے دیا ہے لال انہیں نے
نکلے ذاکر فخرالدین کلام مدرسوں سے

وضو کے لوٹے کچھ قرآں اور ٹوٹی ہوئی چٹائی
جس کو دیکھنا ہو وہ آکر دیکھے یہ سچائی
پھیلا ہے اور پھیلے گا اسلام مدرسوں سے

☆☆☆☆☆☆

نعت

امیر حمزہ

اب تک جو رہے زیبِ حرم ٹوٹ رہے ہیں
کعبہ نہیں کعبے کے صنم ٹوٹ رہے ہیں

ہے فخرِ دوعالم کی ثنا اب بھی ادھوری
صدیوں سے ادیبوں کے قلم ٹوٹ رہے ہیں

آنکھیں تو ملا عاشقِ محبوبِ خدا سے
طوفانِ الم کیوں تیرے دم ٹوٹ رہے ہیں

یہ سرورِ کونین سے دوری کا ثمر ہے
ہم پہ جو مظالم جو ستم ٹوٹ رہے ہیں

ہے غلغلۂ آمدِ پیغمبرِ خاتم
مٹی کے خداؤں کے بھرم ٹوٹ رہے ہیں

☆☆☆☆☆☆

نعت

اظہر سلیم

کس بات پہ شاعر نے اٹھایا ہے قلم آج	بتخانوں میں کیوں سر بگریباں ہیں صنم آج
کیوں نور سے معمور ہوئے دیر و حرم آج	کیسے نہ ہو اللہ کا بندوں پہ کرم آج
ہے آمد محبوب خدا شاہِ امم آج
پیدا ہوئے سلطانِ عرب ، شاہ امم آج

اللہ رے جگ میں شہِ ابرار کی آمد	ہے جود و سخا، لطف و عطا، پیار کی آمد
وہ فخر رسل احمد مختار کی آمد	امت کیلئے محسن و غم خوار کی آمد
ثابت ہوئی ہے دافع صد رنج والم آج
پیدا ہوئے سلطانِ عرب ، شاہ امم آج

یہ جشن ولادت یہ ضیا بار فضائیں	فاراں سے اٹھیں جھوم کے رحمت کی گھٹائیں
جنت سے چلی آتی ہیں چھن چھن کے ہوائیں	ہر برگ و شجر سے یہی آتی ہیں صدائیں
پیدا ہوئے سلطانِ عرب ، شاہ امم آجؐ
پیدا ہوئے سلطانِ عرب ، شاہ امم آج

پھیلی ہوئی عالم میں ہے اک نور کی چادر	ہے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ سب کی زباں پر
کیا جشن ولادت کا یہ پر کیف ہے منظر	آیا ہے عجب شان سے اللہ کا دلبر

حوریں بھی گلے ملتی ہیں خوش ہو کے بہم آج

پیدا ہوئے سلطانِ عرب ، شاہ امم آج

ہر سمت ہے چھایا ہوا انوار الٰہی کافور ہوئی جاتی ہے باطل کی سیاہی

سب راہ پہ آجائیں گے بھٹکے ہوئے راہی ہر چیز اسی بات کی دیتی ہے گواہی

کُھل جائیں گے سب جھوٹے خداؤں کے بھرم آج

پیدا ہوئے سلطانِ عرب ، شاہ امم آج

محبوب خداوند کی کیا شان ہے اظہؔر خود جس کی ثناخوانی میں قرآن ہے اظہؔر

وہ ذات جوامت کی نگہبان ہے اظہؔر دل اپنا اسی ذات پہ قربان ہے اظہؔر

کرتا ہوں اسی ذات کی توصیف رقم آج

پیدا ہوئے سلطانِ عرب ، شاہ امم آج

☆☆☆☆☆☆

نظم

امیر حمزہ

ہمارے نوجوانو قوم کی زندہ تمناؤ
پڑھو محنت کرو آگے بڑھو کچھ کر کے دکھلاؤ

تمھیں ہو ملت اسلامیہ کی اک توانائی
تمھیں ماضی کے نقصانات کی کرنی ہے بھرپائی
مسیحا بن کے دکھلانا ہے کرنی ہے مسیحائی
ترقی کے فلک پر چاند تارے بن کے چھا جاؤ...... ہمارے

ہمارا خواب تم ہو اور ہماری آرزو تم ہو
ہماری سب تمناؤں کا رمز جستجو تم ہو
زمانے کی رگوں میں دوڑنے والا لہو تم ہو
کمی جو رہ گئی اس پر خدا را غور فرماؤ ...... ہمارے

تمھیں حالات کے طوفان سے پنجہ لڑانا ہے
جہالت کے اندھیرے میں نئی شمعیں جلانا ہے
ہمارا سر جھکا ہے اب اسے اوپر اٹھانا ہے

جو کوتاہی ہوئی ہے اب اسے ہرگز نہ دہراؤ...... ہمارے

تمھیں ہندوستاں کی ارتقاء کا ساتھ دینا ہے
تمھیں ماں باپ کے دل کی دعا کا ساتھ دینا ہے
جو تعلیمی فضا ہے اس فضا کا ساتھ دینا ہے
جو جذبہ جاگ اٹھا ہے اسے کچھ اور بھڑکاؤ...... ہمارے

شعور و آگہی کے اس سفر کو تیز تر کردو
جو تھی اسلاف کی تعریف اس کو معتبر کردو
غموں سے ہو چکی تر اب خوشی سے آنکھ تر کردو
ترقی کے سبھی زمروں کے حصے دار بن جاؤ...... ہمارے

☆☆☆☆☆☆

نعت

سعید اللہ شاؔد

چاہتا ہے دل میرا اللہ کا گھر دیکھنا
حجر اسود چومنا، نورانی چادر دیکھنا

ناز میں ڈوبا رہے گا ہر غلام مصطفےٰ
آپؐ کے ہاتھوں سے پی کر جام کوثر دیکھنا

حوصلہ دل کو ملے گا پر خطر راہوں میں بھی
تم نبی کو رہنما اپنا بنا کر دیکھنا

گود میں کیا لے لیا جنت کی کنجی مل گئی
ہے ثریا پر حلیمہ کا مقدر دیکھنا

مژدۂ فتح مبیں لے کر فرشتے آ گئے
گر پڑے سجدے میں جب محبوب داور دیکھنا

یا الٰہی اس سعادت کی مجھے توفیق دے
گنبد خضریٰ کا وہ پر کیف منظر دیکھنا

ہر نظر ڈھونڈے گی حضرت کو شفاعت کیلئے
گرم ہو جائے گا جب میدان محشر دیکھنا

پوچھتے کیوں ہو محمد سے کہ ہے مٹھی میں کیا
خود ہی بولیں گے جو ہیں بیجان کنکر دیکھنا

ہیں علی بستر پہ سوئے کتنی بے فکری کیساتھ
ہمسفر ہیں آپکے صدیق اکبر دیکھنا

شاد حرف بد دعا اس لب پہ آیا ہی نہیں
رحمت اللعالمیں تھے میرے سرور دیکھنا

☆☆☆☆☆☆

حمد

امیر حمزہ

تو ہی راستہ تو ہی راہبر تیری شان جلَّ جلالہٗ
تو ہر اک خبر سے ہے باخبر تیری شان جلَّ جلالہٗ

تو ہی کافروں پہ دیا کرے تو ہی منکروں کو عطا کرے
تو گناہگاروں کا چارہ گر تیری شان جلَّ جلالہٗ

تو رحیم ہے تو کریم ہے، تیرا لطف عظیم ہے
تو عدد ، عدد یہ جہاں صفر تیری شان جلَّ جلالہٗ

تو ہی فاختہ کی ہے جستجو، تو ہی قمریوں کی ہے آرزو
کیا تو نے سب کو ہی بہرہ ور تیری شان جلَّ جلالہٗ

میری فکر تو، میری شان تو، میری روح تو، میری جان تو
تو جبیں کے سجدوں کا منتظَر تیری شان جلَّ جلالہٗ

جسے چاہے بخش دے وسعتیں، جسے چاہے پل میں سمیٹ دے
تو ہر ایک شے میں ہے جلوہ گر تیری شان جلَّ جلالہٗ

تیری قدرتوں کا امین ہے، تیری رحمتوں کا رہین ہے
یہ نفس نفس یہ بشر بشر تیری شان جلَّ جلالہٗ

یہ امیر حمزہؔ کا مرتبہ ، اسے ورد ہے تیرے نام کا
تیرے نام سے ہے یہ معتبر تیری شان جلَّ جلالہٗ

☆☆☆☆☆☆

ترانہ ہندی

علامہ اقبالؔ

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا

اے آب رود گنگا وہ دن ہے یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم ، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

یونان ومصرو روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

اقبالؔ کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو درد نہاں ہمارا

نعت

امیر حمزہ

دل کی صدائے صلِّ علیٰ کام آگئی
ہر درد میں یہ میرے دوا کام آگئی

کوئی عمل نہیں تھا شفاعت کے واسطے
بس مدحت رسول خدا کام آگئی

جو کچھ بھی گھر میں تھا وہ رہ حق میں دے دیا
بو بکر کی تو یہ بھی ادا کام آگئی

حضرت عمر سے حضرت فاروق بن گئے
محبوب کبریا کی دعا کام آگئی

عثمان باوفا کی امارت نہ پوچھئے
راہ خدا میں جودو سخا کام آگئی

تھا مسئلہ کہ تیر کو کیسے نکالا جائے
لیکن نماز شیر خدا کام آگئی

جاری ہے وہ سفر جو وہاں سے شروع ہوا
کچھ یوں صدائے غار حرا کام آگئی

☆☆☆☆☆☆

نظم

ندیم نیر

بمبئی میری آنکھیں اور دلی میرا دل　　کلکتہ میری زلفیں لکھنؤ گال کا تل

ہندوستان ہوں میں ، ہندوستان ہوں میں

غیروں کا کیا ذکر کروں میں اپنوں نے بھی لوٹا　　میری آنکھ سے آنسو چھلکے دل کا درپن ٹوٹا

زخم ملے جیون کو اتنے میرا ہنسنا چھوٹا　　مدھوبن میرا جیون اور مرلی میری تان

میرا دکھ ہے یہ سب کے لئے دے کر جان

خود بیجان ہوں میں ، ہندوستان ہوں میں

اب تو لوگوں نے سمجھا ہے راجنیت کو دھندا　　کر کے گھوٹالے کر لیتے ہیں اپنا دامن گندا

ڈال رکھا ہے دھرم کی گردن پر نفرت کا پھندا　　لاشوں کی قیمت پر بکتے ہیں مذہب

ڈاکو بن کر مجھ کو سب لوٹ رہے ہیں اب

اک دوکان ہوں میں، ہندوستان ہوں میں

آزادی سے پہلے یہاں پر سب تھے بھائی بھائی　　آزادی کے آتے ہی نفرت کی آندھی آئی

فرقہ پرستی کے نعروں نے اب کی آگ لگائی　　ٹوٹے میرے سپنے اور پھوٹے میرے بھاگ

مجھ کو ڈستے ہیں دلی کے سیاسی ناگ

پریشان ہوں میں، ہندوستان ہوں میں

الجھن سے تھی میری دوری چِنتا سے چھٹکارا　　کم ہوتا تھا اپنی گلی میں رات میں بھی اندھیارا

پہلے سہانی رات یہاں تھی دن تھا پیارا پیارا　　کل تک میرے سر پر تھا پھولوں والا تاج

کچھ لوگوں نے میرا وہ حال کیا ہے آج

ریگستان ہوں میں ، ہندوستان ہوں میں

☆☆☆☆☆☆

نعت

ایم اے ساغرادروی

چھا گئی ہر طرف رحمتوں کی گھٹا ہوگئی کس قدر روح پرور فضا
جھوم اٹھے وجد میں آج ارض وسما رقص کر نے لگی آج باد صبا

لب پہ غنچوں کے ہے ذکر صلّ ِ علیٰ

مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا !

ہے وہ نور ازل ہے وہ نور مبیں ناز کرتی ہے جس پر عرب کی زمیں
جلوہ گاہ نبی ، بام عرش بریں پاسبانی کیئے جس کی روح الامیں

جس کا عرش معلیٰ پہ ہے نقشِ پا

مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا !

نعت جس کی لکھیں سارے لوح وقلم اس کے در کے گدا اہل جاہ وحشم
وہ بڑا مہرباں ہے خدا کی قسم سب پہ ہے ملتفت جس کی نگہ کرم

ظلم سہہ کے جو دے ظالموں کو دعا

مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا !

قصر باطل ہوا جس سے زیر وزبر اس کی بعثت کا ایسا ہوا ہے اثر
جو ہے خیر الوریٰ جو ہے خیر البشر جس کا ہر کام ہے معتمد ،معتبر

جس کی ہر بات ہے اک کھلا معجزہ

مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا !

جس کو اول کہیں جس کو آخر کہیں　　　جس کو باطن کہیں جس کو ظاہر کہیں

جس کو اطہر کہیں جس کو طاہر کہیں　　　جس کو یٰسین طٰہٰ مظاہر کہیں

ہے وہ ختم رسل خاتم الانبیاء

مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا !

دین اسلام کا ایسا رہبر ملا　　　اک نبوت کا ماہ منور ملا

ایسا ساقی جسے حوض کوثر ملا　　　جس کو تسنیم کا جام و ساغر ملا

اس نبی پر میری زندگی ہے فدا

مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا ! ، مرحبا !

☆☆☆☆☆☆

نعت

سعیداللہ شاد

پیارے نبی کا پیارا گھر☆میں بھی دیکھوں ایک نظر

اڑ کر جاؤں شہر نبی
لوٹ کے آؤں پھر نہ کبھی
ہوگی کتنی مجھ کو خوشی
گنبد خضریٰ دیکھوں اگر
پیارے نبی کا پیارا گھر

آپکے بکھرے جب جلوے
کسریٰ کے کنگورے گرے
کفر کے سارے دیپ بجھے
شاہِ زمن کا تھا یہ اثر
پیارے نبی کا پیارا گھر

طیبہ کے بازاروں میں
صحراؤں کہساروں میں
وحشت کے انگاروں میں
کلمۂ حق تھا ہونٹوں پر
پیارے نبی کا پیارا گھر

جسم پہ کوڑا پھینکے جو
راہ میں کانٹے رکھے جو
قتل کا موقع ڈھونڈے جو
اس کو سجائیں پلکوں پر
پیارے نبی کا پیارا گھر

ظلمت میں ایک دیپ جلا
دورِ جہالت ختم ہوا
شجر و حجر نے کلمہ پڑھا
کفر کا نیچا ہو گیا سر
پیارے نبی کا پیارا گھر

آنکھوں میں ہر نقشہ ہے
پیارا پیارا رستہ ہے
پوچھ نہ مجھ سے کیسا ہے
مسجد نبوی کا منبر
پیارے نبی کا پیارا گھر

شادؔ خدا سے مانگ دعا
مکہ مدینہ ہم کو دکھا
دیکھیں جا کر ہم بھی ذرا
خانۂ کعبہ کی چادر
پیارے نبی کا پیارا گھر

☆☆☆☆☆☆

نظم

شوق وزیر گنجوی

آؤ بچو تمھیں بتائیں باتیں ہم رمضان کی
ان باتوں پر عمل کرو یہ باتیں ہیں ایمان کی

سب سے پہلے شکر کرو اس مولا کے احسان کا
رحمت لے کر پھر یہ مہینہ آیا ہے رمضان کا
روزہ رکھّو پڑھو نمازیں ورد کرو قرآن کا
ہم لوگوں پر فرض ہے خدمت اس ماہ ذیشان کی
آؤ بچو تمھیں بتائیں باتیں ہم رمضان کی
ان باتوں پر عمل کرو یہ باتیں ہیں ایمان کی...... اللہ اکبر اللہ اکبر

اس ماہ رمضان میں مولا نے قرآن اتارا ہے
انوار وحدت سے جس کا روشن اک اک پارا ہے
جس کے ہر پاکیزہ جملے پر ایمان ہمارا ہے
راہنمائی کرتی ہے اک اک آیت قرآن کی
آؤ بچو تمھیں بتائیں باتیں ہم رمضان کی
ان باتوں پر عمل کرو یہ باتیں ہیں ایمان کی...... اللہ اکبر اللہ اکبر

یہ ماہِ ذیشان ہے بچو اس کی بڑی فضیلت ہے
اک نیکی کا بدلہ ستر، کتنی حسین تجارت ہے
گویا اس کے اک اک پل میں پوشیدہ اک برکت ہے
اس میں ہے اک رات کہ جس نے جنت بھی آسان کی
آؤ بچو تمھیں بتائیں باتیں ہم رمضان کی
ان باتوں پر عمل کرو یہ باتیں ہیں ایمان کی...... اللہ اکبر اللہ اکبر
اپنی نیک کمائی سے جو بھی افطار کراتے ہیں
ان کے حصے کا انعام فرشتے لے کر آتے ہیں
پڑھتے ہیں جو لوگ تراویح اور جو سحری کھاتے ہیں
پوری کر تے ہیں وہ سنت نبیوں کے سلطان کی
آؤ بچو تمھیں بتائیں باتیں ہم رمضان کی
ان باتوں پر عمل کرو یہ باتیں ہیں ایمان کی...... اللہ اکبر اللہ اکبر
جنگ بدر کے میداں میں جو تین سو تیرہ غازی تھے
وہ دین اسلام کی رونق تھے وہ بڑے نمازی تھے
کیا کردار تھا ان لوگوں کا رب کی رضا میں راضی تھے

روزہ رکھتے ہوئے انھوں نے بازی لگا دی جان کی
آؤ بچو تمھیں بتائیں باتیں ہم رمضان کی
ان باتوں پر عمل کرو یہ باتیں ہیں ایمان کی...... اللہ اکبر اللہ اکبر

چاند رات میں اسی ماہ کی غوث الاعظم آئے ہیں
بنت نبی کی پیدائش کا مژدہ فرشتے لائے ہیں
پیارے حسن کی پیدائش کے نغمے سبھی نے گائے ہیں
اسی ماہ میں شیر خدا نے اپنی جاں قربان کی
آؤ بچو تمھیں بتائیں باتیں ہم رمضان کی
ان باتوں پر عمل کرو یہ باتیں ہیں ایمان کی...... اللہ اکبر اللہ اکبر

فرض زکوٰۃ امیروں پر ہے اور انھیں کیا دینا ہے
اپنے مفلس بھائی کو ہر حال میں صدقہ دینا ہے
عید آنے سے پہلے پہلے ان کو فطرہ دینا ہے
جائے جنت میں یہ محفل سب اہل ایمان کی
آؤ بچو تمھیں بتائیں باتیں ہم رمضان کی
ان باتوں پر عمل کرو یہ باتیں ہیں ایمان کی...... اللہ اکبر اللہ اکبر

☆☆☆☆☆☆

نعت

کوثر معروفی

دیارِ مصطفیٰ کی صبح وشام میں بھی دیکھ لوں وہ پاک سرزمین وہ مقام میں بھی دیکھ لوں

یہاں کچھ اور ہے وہاں کا شہر ہی کچھ اور ہے
پیمبر پیمبراں کا شہر ہی کچھ اور ہے
نبی آخر الزماں کا شہر ہی کچھ اور ہے

جہاں ہے رحمتوں کا اژدہام میں بھی دیکھ لوں دیارِ مصطفیٰ کی صبح وشام میں بھی دیکھ لوں

بتوں کو چینوٹیوں کی طرح مل کے جس نے رکھ دیا
منات ولات وعزّیٰ کو کچل کے جس نے رکھ دیا
عرب کی سرزمین کو بدل کے جس نے رکھ دیا

وہ انتظام اور انصرام میں بھی دیکھ لوں دیارِ مصطفیٰ کی صبح وشام میں بھی دیکھ لوں

جہاں کا ایک ایک ذرہ آفتاب کی طرح
جہاں کے خار وخس مہکتے ہیں گلاب کی طرح
جہاں کی زندگی کھلی ہوئی کتاب کی طرح

رسولِ پاک کا وہ فیض عام میں بھی دیکھ لوں دیارِ مصطفیٰ کی صبح وشام میں بھی دیکھ لوں

سہولتیں جہاں پہ ہر طرح کی دستیاب ہیں
جہاں خدا کی رحمتیں برستی بے حساب ہیں
وہ سبز گنبد آپ جس جگہ پہ محو خواب ہیں
جو فضل ہو خدا کا وہ مقام میں بھی دیکھ لوں دیارِ مصطفٰے کی صبح وشام میں بھی دیکھ لوں

بھلا کے بندگان حق سب اپنے اختلاف کو
گروہ در گروہ جس کے آتے ہیں طواف کو
نگاہِ دل سے چومتے ہیں جس کے سب غلاف کو
وہ کعبہ یعنی مسجد حرام میں بھی دیکھ لوں دیارِ مصطفٰے کی صبح وشام میں بھی دیکھ لوں

معاملہ بنائیے اسے نہ اپنی ناک کا
مقابلہ نہیں ہے کوئی نور اور خاک کا
کیا ہے آپ نے لحاظ کتنا نعت پاک کا
اے اخترؔ آپ کا ذرا کلام میں بھی دیکھ لوں دیارِ مصطفٰے کی صبح وشام میں بھی دیکھ لوں

☆☆☆☆☆☆

نصیر سراجی بنارسی

نعت

میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے
جس پر مَلک فدا ہیں وہ انسان لائیے
انگلی کے ایک اشارے سے جو شق قمر کرے
جس کو سلامی پیش شجر اور حجر کرے
ایسا ہے دہر میں کوئی سلطان لائیے
میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے
قرآں نصاب مسجد نبوی ہے مدرسہ
اصحاب پڑھ رہے ہیں پڑھاتے ہیں مصطفےٰ
ایسا معلم ایسا دبستان لائیے
میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے
ہاں فرض ہے نماز بھی صوم و زکوٰۃ بھی
لیکن یہ ساری چیزیں ہیں ایماں کے بعد کی
پہلے نبی کی ذات پہ ایمان لائیے
میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے

پہلے درود پڑھ کے ذہن صاف کیجئے
دنیا کی خواہشات سے من صاف کیجئے
تب لب پہ نامِ صاحبِ قرآن لائیے
میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے
پھر ہونگے سارے کوہ و دمن آپ کے لئے
آتشکدے بنیں گے چمن آپ کے لئے
اسلاف کی تھی جو وہی پہچان لائیے
میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے
صدیق اور عتیق نبی نے کہا انہیں
ہجرت میں ہمرِ کابی کی خاطر چنا انہیں
بو بکر جیسا صاحبِ ایقان لائیے
میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے
راتوں کو گشت کرتے ہیں فاروقِ باوقار
خود ہیں پیادہ اور غلام اونٹ پر سوار
ایسا امیر ایسا جہاندان لائیے

میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے
اللہ وحدہٗ کی عبادت میں محو ہیں
قاتل ہے سر پہ اور یہ تلاوت میں محو ہیں
کوئی مثالِ حضرت عثمان لائیے
میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے
شیطان کانپے کفر کے لشکر لرز اٹھیں
دنیا کے سارے مرحب و عنتر لرز اٹھیں
دنیا میں پھر وہ حیدری طوفان لائیے
میرے رسول سا کوئی ذیشان لائیے

ہاتھ میں سرور عالم کے جو آئے پتھر
خود بخود کلمۂ توحید سنائے پتھر
آپکے جیسا نہیں دیکھا زمانے میں کوئی
پھول لوٹا دیے جس سمت سے آئے پتھر

کوثر معروفی

نظم

یوم آزادی کا یہ اڑسٹھواں سال ہمارا ہے
بھارت خوشحال ہمارا ہے بھارت خوشحال ہمارا ہے
انگریزوں کے دور میں تھے کل روٹی روٹی کے محتاج
ایسے تھے کلاش کہ تھے ہم ایک لنگوٹی کے محتاج
آج خدا کا شکر ہے بھارت مالامال ہمارا ہے
بھارت خوشحال ہمارا ہے بھارت خوشحال ہمارا ہے
مسلم سے ہندو ہندو سے مسلم ہرگز دور نہیں
کوئی کسی کو تھپڑ مارے یہ ہمکو منظور نہیں
یہ بھی گال ہمارا ہے اور وہ بھی گال ہمارا ہے
بھارت خوشحال ہمارا ہے بھارت خوشحال ہمارا ہے
جو ہم کو لڑواتے ہیں وہ ذہن کے کتنے گندے ہیں
ہم میں تم میں فرق ہے کیا ہم ایک خدا کے بندے ہیں
خون بھی لال تمہارا ہے اور خون بھی لال ہمارا ہے
بھارت خوشحال ہمارا ہے بھارت خوشحال ہمارا ہے

خون کا اک اک قطرہ ہم اس کی رکچھا میں دے دیں گے
جو اس کی جانب دیکھے گا جان ہم اس کی لے لیں گے
کیونکہ نچھاور اپنے وطن پر اک اک بال ہمارا ہے
بھارت خوشحال ہمارا ہے بھارت خوشحال ہمارا ہے
کل بھی تھا کشمیر ہمارا آج بھی ہے کشمیر اپنا
کہدو پاکستان سے کہ دیکھے نہ کبھی اسکا سپنا
وادی کا چپہ چپہ بے قیل و قال ہمارا
بھارت خوشحال ہمارا ہے بھارت خوشحال ہمارا ہے
کہاں سے دیکھو کہاں یہ اہل وطن ہمارے چلے گئے
بیچ بھنور میں چھوڑ کے اسکو لوگ کنارے چلے گئے
یہی تو رونا ہے کوثر اب بھی کنگال ہمارا ہے
بھارت خوشحال ہمارا ہے بھارت خوشحال ہمارا ہے

مظہر مجاہد

حمد

یہ قرآن کہتا ہے اپنی زبانی
ھوالله باقی و من کلِّ فانی
بچے گی نہ کچھ اس جہاں کی نشانی
ھوالله باقی و من کلِّ فانی
یہ پیری جوانی یہ انساں کا بچپن
یہ جسموں سے سانسوں کا نازک سا بندھن
ترے ہاتھ ہے موت اور زندگانی
ھوالله باقی و من کلِّ فانی
ترے حکم کے تابع ہیں یہ ہوائیں
ترے ماتحت ہیں یہ کالی گھٹائیں
اشارے پہ تیرے برستا ہے پانی
ھوالله باقی و من کلِّ فانی
ہر اک شئی میں قدرت تری بولتی ہے
ترے قہر سے ہی زمیں ڈولتی ہے

گئی ساری سائنس کی خوش گمانی
ھوالله باقی و من کلِّ فانی
یہ برفیلی وادی یہ جھرنوں کا جھومر
یہ بل کھاتا دریا یہ نیلا سمندر
تجھی سے فضا بھی ہے یہ زعفرانی
ھوالله باقی و من کلِّ فانی
ارسطو و لقمان و شداد نمرود
ہوئے ختم کب کے نہیں کوئی موجود
دھواں سب کی آخر ہوئی لن ترانی
ھوالله باقی و من کلِّ فانی
یہ سانسیں یہ دھڑکن یہ جن و بشر سب
یہ شمس و قمر اور یہ بحر و بر سب
سبھی پر تری ہے فقط حکمرانی
ھوالله باقی و من کلِّ فانی

گنہگار عاصی و کمتر کو بخشا
شعور سخن تو نے مظہر کو بخشا
کرم ہے ترا تیری ہے مہربانی
ھوالـلـہ باقی و من کلِّ فانی

اُدھر دشمن کے ہاتھوں میں کمان و تیر و خنجر ہے
اِدھر میری زباں پر نعرۂ اللہ اکبر ہے
یہی بس سوچ کر نفرت نہیں کرتا کسی سے میں
خدائے پاک کی نظروں میں جانے کون بہتر ہے

حلیمہ دائی کی جو بکریاں چراتا ہے
قسم خدا کی وہ محبوب کبریا کا ہے
جو چاند اب بھی تمہارے لئے معمّہ ہے
میرے رسول کا توڑا ہوا کھلونا ہے

نظم

عالم گیر تائب

کرو تم پاک اپنی زندگی ناپاک دولت سے
جہیز و رسم و باراتی تلک کی جیسی لعنت سے
نبی نے بیٹیوں کی ذات کو رحمت بتایا ہے
کرے ہرگز نہیں تعبیر کوئی انکو زحمت سے
کنواری لڑکیوں کی آہ نہ لگ جائے لڑکوں کو
جوانی کھو رہی ہیں لڑکیاں بس ہائے غربت سے
کسی سے چوڑیاں لے کر پہن لیں اپنے ہاتھوں میں
یہ کیسے مرد ہیں کرتے ہیں لالچ مالِ عورت سے
کرو مسجد میں اپنا عقد جاکر سادگی سے تم
محبت تم کرو پیارے نبی کی پیاری سنت سے
ولیمہ صرف لڑکے پر ہے واجب مہر دینا بھی
براتی کا تعلق ہے نہیں کچھ بھی شریعت سے
یہاں جو باپ بھی بیٹے کو اپنے بیچ دیتا ہے

سدا محروم رہتا ہے بہو بیٹے کی خدمت سے
یہی تو جان کر نوکر سمجھ لیتی ہے ہر بیوی
خریدے ہیں میرے شوہر کو میرے باپ قیمت سے
پلنگ و صوفہ و واشنگ مشین بیوی جو لائی ہے
تو پھر مرعوب کیسے ہو بھلا شوہر کی عظمت سے
جہاں میں ہر طرف ظلم و ستم کی آگ بھڑکی ہے
بجھاؤ اے جوانوں تم اسے ایمانی طاقت سے
خدا کے واسطے حرص و حوس سے کر لو توبہ تم
بہت ہی فائدہ پہونچے گا تائب کی نصیحت سے

رسول پاک کی سنت کا پاس رہنے دے
پھٹے پرانے بدن پر لباس رہنے دے
بغیر عشقِ نبی اور خواب جنت کا
لگائے بیٹھا ہے پھر بھی یہ آس رہنے دے

انور

عید کا تحفہ

اہلِ وطن کو عید کا تحفہ نصیب ہو
یہ مسکراتا جھومتا لمحا نصیب ہو
کوئی بھی ہو اداس نہ کوئی ہو مضطرب
سب کو سکونِ قلب کا حیلہ نصیب ہو
اللہ کا کرم ہو ہر اک روزہ دار پر
روزے کی بھوک پیاس کا ثمرہ نصیب ہو
یہ صبح عید سب کے لئے ہو پیامِ امن
رب کریم کا ہمیں سایہ نصیب ہو
پروردگار بخش دے مومن کی ہر خطا
پیارے رسولِ پاک کا صدقہ نصیب ہو
مٹ جائے امتیاز من و تو کا صبح عید
انسانیت کو پیار کا رستہ نصیب ہو
وقتِ نزع ہو گنبد خضریٰ ہو اور میں
انور مری نظر کو وہ جلوہ نصیب ہو

نعت

جگرامروہوی

دل سے اٹھتی ہے سدا میرے یہی ہر ایک پل
چل مدینے چل مدینے چل مدینے اب تو چل
گنبد خضریٰ کا وہ پر نور منظر دیکھنے
آپ ہیں آرام فرما جس میں وہ گھر دیکھنے
باندھ لے سامان اپنا اب نہ کر تو آج کل
چل مدینے چل مدینے چل مدینے اب تو چل
رحمتیں اللہ کی ہر پل اترتی ہیں وہاں
قسمتیں بگڑی ہوئی جا کر سنورتی ہیں وہاں
ہے یقیں مجھکو مسائل سارے ہو جائیں گے حل
چل مدینے چل مدینے چل مدینے اب تو چل
جو پہونچ جاتا ہے سینے سے لگا لیتے ہیں وہ
سب گنہگاروں کو کملی میں چھپا لیتے ہیں وہ

وہ شفیع مذنبیں ہیں اور تو ہے بے عمل
چل مدینے چل مدینے چل مدینے اب تو چل
عرش اعظم سے بھی افضل ہے زمیں جسکی جگر
ساری دنیا میں اکیلا ہے وہ عائشہ کا گھر
جس کے آگے کچھ نہیں ہیں سونے چاندی کے محل
چل مدینے چل مدینے چل مدینے اب تو چل

نامِ محمد اتنا میٹھا لگتا ہے
اِس کے آگے شہد بھی پھیکا لگتا ہے
چودہ صدیاں خاک اڑا کر چلی گئیں
آئینہ پھر بھی آئینہ لگتا ہے

نعت

محفوظ الرحمٰن عادل، مئو

حضور آپ سا عالم پناہ کوئی نہیں
یہاں فقیر ہیں سب بادشاہ کوئی نہیں
تلاش طیبہ ہی مقصود زندگانی ہے
دلِ غریب میں دنیا کی چاہ کوئی نہیں
طریقِ مصطفوی ہے نجات کا ضامن
علاوہ اسکے ہدایت کی راہ کوئی نہیں
جو کائنات کے زخمی دلوں کا مرہم ہو
جوارِ انس میں ایسی نگاہ کوئی نہیں
یہی بہت ہے کہ حاصل ہے امتی کا شرف
میں بے نواں ہوں مگر حُبِّ جاہ کوئی نہیں
زباں سے آپ نے جو کہہ دیا وہی حق ہے
یقیں ہے دل میں مرے اشتباہ کوئی نہیں

یہاں پہ آکے شہنشاہیت بھی جھکتی ہے
میرے نبی سے بڑی بارگاہ کوئی نہیں
یہی ہے اصل میں گہوارۂ اماں عادلؔ
حرم شریف سی جائے پناہ کوئی نہیں

یہ شجر کے سائے ہیں اِن سے چھاؤں مت مانگو
ڈالیاں تو ہوتی ہیں پتیاں نہیں ہوتیں
بیٹیاں غریبوں کی بدنصیب ہوتی ہیں
عمر بیت جاتی ہے شادیاں نہیں ہوتیں

زمیں محترم آسماں محترم ہے
مدینے کا سارا جہاں محترم ہے
جو عشق رسالت میں دیوانہ ہو وہ
یہاں محترم ہے وہاں محترم ہے

جگرامروہوی

منقبت

یہاں وہاں اِدھر اُدھر ، گلی گلی نگر نگر
صدا ہے ہر زبان پر ، عمر عمر عمر عمر
بتوں کے گھر کو چھوڑ کر ، خدا سے خود کو جوڑ کر
غرورِ کفر توڑ کر ، ردائے حق کو اوڑھ کر
ہوا کے رخ کو موڑ کر ، وہ تیز تیز دوڑ کر
لو آ گئے نبی کے گھر ، عمر عمر عمر عمر
رسول پر فدا ہے وہ ، جو دین پر مٹا ہے وہ
دعائے مصطفیٰ ہے وہ ، عطائے کبریا ہے وہ
وہ جان نثار کون ہے ، وہ باوقار کون ہے
بس اتنا کہہ دو مختصر ، عمر عمر عمر عمر
شریک زندگی بنی ، ہے فاطمہ کی لاڈلی
حسن حسین نسبتی ، خسر ہیں حضرت علی

نبی کے رشتے دار ہیں ، بو بکر کے وہ یار ہیں
نبیؐ پاک کے خسر ، عمر عمر عمر عمر
چلا وہ ملکِ شام ہے ، جو وقت کا امام ہے
لئے ہوئے لگام ہے ، سواری پر غلام ہے
یہودیوں نے یہ کہا ، کتاب میں ہے جو لکھا
یہی تو ہے وہ معتبر ، عمر عمر عمر عمر

آقا کے دربار سے رشتہ جوڑ لیا
جنت کے گلزار سے رشتہ جوڑ لیا
دنیا عقبیٰ جنت محشر اُس کے ہیں
جس نے بھی سرکار سے رشتہ جوڑ لیا

جگرامروہوی

نعت

نہ اِدھر کی بات کر اور نہ اُدھر کی بات کر
میرے محسن میرے آقا کے نگر کی بات کر
ناز کرتی ہے مشیت جس کے ہر انداز پر
اس حبیب کبریا خیرالبشر کی بات کر
عرش اعظم سے بھی افضل ہے جہاں کی خاک تک
عائشہ کے گھر کے اُن دیوار و در کی بات کر
جس سفر میں دوش پر بارِ نبوت بھی رہا
حضرت صدیق کے ایسے سفر کی بات کر
جسمیں دیکھی ہے نبی نے خود نبوت کی جھلک
اُس امیرالمومنین حضرت عمر کی بات کر
کام آیا ہے سدا جو عالم اسلام کے
حضرت عثماں غنی کے مال و زر کی بات کر

باب شہر علم جس کو میرے آقا نے کہا
حیدر کرار کے علم و ہنر کی بات کر
جس کے دروازے پر ٹھہری اونٹنی سرکار کی
اُس ابو ایوب انصاری کے گھر کی بات کر

زمیں نگل گئی قارون کے خزانے کو
امیر ہو گیا محتاج دانے دانے کو
ہمیشہ ہو گا بھیانک غرور کا انجام
یہ درس دیتا ہے قرآن ہر زمانے کو
رہے نہ بانس سلامت نہ بانسری ہی بجے
اڑا دو بم کے ذریعے شراب خانے کو

نظم

سعیداللہ شاد

ذمہ داری خود پہ ڈالو دوستو
اپنا اپنا گھر سنبھالو دوستو
عورتیں بازار جانا چھوڑ دیں
بس یہی بیڑا اٹھا لو دوستو
تم کو کر دیگا یہ موبائل ہلاک
پاؤں دلدل میں نہ ڈالو دوستو
عالمانِ دین کو ہر کام میں
رہنما اپنا بنا لو دوستو
پنجگانہ تم ادا کر کے نماز
عاقبت اپنی بنا لو دوستو
مسلکی فتنوں کے شر سے قوم کو
جس طرح بھی ہو بچا لو دوستو
نور جو نکلا حرا کے غار سے
اس کو سینے میں بسا لو دوستو

سنت و قرآن کے سانچے میں تم
زندگی کو اپنی ڈھالو دوستو
عورتوں کو جب بھی دیکھو بے حجاب
اپنی نظروں کو جھکا لو دوستو
گالیوں سے بھی ذرا پرہیز ہو
لب پہ اللہ ھو سجا لو دوستو
آدمی کا نفس بھی شیطان ہے
اس سے دامن کو بچا لو دوستو
دین حق کی سربلندی کے لئے
پاؤں اب گھر سے نکالو دوستو
تم اگر چاہو تو کچھ مشکل نہیں
گھاس پتھر پر اُگا لو دوستو
غور سے سن لو جو فرماتا ہے شاؔد
آج کچھ آنسو بہا لو دوستو

جرأت عباسی

نعت

چلا چل مسافر محمد کی نگری
کبھی تو ملے گی مرادوں کی منزل
سفر میں خوشی سے مشقت اٹھا لے
نہ دیکھ اپنے پیروں کے رک رک کے چھالے
قدم تیز سوئے مدینہ بڑھا لے
سکوں ہوگا چل کر وہیں دل کو حاصل
چلا چل مسافر محمد کی نگری
ہیں راحت فزا سبز گنبد کے سائے
مسافر جہاں سب تھکن بھول جائے
دلِ مضطرب ، چین ، آرام پائے
سب آسان ہو جائے رستے کی مشکل
چلا چل مسافر محمد کی نگری
معطر مدینے کی ہر اک گلی ہے
ہواؤں میں گلشن کی خوشبو بسی ہے

فضاؤں میں کیا حسن ہے دلکشی ہے
مدینہ کا ذرہ بھی ہے ماہ کامل
چلا چل مسافر محمد کی نگری
عقیدت کے پھولوں سے دامن کو بھر لے
محمد کے روضے کا دیدار کر لے
تیرے سامنے آئینہ ہے سنور لے
کبھی تو ملے گی مرادوں کی منزل
چلا چل مسافر محمد کی نگری

عشقِ لاجواب آ گیا حسنِ بے مثال آ گیا
لے کے خیر و برکتیں ہزار آمنہ کا لال آ گیا
ذہن و دل مہک مہک اٹھے جل اٹھے نگاہوں میں دیئے
اُنکی جب بھی یاد آ گئی اُنکا جب خیال آ گیا

انیس

نعت

ہم نبی کا دیار دیکھیں گے
اپنے دل کا قرار دیکھیں گے
سبز گنبد پہ جب پڑے گی نظر
شوق میں بار بار دیکھیں گے
دیکھتے رہ گئے خزاں ہی خزاں
اب وہاں کی بہار دیکھیں گے
ہر طرف ہے عداوتوں کا چلن
ہم مدینے میں پیار دیکھیں گے
جب بھی صلِّ علیٰ پڑھیں گے وہاں
رحمتیں بے شمار دیکھیں گے
وہ ستون اور وہ منبر و محراب
اُنکو لیل و نہار دیکھیں گے
جب بہائیں گے آنکھ سے آنسو
رحمت کردگار دیکھیں گے

بدعتوں سے کنارہ کش ہو کر
سنتوں کی بہار دیکھیں گے
ہم مدینے کو چل پڑیں گے انیس
دل کو جب بے قرار دیکھیں گے

گر کروگے تم ماتم تعزیہ اٹھاؤگے
پھر نبی کو محشر میں کیسے منہ دکھاؤ گے
آؤ عہد کر لو اب چھوڑ کر ہر اک بدعت
سنتوں کو آقا کی تم گلے لگاؤ گے

شان عالم

نعت

آج رُت سہانی ہے آئے مصطفیٰ آئے
کفر پانی پانی ہے آئے مصطفیٰ آئے
شام بھی مہکتی ہے مصطفیٰ کے زلفوں سے
صبح زعفرانی ہے آئے مصطفیٰ آئے
بادشاہو اب بولو کج کلاہو اب بولو
کس کی حکمرانی ہے آئے مصطفیٰ آئے
بلبلیں چہکتی ہیں پھول مسکراتے ہیں
مست رات رانی ہے آئے مصطفیٰ آئے
اے مزاج بوجہلی ناپ راستہ اپنا
تجھ کو مات کھانی ہے آئے مصطفیٰ آئے
آج ساری دنیا میں خوشبوؤں کا ڈیرا ہے
دور گلفشانی ہے آئے مصطفیٰ آئے
مصطفیٰ کی مدحت میں اب تو شان عالم کی
وقف زندگی ہے آئے مصطفیٰ آئے

نظم

شمیم رامپوری

خود بھی بچو بچوں کو جہنم سے بچاؤ
قرآن پڑھاؤ انہیں قرآن پڑھاؤ
باطل کے سمندر میں ہے ایمان کی کشتی
اور کفر کے طوفاں کے تھپیڑوں میں ہے سختی
تم ڈوبنے سے اپنے سفینے کو بچاؤ
قرآن پڑھاؤ انہیں قرآن پڑھاؤ
فرمان نبیؐ چھوڑ کے انگریز بنے ہو
خود اپنے ہی کردار سے چنگیز بنے ہو
توبہ کرو تم خود کو مسلمان بناؤ
قرآن پڑھاؤ انہیں قرآن پڑھاؤ
کیوں مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھلے ہو
کیوں ہاتھ میں باطل کا علم لے کے چلے ہو
اولاد کو تم خالدؓ و سلمانؓ بناؤ
قرآن پڑھاؤ انہیں قرآن پڑھاؤ

گھر گھر میں شیاطین کا رہتا ہے بسیرا
کیوں ریڈیو ، ٹی وی پہ گذرتا ہے سویرا
للہ مکانوں سے شیاطین بھگاؤ
قرآن پڑھاؤ انہیں قرآن پڑھاؤ
سر پر شمیمؔ اک روز حسیں تاج بندھے گا
فردوسِ مقدس میں تمہیں گھر بھی ملے گا
بچوں کو اگر حافظ قرآن بناؤ
قرآن پڑھاؤ انہیں قرآن پڑھاؤ

رخ ہواؤں کا موڑ دیتا ہے
ہاتھ باطل کا توڑ دیتا ہے
اُس کے آگے جو سر اٹھاتا ہے
اُس کی گردن موڑ دیتا ہے

نعت

شمیم رامپوری

دو جہاں میں نہیں کوئی خیرالبشر
اس طرف دور تک اس طرف دور تک
رحمتوں کے ہیں سائے میں جن و بشر
اس طرف دور تک اس طرف دور تک
قتل کرنے چلے کیا سے کیا ہو گئے
مصطفٰے پر عمر بھی فدا ہو گئے
ان کے ایمان لانے کی پھیلی خبر
اس طرف دور تک اس طرف دور تک
جس جگہ بھی ہو ذکر حبیب خدا
اُس جگہ کے مقدر کا کیا پوچھنا
رحمتوں کے فرشتے بکھیرے ہیں پر
اس طرف دور تک اس طرف دور تک
ایک اللہ کو جو بھلانے لگے
غیر کے آگے سر کو جھکانے لگے
مارے مارے وہ پھرتے ہیں سب در بدر

اس طرف دور تک اس طرف دور تک
جو بھی آقا کے در پر سوالی گئے
جھولیاں بھر گئیں وہ نہ خالی گئے
دیکھا رحمت کی بارش سے سب تر بتر
اس طرف دور تک اس طرف دور تک
مصطفٰے کو جو لے کر حلیمہ چلیں
محو حیرت سے آنکھیں کھلی رہ گئیں
دے رہے ہیں سلامی شجر کیا حجر
اس طرف دور تک اس طرف دور تک
زلف والیل کا تذکرہ کیا کروں
روئے والشّمس ہر وقت دیکھا کروں
مہکے مہکے ہیں زلفوں سے شام و سحر
اس طرف دور تک اس طرف دور تک
نقل حسانؓ ہم جب سے کرنے لگے
اے شمیم اس جہاں میں مہکنے لگے
نعت خوانی کو جاتے ہیں ہم خاص کر
اس طرف دور تک اس طرف دور تک

شمیم رامپوری

نعت

چل طیبہ کی اور بیریا چل طیبہ کی اور
چوکھٹ پر سرکارؐ کے لے چل باندھ کے دل سے ڈور
ایک زمانہ بیت گیا میں آس لگائے بیٹھا ہوں
جیسے تیسے دن کٹ جائے رات کو اکثر روتا ہوں
ہائے غریبی آڑے آئے بس نہ چلے کچھ زور
چل طیبہ کی اور بیریا چل طیبہ کی اور
قسمت والے قسمت سے ہر سال مدینے جاتے ہیں
حسرت سے اپنی آنکھوں میں آنسو بھر بھر آتے ہیں
پیدل طیبہ کیسے جائیں ہم ہیں بہت کمزور
چل طیبہ کی اور بیریا چل طیبہ کی اور
طور طریقہ بدلا ایسا اپنے بھی بیگانے ہیں
اسلامی تہذیب گئی سب فیشن کے دیوانے ہیں

ہونے لگا ہے اپنے گھروں میں گمراہی کا شور
چل طیبہ کی اور بیریا چل طیبہ کی او
رات انوکھی دن ہیں سہانے موسم بھی لا ثانی ہے
میرے نبیؐ کے شہر کا منظر نورانی نورانی ہے
کنچن برسے ایسے جیسے ہونے لگا ہے بھور
چل طیبہ کی اور بیریا چل طیبہ کی اور
کروٹ کروٹ چین ملے گا ایسی وہاں پر ہستی ہے
جس کی مٹی میں بھی شفا ہے ایسی نبیؐ کی بستی ہے
شان سے جینا شان سے مرنا ظلم نہ کوئی زور
چل طیبہ کی اور بیریا چل طیبہ کی اور
کیا بتلائیں ہجر نبیؐ میں کیسی دل پہ گذرتی ہے
چین کی نیند شمیمؔ آ جائے ایسے رات سنورتی ہے
خواب کی دنیا پر رحمت کی چھائے گھٹا گھنگور
چل طیبہ کی اور بیریا چل طیبہ کی اور

شمیم رامپوری

نظم

پورب پچھّم اُتر دکھن کیا خشکی کیا پانی ہے
صرف خدا کی ذات رہے گی ساری دُنیا فانی ہے
فرعون و ہامان نے اپنا سکہ خوب جمایا تھا
رستم اور سہراب نے اپنا دم خم خوب دکھایا تھا
بنوائی شداد نے جنت پھر بھی دیکھ نہ پایا تھا
آج کہاں سلطانی ہے ، ان کی صرف کہانی ہے
قیصر و کسریٰ کی شاہی بھی زیرِ زمیں اب سوتی ہے
لعنت اور ملامت ان پر سخت سزا بھی ہوتی ہے
دولت پر قارون کی قسمت خون کے آنسو روتی ہے
موت سبھی کو آنی ہے ، یہ حکم ربانی ہے
جتنے تیرے چاہنے والے ہیں تجھ کو ٹھکرا دیں گے

بیوی بچے بھائی بہن یہ دنیا والے کیا دیں گے
روح نکل جائے گی جس دم مٹی میں دفنا دیں گے
دنیا آنی جانی ہے دو دن کی مہمانی ہے
خالی ہاتھ شمیم آیا ہے خالی ہاتھ ہی جانا ہے
اچھے برے جو پیڑ لگائے پھل بھی ان کے کھانا ہے
پھر کیوں دنیا کی دولت پر دل تیرا دیوانہ ہے
یہ تیری نادانی ہے ذات تیری مٹ جانی ہے
صرف خدا کی ذات رہے گی ساری دنیا فانی ہے

یہ دین مصطفےٰ ہے مٹایا نہ جائے گا
دنیا سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
خود زیر ہوتی جائیں گی منہ زور آندھیاں
ایسا گھنا درخت گرایا نہ جائے گا

شمیم رامپوری

نظم

حصول دین کی خاطر جو بچے گھر سے جاتے ہیں
فرشتے پر بچھاتے ہیں ، فرشتے پر بچھاتے ہیں
وہ ٹکڑا اس زمیں پر اپنے اوپر ناز کرتا ہے
جہاں پر باوضو انساں کوئی قرآن پڑھتا ہے
برستا نور ایسا ہے کہ تارے جگمگاتے ہیں
فرشتے پر بچھاتے ہیں ، فرشتے پر بچھاتے ہیں
بروزِ حشر نوری تاج سر پر جگمگائے گا
جو اپنے لاڈلے کو حافظ قرآں بنائے گا
خدا بخشے گا اس کو یہ نبیؐ مژدہ سناتے ہیں
فرشتے پر بچھاتے ہیں ، فرشتے پر بچھاتے ہیں
یہی قرآن ہے جس نے مقدر کو بدل ڈالا
عمرؓ ایمان لے آئے ہوا باطل کا منھ کالا
ملائک آسمانوں کے بہت خوشیاں مناتے ہیں
فرشتے پر بچھاتے ہیں ، فرشتے پر بچھاتے ہیں

مٹا دیں اپنے ہستی کو کلام پاک کی خاطر
لٹا دیں گھر گر ہستی کو کلام پاک کی خاطر
وہ خوش قسمت ہیں مال و زر جو قرآں پر لٹاتے ہیں
فرشتے پر بچھاتے ہیں ، فرشتے پر بچھاتے ہیں
خدا کے ہیں کرم ان پر مرے آقاؐ نے فرمایا
وہ تم میں سب سے بہتر ہیں مرے آقاؐ نے فرمایا
کلام اللہ جو پڑھتے ہیں لوگوں کو پڑھاتے ہیں
فرشتے پر بچھاتے ہیں ، فرشتے پر بچھاتے ہیں
نہ سونے کی نہ چاندی کی نہ تاج و تخت کی خواہش
شمیم اس دل کی رہتی ہے ہمیشہ ایک فرمائش
مدینے میں بھی جاؤں جیسے اکثر لوگ جاتے ہیں
فرشتے پر بچھاتے ہیں ، فرشتے پر بچھاتے ہیں

شمیم رامپوری

نعت

طیبہ نگر البیلا ہے طیبہ نگر البیلا ہے
لاکھوں فرشتوں کا روضے پر میرے نبی کے میلہ ہے
جو بھی گئے ہیں طیبہ کو
پوچھو بہار ان سے پوچھو
جاؤ کبھی جا کر دیکھو دیوانوں کا ریلہ ہے
طیبہ نگر البیلا ہے طیبہ نگر البیلا ہے
نورانی ایسا منظر
ابر کرم برسے گھر گھر
ایسا میرے آقا کا گھر سارے جہاں میں اکیلا ہے
طیبہ نگر البیلا ہے طیبہ نگر البیلا ہے
ان کے پسینے کی خوشبو
کیا میں کہوں بس اللہ
کیا ہے گلاب اور کیا چمپا اور چمیلی بیلا ہے
طیبہ نگر البیلا ہے طیبہ نگر البیلا ہے

آپ کا کلمہ الا اللہ
دل سے کہو سبحان اللہ
آپ گرو ہیں صلی اللہ سارا زمانہ چیلا ہے
طیبہ نگر البیلا ہے طیبہ نگر البیلا ہے
در پہ شمیم آئے کیسے
پاس نہیں اتنے پیسے
اس پہ ستم ایسے ایسے دنیا بھر کا جھمیلا ہے
طیبہ نگر البیلا ہے طیبہ نگر البیلا ہے

سارے دروں کو چھوڑ کے اک در پہ پڑ کے دیکھ
پانی ضرور نکلے گا ایڑی رگڑ کے دیکھ
فرعونِ وقت بھی نہ مٹائے گا تجھے
پاگل ! رسولِ پاک کا دامن پکڑ کے دیکھ

نعت

شمیم رامپوری

دُنیا والے دُنیا کی بیکار کی باتیں کرتے ہیں
سرکارؐ کے جو شیدائی ہیں سرکار کی باتیں کرتے ہیں

پتھر بھی چلائے لوگوں نے، کانٹے بھی بچھائے لوگوں نے
وہ رحمت عالم صلی علیٰ بس پیار کی باتیں کرتے ہیں

اس واسطے تم سے دوری ہے، ہم میں تم میں ہے فرق بہت
تم ایک کی باتیں کرتے ہو ہم چار کی باتیں کرتے ہیں

ایک بار جنہوں نے دیکھا ہے سرکارؐ کے روضے کا منظر
وہ گنبد خضرا کے ہر دم دیدار کی باتیں کرتے ہیں

جو لوگ منافق ہیں اُنکی پہچان بتا دی قرآں نے
اقرار کے پردے میں رہ کر انکار کی باتیں کرتے ہیں

واقف جو نہیں ہیں اے لوگو سرکارؐ کی سیرت کیسی ہے
وہ پھول کی باتیں کیا جانیں وہ خار کی باتیں کرتے ہیں

تم تاج محل کی بات کرو یا شیش محل کی بات کرو
ہم نعت کے شاعر طیبہ کے گلزار کی باتیں کرتے ہیں

کس وقت شمیم اس کی رحمت سے حکم حضوری آ جائے
اس واسطے ہر دم نبیوں کے سردارؐ کی باتیں کرتے ہیں

گیت

شمیم رامپوری

رِم جھم رِم جھم کنچن برسے
رحمت کی بوچھار ، مدینے کی بہار
کب دیکھیں گی میری آنکھیں
آقاؐ کا دربار ، مدینے کی بہار
گلشن گلشن صحرا صحرا آج مہکنے والا ہے
کون یہ آنے والا ہے
ماہِ رسالت عبد اللہ کے گھر میں چمکنے والا ہے
نور بکھرنے والا ہے
جن کے پسینے کی خوشبو سے مہکے گا سنسار، مدینے کی بہار
گنبد خضرا تیری بدولت ہر جانب ہریالی ہے
اور فضا متوالی ہے
شہر مدینہ کے موسم میں رعنائی خوشحالی ہے

وجد میں ڈالی ڈالی ہے
قسمت والے لطف اٹھاتے کرتے ہیں دیدار، مدینے کی بہار
صلی علیٰ ہے لب پر دل میں یاد نبی کی آئی ہے
اور شبِ تنہائی ہے
مہکی مہکی آج فضا ہے اور صبا اٹھلائی ہے
ہو کے مدینہ آئی ہے
انگڑائی لیتا ہے دل میں میرے نبی ؐ کا پیار، مدینے کی بہار
ایسی شمیمؔ اس روضۂ اقدس کی دلکشی تابانی ہے
خلد بھی پانی پانی ہے
سورج بھی صدقہ مانگے ذرہ ذرہ نورانی ہے
ہر منظر لاثانی ہے
دیکھ آؤں میں بھی جو ٹوٹے غربت کی دیوار، مدینے کی بہار

(متفرقات)

نہ آفتاب نہ مہتاب کے جمال میں ہے
جو بات آمنہ بی بی تمہارے لال میں ہے
بہت بلند ہے رتبہ ہر اک مؤذن کا
مگر وہ بات کہاں جو مرے بلال میں ہے

☆☆☆☆☆

جہاں میں جانے کتنے صاحب ایمان زندہ ہیں
بسا کر اپنے دل میں رب کا وہ فرمان زندہ ہیں
جلا کر نسخۂ قرآن کیا اس کو مٹاؤ گے
ابھی لاکھوں کروڑوں حافظِ قرآن زندہ ہیں

مختار کجرو

رخصتی

ہو مبارک اے میری بیٹی تجھے اب اپنا گھر
لاکھ مشکل سامنے آئے نہ کر نا آنکھ تر
کل کی باتیں اپنی اس محفل میں جا کر بھول جا
چند آنسو اپنے دامن پر بہا کر بھول جا
کس ادا سے تو پلی تھی گھر سے جا کر بھول جا
اس حسیں شام وسحر کو مسکرا کر بھول جا
ہومبارک اے..................

آج تک جس گھر میں تیری پرورش ہو تی رہی
جیسا جب موقع رہا ہنستی رہی روتی رہی
نیند سے بھر پور جس آنگن میں تو سوتی رہی
اب وہاں پر صرف تیرے پیار کی جوتی رہی
ہومبارک اے..................

زخم دل مل کر ہی جیسے پھول بن کر کھل گئے
راہ کچھ مشکل نہیں جب ہم سفر ہی مل گئے
چاک دامن دیکھتے ہی دیکھتے سب سل گئے

اب تمھارا گھر تمھارے لوگ تجھ کو مل گئے

ہو مبارک اے.................

کھوئی کھوئی رات دن آنکھیں تری رہتی ہیں آج

چھوٹی چھوٹی بات پہ آخر یہ کیوں بہتی ہیں آج

تیری سکھیاں ہچکیوں کے ساتھ کچھ کہتی ہیں آج

غم جدائی کا بڑی مشکل سے پھر سہتی ہیں آج

ہو مبارک اے.................

دیکھنا ایسا نہ ہو نفرت کوئی دل میں پلے

خوش ہوں تجھ سے لوگ تیرے بول ہوں ایسے بھلے

کاش جیتے جی نہ تیرے پیار کا سورج ڈھلے

ہے دعا ماں باپ کی تو عمر بھر پھولے پھلے

ہو مبارک اے.................

یہ چمن مہکا ہے تیری زندگی کے ساتھ آج

پھول بھی ہنس کر کھلے تیری ہنسی کے ساتھ آج

شام تجھ کو دیکھتی ہے بے بسی کے ساتھ آج
صبح نو لے کر چلی ہے توؒ وشی کے ساتھ آج
ہو مبارک اے..................
سسکیاں لے لے کے روتے ہیں سبھی زارو قطار
کب بہن آئے گی یہ سب پوچھتے ہیں باربار
بڑھ کے تو بھائی بہن سے پیار کر لے ایک بار
جو ہمیشہ جان ودل کرتے رہے تجھ پر نثار
ہو مبارک اے..................
اف نہ کرنا زندگی بھر مل کے رہنا تو سدا
ہر نظر کو بھائے تیری بھولی بھالی سی ادا
ساس کی باتوں کا کیا وہ پل میں خوش پل میں خفا
بات تو جب ہے کہ تیرے ساتھ ہو سب کی رضا
ہو مبارک اے..................
لفظ شکوہ کا نہ اپنے لب تم لانا کبھی

زہر بھی پینا پڑے تو ہنس کے پی جانا کبھی
دیکھنا اپنے سسر کو دکھ نہ پہنچانا کبھی
روٹھ کرشوہر سے ماں کے گھر نہ تم آنا کبھی
ہومبارک اے..................
زندگی کا اولیں انعام تیرے ساتھ ہے
اس نئے آغاز کا انجام تیرے ساتھ ہے
سرور کونین کا پیغام تیرے ساتھ ہے
تو اگر چاہے تو ہر آرام تیرے ساتھ ہے
ہومبارک اے..................
پیار بھٹکے گا تو صحرا میں نظر آئے گا وہ
صحن گلشن میں جگہ دوگی تو بس جائے گا وہ
سنگ دل ہو لاکھ شوہرموم بن جائے گا وہ
ہے وہ تجھ سے خوش تو تیرے گیت بھی گائیگا وہ
ہومبارک اے..................

شاعر بے نوا

کتنا مجبور ہے شاعر بے نوا
جس کو حاصل نہیں درد دل کی دوا

رسم ظلم وستم سے بغاوت کرے — رات دن خدمت ملک وملت کرے
بے بسوں بیکسوں کی حمایت کرے — خود مگر وقت کا ہے ستایا ہوا
کتنا مجبور ہے شاعر بے نوا

ہے پریشان چشم بصیرت لئے — عدل وانصاف کی دل میں حسرت لئے
مارامارا پھرے درد الفت لئے — پھر رہا ہے جہاں میں سوالی بنا
کتنا مجبور ہے شاعر بے نوا

خار چنتا ہے راہ محبت میں جو — ہے مگن آدمیت کی خدمت میں جو
خود بخود ہے گرفتار غربت میں جو — پھر بھی روشن چراغ صداقت کیا
کتنا مجبور ہے شاعر بے نوا

دوسروں کیلئے جو پریشاں رہا — وہ امین بہار گلستاں رہا
مثل شمع وفا کے فروزاں رہا — دیکھئے اس کا اللہ رے حوصلہ
کتنا مجبور ہے شاعر بے نوا

غم میں اوروں کے بے موت مرتا رہا　　　خدمت ملک وملت جو کرتا رہا
مفت کی داد سے پیٹ بھرتا رہا　　　کون دے گا بھلا خون دل کا صلہ

کتنا مجبور ہے شاعر بے نوا

راستی کا قلم ہاتھ میں لے لیا　　　دن کو دن رات کو رات لکھتا رہا
عیش وآرام قربان سب کر دیا　　　زیر شمشیر جرأت دیکھا تا رہا

کتنا مجبور ہے شاعر بے نوا

آئینہ خیرو شر کا دیکھا تا رہا　　　دن کو دن رات کو رات لکھتا رہا
کیا بھلا کیا برا ہے بتا تا رہا　　　عدل کے واسطے زندگی تج دیا

کتنا مجبور ہے شاعر بے نوا

دہشت پسند کون

سن لیں یہ بات دھیان سے ارباب نکتہ چیں ایمان میرا پختہ ہے، کامل مرا یقیں
دہشت پسندی مذہب اسلام میں نہیں اسلام امن و خیر کا رحمت کا نام ہے
اسلام میں کسی کو ستانا حرام ہے

اپنے کو کیا وہ خوب سمجھتے ہیں ہوش مند دوڑا رہے ہیں جہل کے صحرا میں جو سمند
اسلام کو بدنام وہ کرتے ہیں شر پسند راون کے ہیں مرید تو ہیں کنش کے سپوت
سر پر سوار جن کے ہے شیطانیت کا بھوت

کرتے ہیں ارض پاک اسرائیلی تباہ افغانیوں پہ ڈھایا گیا ظلم بے پناہ
مارے گئے عراق میں معصوم بے گناہ گجرات میں ہزاروں کو زندہ جلا دیئے
دہشت پسند کون جو مسجد کو ڈھا دیئے

انصاف سے بتاؤ کہ تم تھے وہ یا کہ ہم پھینکا تھا مالیگاؤں کی مسجد کس نے بم
معصوم روزہ دار پر توڑا گیا ستم برق و شرر کا رقص تھا ماہ صیام میں
دہشت پسند کون تھا اس قتل عام میں

نظم

ماں جھوٹ بول بول کے جنت میں جائے غمگھان دل

کھانا ہمیشہ وقت سے پہلے پکائے گی   ہاتھوں سے اپنے سبکو نوالے کھلائے گی
بچوں سے یہ کہے گی مجھے بھوک ہی نہیں   بھوکی رہے گی پھر بھی بہانے بنائے گی
کھانا اگر بچے گا تو آخر میں کھائے گی
ماں جھوٹ بول بول کے جنت میں جائے گی

تہوار ہو تو جائے گی لوگوں کے پاس یہ   لائے گی اپنے بچوں کی خاطر لباس یہ
ہونے نہ دیگی اوروں کو احساس کرب کا   ہر غم اکیلے سہہ کے رہے گی اداس یہ
اپنی تمام خواہشیں دل میں دبائے گی
ماں جھوٹ بول بول کے جنت میں جائے گی

بیمار ہو تو درد چھپاتی رہے گی یہ   اور خود کو تندرست بتاتی رہے گی یہ
کوشش کریگی خوش نظر آنے کی ہر گھڑی   لہجہ کو بھی شگفتہ بناتی رہے گی یہ
جب بھی نظر ملائے گی یہ مسکرائے گی

غربت میں کب یہ چین سے سوئیگی رات بھر　　بستر میں منہ چھپا کے یہ روئیگی رات بھر
اللہ سے دعاؤں میں مانگے گی سب کا سکھ　　تکئے کو آنسوؤں سے بھگوئے گی رات بھر
سوجی ہوئی نگاہوں کو سب سے چھپائے گی
ماں جھوٹ بول بول کے جنت میں جائے گی
بیٹے گئے جو دور تو دے گی دعائیں خوب　　تصویر انکی دیکھ کے لے گی بلائیں خوب
خط میں لکھے گی میں یہاں بالکل مزے میں ہوں　　ہر دم دعا کرے گی کہ بیٹے کمائیں خوب
بیٹوں کا خط نہ آئے مگر یہ سنائے گی
ماں جھوٹ بول بول کے جنت میں جائے گی
بیٹے بھلے ہی لاکھ ستاتے رہیں اسے　　اعمال ان کے خون رلاتے رہیں اسے
بیوی کے ناز نخرے اٹھانے کے شوق میں　　تا عمر بیوقوف بناتے رہیں اسے
ہر حال میں انھیں بہت اچھا بتائے گی
ماں جھوٹ بول بول کے جنت میں جائے گی

نعت

تابش ریحان

میٹھے میٹھے نبی پیارے پیارے نبی
سب کی آنکھوں کے تارے ہمارے نبی

جس پہ بھیجا خدا نے درودو سلام شب معراج دیکھو وہ اعلیٰ مقام
کررہا ہے امامت بنا ہے امام ہیں کھڑے مقتدی بن کے سارے نبی
سب کی آنکھوں کے تارے ہمارے نبی
میٹھے میٹھے نبی پیارے پیارے نبی

حشر میں مصطفیٰ سے کہے گا خدا میرے محبوب تم سے یہ وعدہ رہا
آج مانگو گے جو وہ کروں گا عطا کیوں پریشان ہو میرے پیارے نبی
سب کی آنکھوں کے تارے ہمارے نبی
میٹھے میٹھے نبی پیارے پیارے نبی

نیکیوں کو ہر انساں کرے اختیار ہو نے پائے نہ کوئی بدی کا شکار
بس اسی واسطے ان گنت بے شمار اس زمیں پہ خدا نے اتارے نبی
سب کی آنکھوں کے تارے ہمارے نبی
میٹھے میٹھے نبی پیارے پیارے نبی

رب کے بھیجے ہوئے ہیں سبھی محترم سب کے ہاتھوں میں توحید کا ہے علم
آؤ دل سے کریں سب کی تعظیم ہم کیا ہمارے نبی کیا تمھارے نبی
سب کی آنکھوں کے تارے ہمارے نبی
میٹھے میٹھے نبی پیارے پیارے نبی
صاف صاف اس کا قرآں میں اعلان ہے خاتم الانبیاء آپ کی شان ہے
ہر مسلمان کا اس پہ ایمان ہے اب نہ آئے گا آگے تمھارے نبی
سب کی آنکھوں کے تارے ہمارے نبی
میٹھے میٹھے نبی پیارے پیارے نبی

نامعلوم

ابلیس کا اعتراف

سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

تو نے جس وقت یہ انسان بنایا یارب　　اس گھڑی مجھ کو تو اک آنکھ نہ بھایا یارب
اس لئے میں نے سر اپنا نہ جھکایا یارب　　لیکن اب پلٹی ہے کچھ ایسی ہی کایا یارب

عقل مندی ہے اسی میں کہ میں توبہ کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

ابتداءً　تھی بہت نرم طبیعت اس کی　　قلب وجاں پاک تھے شفاف تھی طینت اسکی
پھر بتدریج بدلنے لگی خصلت اس کی　　اب تو خود مجھ پہ مسلط ہے شرارت اسکی

اس سے پہلے کہ میں اپنا ہی تماشہ کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

بھر دیا تو نے بھلا کون سا فتنہ اس میں　　پکتا رہتا ہے ہمیشہ کوئی لاوا اس میں
ایک اک سانس ہے اب صورت شعلہ اس میں　　آگ موجود تھی کیا مجھ سے زیادہ اس میں

اپنے آتشکدۂ　ذات کو ٹھنڈا کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

اب تو یہ خوں کے بھی رشتوں سے اکڑ جاتا ہے   باپ سے بھائی سے بیٹوں سے بھی لڑ جاتا ہے
جب کبھی طیش میں ہتھے سے اکھڑ جاتا ہے   خود میرے شر کا توازن بھی بگڑ جاتا ہے
اب تو لازم ہے کہ میں خود کو ہی سیدھا کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

میری نظروں میں تو بس مٹی کا مادھو تھا بشر   میں سمجھتا تھا اسے خود سے بہت ہی کمتر
مجھ پہ پہلے نہ کھلے اس کے سیاسی جوہر   کان میرے بھی کترتا ہے یہ قائد بن کر
شیطنت چھوڑ کے میں بھی یہی دھندہ کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

کچھ جھجکتا ہے نہ ڈرتا ہے نہ شرماتا ہے   نت نئی فتنہ گری روز ہی دکھلاتا ہے
اب یہ ظالم میرے بہکاوے میں کب آتا ہے   میں برا سوچتا رہتا ہوں یہ کر جاتا ہے
کیا ابھی اس کی مریدی کا ارادہ کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

اب جگہ کوئی نہیں میرے لئے دھرتی پر   میرے شر سے بھی سوا ہے یہاں انسان کا شر
اب تو لگتا ہے یہی فیصلہ مجھ کو بہتر   اس سے پہلے کہ پہنچ جائے واں سوپر پاور
میں کسی اور ہی سیارہ پہ قبضہ کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

ظلم کے دام بچھائے ہیں نرالے اس نے — نت نئے پیچ مذاہب میں ہیں ڈالے اس نے
کر دیئے قید اندھیروں میں اجالے اس نے — کام جتنے تھے مرے سارے سنبھالے اس نے
اب تو میں خود کو ہر اک بوجھ سے ہلکا کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

استقامت تھی کبھی اس کی مصیبت مجھ کو — اپنے ڈھب پر اسے لانا تھا قیامت مجھ کو
کرنی پڑتی تھی بہت اس پہ مشقت مجھ کو — اب یہ عالم ہے کہ دن رات ہے فرصت مجھ کو
اب کہیں گوشہ نشینی میں گزارہ کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

مست تھا میں تیرے آدم کی حقارت کر کے — خود پہ نازاں تھا بہت تجھ سے بغاوت کر کے
کیا ملا مجھ کو مگر ایسی حماقت کر کے — کیا یہ ممکن ہے کہ پھر تیری اطاعت کر کے
اپنے کھوئے ہوئے رتبہ کی تمنا کر لوں
سوچتا ہوں کہ اب انسان کو سجدہ کر لوں

ظفؔر ضمیری

حمد

اللہ غنی اللہ غنی اللہ غنی اللہ غنی

یہ ارض وسما یہ کوہ ودمن یہ پھول یہ کلیاں یہ گلشن
ہر چیز تری قدرت سے بنی اللـــہ غنـــی اللـــہ غنـــی

یہ رات یہ دن یہ شام وسحر یہ کاہکشاں یہ شمس و قمر
ہر چیز تری قدرت سے بنی اللـــہ غنـــی اللـــہ غنـــی

یہ آگ یہ پانی اور ہوا یہ دھوپ یہ گرمی تیری عطا
تیری ہی عطا یہ چھاؤں گھنی اللـــہ غنـــی اللـــہ غنـــی

تو قادر سب پر بے بس ہم محتاج وفقیر وبے کس ہم
ہم سب نِردھن بس تو ہی دھنی اللـــہ غنـــی اللـــہ غنـــی

کرتا ہے دعا دن رات ظفؔر پہنچا دے خدا یا طیبہ نگر
سوتے ہیں جہاں شاہِ مدنی اللـــہ غنـــی اللـــہ غنـــی